e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 41 Monday , November 11 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۴۱) لکھنؤ، بروز پیر ۱۱–نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۸/جمادی الاول –۱۴۴۶ھ صفحات –۸

پریس کلب کے انتخابات میں گوتم لہڑی پینل نے یکطرفہ کامیابی حاصل کی

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) گوتم لہڑی پینل نے ایک بار پھر ملک کی صحافتی تنظیموں کی سب سے بڑی تنظیم پریس کلب آف انڈیا (پی سی آئی) کے انتخابات میں تمام عہدوں پر شاندار کامیابی حاصل کرکے تاریخ رقم کی ہے۔ اس انتخاب میں گوتم لہڑی کو صدر کے طور پر سب سے زیادہ 1045 ووٹ ملے۔ نائب صدر کے عہدے کے لیے سنگیتا باروا کو 927 ووٹ ملے، جنرل سیکریٹری کے عہدے کے لیے نیرج ٹھاکر کو 913 ووٹ ملے، جوائنٹ سیکریٹری کے عہدے کے لیے افضل امام کو 782 ووٹ ملے جب کہ خزانچی کے عہدے کے لیے موہت دوبے کو بھی 782 ووٹ ملے۔ صدر کا عہدہ حاصل کرنے والے گوتم لہڑی نے کہا کہ ہماری ٹیم میڈیا کی آزادی کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ میڈیا اداروں کی آزادی کو برقرار رکھنے کی مسلسل کوشش کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ آزاد میڈیا صحت مند جمہوریت کی بنیاد ہے اور اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔

کینیڈین سفارت خانے کے سامنے دہلی ہندو سکھ گلوبل فورم کا مظاہرہ

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) دہلی ہندو سکھ گلوبل فورم نے اتوار کو کینیڈا کے ایک مندر میں تشدد کے حالیہ واقعہ کے خلاف یہاں کینیڈین سفارت خانے کے سامنے احتجاج کیا اور وہاں کے سفیر اسٹیورٹ وہیلر کو ایک میمورنڈم پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کے خلاف فوری تحقیقات اور کارروائی کی جائے۔ احتجاج سے پروفیسر ہرجیندر کور، ریٹائرڈ بریگیڈیئر پی ایس گوتھرا، سردار تاجندر سنگھ مرواہ، سردار جتیندر سنگھ سانتی، سردار چرنجیت لولی، پروفیسر پون دیپ سنگھ خالصہ اور ریٹائرڈ انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) افسر گرودیو سنگھ سمیت دیگر نے خطاب کیا۔ مظاہرے میں سکھ برادری کے 1200 سے زائد ارکان نے شرکت کی جن میں 300 سے زائد خواتین بھی شامل تھیں۔ سفیر کو جمع کرائے گئے ایک میمورنڈم میں مظاہرین نے 4 نومبر کو کینیڈا کے شہر برامپٹن میں ایک مندر کے قریب ہونے والے تشدد کی مذمت کی ہے۔

جھارکھنڈ اور مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کی تیاریاں شباب پر

رانچی میں پی ایم مودی کا روڈ شو

جھارکھنڈ میں بی جے پی کے حق میں زبردست طوفان، کانگریس ہمیشہ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کے اتحاد کی سخت مخالف رہی ہے

رانچی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج شام دارالحکومت رانچی میں ایک میگا روڈ شو کیا۔ مسٹر مودی کے روڈ شو میں لوگوں کی بڑی تعداد نے سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہو کر نریندر مودی کا استقبال کیا۔ مودی نے بھی ہاتھ ہلا کر سب کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم مودی ایک کھلی گاڑی میں میگا روڈ شو کے لیے روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ رانچی سے بی جے پی امیدوار سی پی سنگھ، ہٹیا سے نوین جیسوال، کانکے سے ڈاکٹر جیتو چرن رام، کھجری سے رام کمار پہان، مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ بھی تھے۔ روڈ شو کے دوران سڑک کی دونوں طرف کھڑے لوگوں نے مودی-مودی کے نعرے لگائے۔ مسٹر مودی کے روڈ شو کے لیے انتظامیہ کی طرف سے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ سکیورٹی کے حوالے سے اس روڈ شو کے دوران انڈین پولیس سروس کے 17 افسران سمیت 4 ہزار فوجیوں کو تعینات کیا گیا تھا۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ضلع بوکارو کے چندن کیاری میں بی جے پی، اے جے ایس یو، جے ڈی یو اور ایل جے پی کے امیدواروں کو زیادہ ووٹوں سے کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کانگریس پر شدید تنقید کی۔ مسٹر مودی نے آج کہا کہ جھارکھنڈ کی تیز رفتار ترقی کے لیے سب کا پریاس ہو اس کی ضرورت ہے۔ اس لیے آپ سب کو کانگریس-جے ایم ایم کی بڑی سازش سے ہوشیار اور چوکنا رہنا ہوگا۔ کانگریس-جے ایم ایم چوکڑی نے نیا کھیل کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ اقتدار حاصل کرنے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ کانگریس ہمیشہ سے ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کے اتحاد کی سخت مخالفت کرتی رہی ہے۔ آزادی کے بعد ہمارا دلت سماج، ہمارا ایس سی سماج بکھرا رہا، ہمارے قبائلی بھائی بہن بکھرے رہے، ہمارا او بی سی سماج بکھرا رہا، تب تک کانگریس تقسیم کرو اور حکومت چھینوں کے اصول پر مزے سے مرکز میں حکومت بناتی رہی۔ لیکن جیسے ہی معاشرہ متحد ہوا، ہمارے دلت سماج کے بھائی بہن ایس سی کے طور پر ان کی شناخت بنی۔ جب قبائلی بھائیوں اور بہنوں کی شناخت ایس ٹی کے طور پر کی گئی تو کانگریس کبھی بھی مکمل اکثریت کے ساتھ اپنی حکومت نہیں بنا سکی۔ انہوں نے کہا کہ او بی سی کمیونٹی کو 1990 میں ریزرویشن ملا تھا۔ او بی سی کی الگ الگ ذاتوں کی عددی طاقت یکجا ہوئی ہے، اس کے بعد کانگریس آج تک لوک سبھا میں 250 سیٹیں نہیں جیت سکی ہے۔ یہ او بی سی کی اجتماعی طاقت کو توڑنا چاہتی ہے اور یہ او بی سی کی طاقت کو توڑنا چاہتا ہے اور انہیں سینکڑوں مختلف ذاتوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ کانگریس جے ایم ایم کی ذاتوں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑانا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی کہ چھوٹی او بی سی ذاتیں خود کو او بی سی سمجھنا چھوڑ دیں اور اپنی ذات کے اندر ہی پھنسی رہیں۔ کیا آپ بھی چاہتے ہیں کہ او بی سی کمیونٹی 100 ٹکڑوں میں بٹ جائے؟ اگر یہ ٹوٹ جائے تو آپ کی آواز کمزور ہو جائے گی۔ کوئی نہیں چاہتا کہ معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ہم متحد رہیں گے تو ہم محفوظ رہیں گے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ جھارکھنڈ کے نوجوانوں کی بڑی تعداد فوج میں ہے۔ ہم نے جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے دوران کئی فوجیوں کو کھو دیا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ 370 کی دیوار تھی۔ مودی نے اس 370 دیوار کو زمین میں دبا دیا۔ آپ کے تعاون سے بی جے پی جھارکھنڈ میں دراندازوں پر قابو پالے گی۔ آپ کی بیٹیوں کے محفوظ رہنے اور آپ کی زمین کو محفوظ رکھنے کے لیے بی جے پی کی این ڈی اے حکومت یہاں بہت ضروری ہے۔ ساتھیو، ہمیں ایسا جھارکھنڈ بنانا ہے جس کا شمار ملک کی سب سے زیادہ خوشحال ریاستوں میں ہوتا ہے۔ اس لیے میں آپ سے آشیرواد لینے آیا ہوں۔ آپ کو بی جے پی، اے جے ایس یو، جے ڈی یو اور ایل جے پی کے امیدواروں کو بھاری ووٹوں سے کامیاب بنانا ہے۔

مہا وکاس اگھاڑی کا انتخابی منشور جاری

500 روپے میں سلنڈر، خواتین کے لئے 3 ہزار روپے اور ذات پر مبنی مردم شماری کا وعدہ

> کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے منشور کے اجراء پر کہا کہ زراعت، دیہی ترقی، شہری ترقی اور صحت جیسے شعبوں میں 5 ضمانتیں دی جائیں گی۔

ممبئی، 10 نومبر (یو این آئی) آل انڈیا کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے اتوار کو ممبئی میں مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے لیے مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کا منشور جاری کیا۔ مہا وکاس اگھاڑی نے مہاراشٹر کے کسانوں کے 3 لاکھ روپے تک کے قرض معاف کرنے، خواتین کے لیے مفت بس سروس اور 5.50 روپے میں سالانہ چھ ایل پی جی سلنڈر اور بے روزگاروں کو 4000 روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اتوار کو، کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) لیڈر سپریہ سولے، شیوسینا یو بی ٹی لیڈر سنجے راوت اور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے سمیت ایم وی اے کے لیڈروں کی موجودگی میں مہا وکاس اگھاڑی کا منشور جاری کیا۔ اس موقع پر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ مہا وکاس اگھاڑی نے مہاراشٹر کے لیے پانچ ضمانتوں کا اعلان کیا تھا۔ ہماری پانچ ضمانتیں مہاراشٹر میں ہر ایک کی فلاح و بہبود میں مددگار ثابت ہوں گی۔ اس کے تحت مہاراشٹر کے ہر خاندان کو تقریباً 3 لاکھ روپے کی سالانہ امداد ملے گی۔ ہماری مہالکشمی اسکیم ان تمام خواتین کو مالی مدد فراہم کرے گی، انھیں ہر ماہ 3000 روپے دیے جائیں گے۔ ہم مہاراشٹر کی خواتین کے لیے مفت بس سروس شروع کریں گے۔ کھڑگے نے کہا کہ جب ہم نے کرناٹک میں خواتین کے لیے اسکیم شروع کی تھی تو بی جے پی نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ لیکن بعد میں الیکشن دیکھ کر ان لوگوں نے مہاراشٹر میں ہماری نقل کرکے اسکیم شروع کردی۔ کھڑگے نے کہا کہ خواتین کو راحت فراہم کرنے کے لیے ہر سال 500 روپے کی قیمت پر چھ ایل پی جی سلنڈر دیے جائیں گے۔ کانگریس کے سربراہ ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ اگر آئندہ اسمبلی انتخابات میں مہا وکاس اگھاڑی منتخب ہوتی ہے تو مہاراشٹر میں ذات پات کی مردم شماری کرائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ریزرویشن کی 50 فیصد حد ختم ہو جائے گی۔ کھڑگے نے کہا کہ تلنگانہ میں ذات پات کی مردم شماری شروع کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری لوگوں کو تقسیم کرنے کے لیے نہیں کی جا رہی ہے، بلکہ یہ معلوم کرنے کے لیے کی جا رہی ہے کہ لوگوں کا معیار زندگی کیسا ہے۔ کس ذات کے لوگ سرکاری فوائد حاصل کر رہے ہیں؟ ذات پات کی مردم شماری کا مقصد لوگوں کو تقسیم کرنا نہیں بلکہ یہ سمجھنا ہے کہ مختلف برادریوں کی حالت کیا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں۔ کھڑگے نے کہا کہ کسانوں کے 3 لاکھ روپے تک کے قرضے معاف کر دیے جائیں گے اور قرض کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے کسانوں کو 50000 روپے کی چھوٹ دی جائے گی۔ کسانوں کی خودکشی روکنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بھی بنائی جائے گی۔ کاشتکاری کے لیے یقینی قیمت دی جائے گی اور فصلوں کی انشورنس کی جابرانہ شرائط کو ختم کیا جائے گا۔ پڑھے لکھے بے روزگاروں کو 4000 روپے ماہانہ گریجویٹی دی جائے گی۔ 2.5 لاکھ سرکاری نوکریوں پر فوری طور پر بھرتی کا عمل شروع کیا جائے گا۔

روس کے پہلے نائب وزیر اعظم آج سے ہندوستان کے دورہ پر

نئی دہلی۔ روس کے پہلے نائب وزیر اعظم ڈینس مانتوروف ہندوستان-روس بین الحکومتی کمیشن کی میٹنگ میں شرکت کے لیے دو روزہ دورے پر پیر کو یہاں پہنچیں گے۔ آج یہاں یہ معلومات دیتے ہوئے، روس کے سفارت خانے نے کہا کہ مسٹر مانتوروف ممبئی میں روسی-ہندوستانی بزنس فورم کے مکمل اجلاس میں شرکت کے لیے پیر کو ہندوستان کے دو روزہ دورے پر ہوں گے۔ روسی سفارتخانے کی ریلیز کے مطابق اس تقریب کا مقصد دونوں ممالک کے تاجروں کے درمیان تعاون کے تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ فورم میں صنعتی تعاون، ٹرانسپورٹ اور لاجسٹکس، فنانس، ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز اور بین علاقائی تعلقات سمیت بات چیت کے موجودہ شعبوں پر موضوعاتی سیشن شامل ہوں گے۔ اس کا اہتمام بزنس کونسل فار کوآپریشن ود انڈیا اور فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایف آئی سی سی آئی) کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ روسی سفارت خانے کے مطابق، نئی دہلی میں 12 نومبر کو، مسٹر مانتوروف، وزیر خارجہ ڈاکٹر سبرامنیم جے شنکر کے ساتھ تجارت، اقتصادی، سائنسی، تکنیکی اور ثقافتی تعاون پر روسی-ہندوستانی بین الحکومتی کمیشن کے 25ویں اجلاس کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ روس کے پہلے نائب وزیر اعظم کے ساتھ کئی دو طرفہ ملاقاتوں کا بھی منصوبہ ہے۔

اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہے: لالو

کوڈرما، 10 نومبر (یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سپریمو لالو پرساد یادو نے آج کہا کہ جھارکھنڈ سمیت پورے ملک میں انڈیا اتحاد بہت مضبوط ہے اور اس اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو اسمبلی انتخابات میں اپنے امیدوار کے حق میں مہم چلانے کے لیے اتوار کو کوڈرما کے مارا چھو پہنچے۔ انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے آر جے ڈی کے امیدوار سبھاش یادو کو ووٹ دینے اور انہیں کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ مسٹر یادو نے اپنے پرانے انداز میں اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے طنزیہ لہجے میں کہا کہ آج صبح ہیلی کاپٹر انہیں دیکھ کر ڈر گیا، اس لیے وہ گاڑی میں سوتے ہوئے سڑک سے آئے۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اتحاد پورے ملک میں مضبوط ہے۔

فی الحال ایکناتھ شندے وزیر اعلیٰ ہیں

لیکن الیکشن کے بعد مہایوتی کی حلیف جماعتیں فیصلہ کریں گی، امت شاہ کا بیان

نئی دہلی۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کی تشہیری مہم پورے زور و شور سے جاری ہے۔ ممبئی میں بی جے پی کی جانب سے اتوار کو انتخابی منشور کا اجراء کیا گیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر داخلہ اور بی جے پی کے رہنما امت شاہ نے کہا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ اس بار مہاراشٹر میں مہایوتی اتحاد دوبارہ اقتدار میں آئے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ کا فیصلہ مہایوتی اتحاد میں شامل تمام حلیف پارٹیاں کریں گی، حالانکہ مہاراشٹر میں ابھی مہایوتی کی ہی حکومت ہے اور ایکناتھ شندے وزیر اعلیٰ ہیں۔ مہایوتی اتحاد میں بنیادی طور پر تین پارٹیاں شامل ہیں: بی جے پی، ایکناتھ شندے کی شیوسینا اور اجیت پوار کی این سی پی۔ تینوں حلیف پارٹیوں نے اپنے اپنے انتخابی منشور جاری کر دیے ہیں۔ امت شاہ نے اپنے بیان میں یہ بھی بتایا کہ انتخاب کے بعد تینوں پارٹیوں کے وزیروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی، جو انتخابی وعدوں کو ترجیح دے گی۔ وزیر اعلیٰ کے چہرے کے متعلق جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: "فی الحال ایکناتھ شندے ریاست کے وزیر اعلیٰ ہیں، لیکن انتخاب کے بعد تینوں حلیف پارٹیاں مل کر وزیر اعلیٰ کا انتخاب کریں گی۔" بی جے پی نے اپنے انتخابی منشور میں کسانوں کے قرضے معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے، ساتھ ہی کسانوں کے لیے 'بھونتر یوجنا' نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مہاراشٹر میں 25 لاکھ نئی نوکریاں دینے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔

بی جے پی کا انتخابی منشور: خواتین، طلباء، بزرگوں، روزگار، کاروبار پر زور

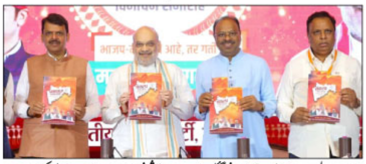

نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، ایم پی پیوش گوئل، ونود تاوڑے، ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے، ممبئی کے صدر آشیش شیلار سمیت بی جے پی کے کئی لیڈر موجود تھے۔ بی جے پی کے منشور میں اہم اعلانات میں،

ممبئی، 10 نومبر (یو این آئی) مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کا باضابطہ آغاز ہو گیا ہے، اور اس تناظر میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آج مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بی جے پی کے منشور کی نقاب کشائی کی۔ اس منشور میں خواتین کو لاڈکی بہین یوجنا میں 1500 روپے کے بجائے 2100 روپے دیے جائیں گے، کسانوں کا قرض معاف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ خواتین، طلباء، بزرگوں کو بھی روزگار، کاروبار سمیت مختلف امور پر توجہ دی گئی ہے۔ اس موقع پر لاڈکی بہین یوجنا کے تحت خواتین کو 1500 سے 2100 روپے، وژن مہاراشٹر 2029، حکومت کے قیام کے بعد 100 دنوں کے اندر پیش کیا جائے گا، خواتین میں مالی خواندگی پیدا کرنے کی تربیت، خواتین کی حفاظت کے لیے پولیس فورس میں 25000 خواتین کی شمولیت، قرض معافی، کسانوں کو شکتر سمان یوجنا رقم میں اضافہ، ہر غریب کو کھانا اور رہائش دی جائے گی۔ اس کے علاوہ بڑھاپے کے پنشن ہولڈروں کو رقم 1500 سے 2100 تک دی جائے گی۔

کوکی عسکریت پسندوں کا خاتون کسانوں پر حملہ، فوجی اہلکار زخمی

امپھال، 10 نومبر (یو این آئی) کوکی عسکریت پسندوں نے اتوار کو منی پور کے امپھال ایسٹ کے سناسائی لمپک میں خاتون کسانوں پر حملہ کیا جس میں مہار رجمنٹ کا ایک سپاہی زخمی ہو گیا۔ عسکریت پسندوں نے خاتون کسانوں پر طاقتور بموں سے حملہ کیا۔ خواتین وہاں سے ہٹ گئیں اور منی پور پولیس اور مہار رجمنٹ کی ایک مشترکہ ٹیم وہاں پہنچی اور عسکریت پسندوں کا سامنا کیا۔ اس دوران ایک فوجی کو بائیں ہاتھ میں گولی لگی۔ منی پور میں میتئی اور کوکی برادریوں کے درمیان تقریباً 17 ماہ کے فرقہ وارانہ تشدد کے بعد، جس میں 230 سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے، ایک اور حملہ ہوا ہے۔ ہفتہ کو مشتبہ عسکریت پسندوں نے بشنو پور ضلع کے سیتون علاقے میں کسانوں پر فائرنگ کر دی جس میں ایک خاتون ہلاک ہو گئی۔ یہ تشدد زمین اور وسائل کے کنٹرول پر دونوں برادریوں کے درمیان طویل عرصے سے جاری کشیدگی کا نتیجہ ہے۔ میتئی برادری کے لوگ کوکی برادری پر غیر قانونی امیگریشن اور دہشت گردی کی حمایت کا الزام لگاتے ہیں، جبکہ کوکی برادری میتئی برادری پر زمین اور وسائل پر قبضے کی کوشش کا الزام لگاتی ہے۔

کشتواڑ تصادم میں جے سی او جاں بحق، تین اہلکار زخمی، آپریشن جاری

سری نگر: جموں و کشمیر کے ضلع کشتواڑ کے کیشون علاقے میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹینٹوں کے درمیان جاری شدید تصادم میں ہندوستانی فوج کے جونیئر کمیشنڈ آفیسر (جے سی او) راکیش کمار جاں بحق ہو گئے، جبکہ تین دیگر اہلکار زخمی ہیں۔ ذرائع کے مطابق اتوار کی صبح سیکورٹی فورسز کو مصدقہ اطلاع ملی تھی کہ اس علاقے میں ملی ٹینٹ چھپے ہوئے ہیں، جس کے بعد فورسز نے بڑے جنگلاتی علاقے کو گھیرے میں لے کر تلاشی کارروائی کا آغاز کیا۔ دفاعی ذرائع نے بتایا کہ جب سیکورٹی اہلکار مشتبہ مقام کے قریب پہنچے تو وہاں چھپے ملی ٹینٹوں نے فورسز پر شدید فائرنگ شروع کر دی۔ اس اچانک حملے میں جے سی او راکیش کمار اور تین پیرا کمانڈو اہلکار زخمی ہو گئے۔ زخمی اہلکاروں کو فوری طور پر نزدیکی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں جے سی او راکیش کمار زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔ علاقے میں ملی ٹینٹوں کے خلاف آپریشن میں شدت پیدا کر دی گئی ہے۔ سیکورٹی فورسز نے قریبی درجن بھر علاقوں کو محاصرے میں لے لیا ہے تاکہ ملی ٹینٹوں کے فرار ہونے کے تمام راستے بند کیے جا سکیں۔ دفاعی ترجمان نے ایک بیان میں بتایا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق علاقے میں تین سے چار ملی ٹینٹ پھنسے ہوئے ہیں، اور انہیں جلد ہی قابو میں لے لیا جائے گا۔ فورسز کے مطابق علاقے میں سخت پہرہ بٹھایا گیا ہے اور گاؤں والوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ ان کے جان و مال کو محفوظ رکھا جا سکے۔

بابا صدیقی کو گولی مارنے والا شوٹر شیوا یوپی سے گرفتار

شیوا کمار نے پوچھ گچھ کے دوران کیا کئی انکشافات، ملزم نے بہرائچ بارڈر سے نیپال فرار ہونے کا منصوبہ بنایا تھا

بہرائچ۔ ممبئی میں بابا صدیقی پر گولی چلانے والا شوٹر شیوکمار آخر کار پکڑا گیا ہے۔ یوپی ایس ٹی ایف اور ممبئی کرائم برانچ نے ایک مشترکہ آپریشن میں اسے یوپی کے بہرائچ سے گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق وہ بہرائچ بارڈر سے نیپال فرار ہونے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ شیوکمار کو پناہ دینے اور نیپال فرار ہونے میں مدد کرنے کے الزام میں انوراگ کشیپ، گیان پرکاش ترپاٹھی، آکاش سریواستو، اکھلیندر پرتاپ سنگھ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سب ایک ہی گاؤں گنڈارا کے رہنے والے ہیں اور سب دوست ہیں۔ یہ شیوکمار ہی تھا جس نے بابا صدیقی کو دو گولیاں ماری تھیں، جس کی وجہ سے ان کی موت ہو گئی تھی۔ شیوکمار نے یوپی پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران بڑا انکشاف کیا ہے۔ اس نے لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ یہ بھی انکشاف ہوا کہ یہ قتل بیرون ملک بیٹھے انمول بشنوئی کی ہدایت پر کیا گیا تھا۔ ایک نیوز پورٹل پر شائع اطلاع کے مطابق بابا صدیقی قتل کے چند گھنٹوں بعد سب سے پہلے بتایا تھا کہ اس قتل کے پیچھے لارنس بشنوئی گینگ کا ہاتھ ہے۔ شیوکمار نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا کہ شبھم لونکر نے انمول بشنوئی سے اس کی بات چیت کروائی تھی۔ بابا صدیقی کے قتل کے بعد شوٹر شیوکمار فرار ہو گیا تھا۔ جبکہ اس کے دو ساتھی دھرم راج اور شوٹر گرمیل سنگھ کو اسی وقت میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ دونوں شوٹروں نے بھی لارنس بشنوئی کے کہنے پر قتل کا اعتراف کیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مہاراشٹر کے رہنے والے شبھم سونکر اور جالندھر کے رہنے والے محمد یاسین اختر نے انہیں لاجسٹکس اور بابا صدیقی کی لوکیشن کے بارے میں معلومات دی تھیں۔ بابا صدیقی کے قتل کے بعد مجھے 10 لاکھ روپے ملنا تھے۔ ساتھ ہی ہر ماہ کچھ رقم دینے کا وعدہ بھی کیا گیا۔ واقعے کے بعد انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے نئی سمز اور موبائل فون بھی دیے گئے۔ ہم ممبئی میں بابا صدیقی کو مسلسل ٹریک کر رہے تھے۔ جس کے بعد 12 اکتوبر کی رات جب ہمیں مناسب موقع ملا تو ہم نے بابا صدیقی کو قتل کر دیا۔ اس دن میلے کی وجہ سے کافی ہجوم تھا جس کی وجہ سے دو شوٹروں کو موقع پر ہی پولیس نے پکڑ لیا، جبکہ میں فرار ہو گیا۔ میں نے اپنا فون راستے میں پھینک دیا اور ممبئی سے پونا چلا گیا۔ پونے سے جھانسی اور لکھنؤ کے راستے بہرائچ آئے۔ راستے میں وہ اپنے ساتھیوں اور ہینڈلرز سے کسی کا فون مانگ کر بات کرتا رہا۔ میں نے ٹرین میں سوار ایک مسافر سے فون مانگ کر انوراگ کشیپ سے بات کی تو اس نے کہا کہ اکھلیندر، گیان پرکاش اور آکاش نے نیپال میں کسی محفوظ جگہ پر آپ کے چھپنے کا انتظام کیا ہے۔ اسی لیے، بہرائچ آنے کے بعد میں پیر کو اپنے دوستوں کے ساتھ واپس نیپال بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

چھ نومبر کو سنایا گیا فیصلہ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر کیا گیا اپ لوڈ

بلڈوزر سے ڈرا کر عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا: سپریم کورٹ

آخری فیصلے میں چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے بلڈوزر جسٹس پر کڑی تنقید کی

نئی دہلی: بلڈوزر جسٹس کے معاملے پر چھ نومبر کو سنایا گیا فیصلہ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیا گیا ہے۔ فیصلے کے تفصیلات سے کئی اہم باتیں سامنے آئی ہیں۔ اپنے ایک آخری فیصلے میں چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے بلڈوزر انصاف پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ گھروں کو گرانے کا خوف دکھا کر عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ عدالت نے جہاں سرکاری املاک پر غیر قانونی قبضے کے خلاف کارروائی کے جواز کو قبول کیا، وہیں سپریم کورٹ نے کہا کہ شہریوں کی آواز کو ان کی املاک کو تباہ کرنے کی دھمکی سے دبایا نہیں جا سکتا اور بلڈوزر جسٹس قانون کی حکمرانی کے تحت ناقابل قبول ہے۔ اس بات کا مشاہدہ کرتے ہوئے کہ بلڈوزر کے ذریعے انصاف کسی بھی مہذب نظام عدل و قانون کے لیے غیر مانوس عمل ہے، چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ حکومت کو غیر قانونی تجاوزات یا غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ ڈھانچوں کو ہٹانے کے لیے کارروائی کرنے سے پہلے قانون کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

جسٹس جے بی پاردی والا، جسٹس منوج اور چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ پر مشتمل بنچ نے کہا کہ "قانون کی حکمرانی کے تحت بلڈوزر انصاف ناقابل قبول ہے۔ اگر بلڈوزر جسٹس کی اجازت دی جائے تو آرٹیکل 300A کے تحت جائیداد کے حق کا قانون ایک مردہ خط میں تبدیل ہو جائے گا۔" آئین کا آرٹیکل 300A کہتا ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا جسے قانونی اتھارٹی سے تحفظ حاصل ہے۔ سپریم کورٹ نے 2019 میں اتر پردیش کے مہاراج گنج ضلع میں ایک مکان کو مسمار کرنے سے متعلق ایک معاملے میں اپنا فیصلہ سنایا۔ یہ کہتے ہوئے کہ ریاست کی طرف سے جس پورے عمل کی پیروی کی گئی وہ "ہائی ہینڈڈ" تھا، بنچ نے اتر پردیش حکومت کو ہدایت دی کہ وہ درخواست گزار کو عبوری اقدام کے طور پر 25 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرے، جس کا مکان ایک سڑک پروجیکٹ کے لیے گرایا گیا تھا۔ چھ نومبر کو سنائے گئے فیصلے میں کہا گیا کہ "بلڈوزر کے ذریعے انصاف کسی بھی مہذب فقہی نظام کے لیے نامعلوم شے ہے۔ اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ اگر ریاست کے کسی بھی محکمے یا افسر کی طرف سے اعلیٰ اور غیر قانونی رویے کی اجازت دی گئی تو شہریوں کی املاک کو مسمار کرنا ایک منتخب انتقامی کارروائی کے طور پر انجام پائے گا۔"

سی جے آئی نے اپنے فیصلے میں مزید سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "شہریوں کی آواز کو ان کی املاک اور مکانات کو تباہ کرنے کی دھمکی سے دبایا نہیں جا سکتا۔ حتمی سلامتی جو انسان کے پاس ہے وہ گھر ہے۔" بنچ نے مزید کہا کہ میونسپل قوانین اور ٹاؤن پلاننگ قانون موجود ہیں جس میں غیر قانونی تجاوزات سے نمٹنے کے لیے مناسب دفعات اور اس کے لیے پروسس موجود ہیں۔ عدالت نے کہا کہ "جہاں اس طرح کی قانون سازی موجود ہے اس میں فراہم کردہ تحفظات کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ ہم طریقہ کار کے تحفظات کی کچھ کم از کم حدیں طے کرنے کی تجویز کرتے ہیں جو شہریوں کی جائیدادوں کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے پوری کی جانی چاہئیں۔ قصوروار اہلکاروں کے خلاف کارروائی پر زور دیتے سپریم کورٹ نے کہا کہ ریاست کے وہ اہلکار جو اس طرح کی غیر قانونی کارروائی کرتے ہیں یا اس کی منظوری دیتے ہیں، ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جانی چاہیے۔ بنچ نے کہا قانون کی ان خلاف ورزیوں پر مجرمانہ پابندیاں عائد ہونی چاہیے۔ سرکاری عہدیداروں کے لیے عوامی جوابدہی کا معمول ہونا چاہیے۔ سرکاری یا نجی املاک کے سلسلے میں کسی بھی کارروائی کے لیے قانون کے مناسب پروسس پر عمل ہونا چاہیے۔ عدالت نے کہا کہ سڑک کو کشادہ کرنے کے منصوبے پر عمل کرنے سے پہلے، ریاست یا اس کی مشنری کو سرکاری ریکارڈ یا نقشوں کے لحاظ سے سڑک کی موجودہ چوڑائی کا پتہ لگانا چاہیے۔ ریاست کو یہ معلوم کرنے کے لیے ایک سروے یا حد بندی کرنی چاہیے کہ آیا موجودہ سڑک پر موجودہ ریکارڈ یا نقشوں کے حوالے سے کوئی تجاوزات موجود ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی تجاوزات پائی جاتی ہے تو ریاست کو تجاوزات کو ہٹانے کے لیے ایک مناسب تحریری نوٹس جاری کرنا چاہیے۔

لبنان اور غزہ پر حملے، 16 بچوں سمیت 60 افراد شہید

غزہ میں ہلاک ہونے والوں میں 70 فیصد خواتین اور بچے

غزہ میں صہیونی فوج کے 2 فضائی حملوں میں 13 بچوں سمیت 30 فلسطینی شہید ہوگئے، اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ شمالی غزہ میں انسانوں کے مسلط کردہ قحط کا خطرہ ہے، غزہ کے کمال عدوان ہسپتال کے سربراہ نے ایک مرتبہ پھر شمالی غزہ کا محاصرہ ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اسرائیل علاقے کو نیست ونابود کرنے کی جنگ کررہا ہے۔ خبررساں ادارے اے ایف پی کے مطابق غزہ کے محکمہ شہری دفاع نے کہا ہے کہ فلسطینی سرزمین کے شمال میں 2 گھروں پر اسرائیل کے 2 فضائی حملوں میں 13 بچوں سمیت 30 افراد شہید ہوگئے۔ محکمہ شہری دفاع کے مطابق پہلا حملہ اتوار کو علی الصبح شمالی غزہ کے علاقے جبالیہ کے ایک مکان پر کیا گیا جس کے نتیجے میں 13 بچوں سمیت کم ازکم 25 فلسطینی شہید اور 30 سے زائد زخمی ہوگئے۔ فلسطینی ادارے کے مطابق دوسرا حملہ غزہ سٹی میں صابرہ کے نواح میں ایک مکان پر کیا گیا جس میں 5 فلسطینی شہید اور دیگر لاپتہ ہوگئے جبکہ کئی افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب غزہ سے تعلق رکھنے والے سرکاری میڈیا آفس کے مطابق غزہ سٹی پر اسرائیلی حملے میں 2 بھائیوں سمیت مزید 4 صحافی شہید ہوگئے۔ ترک خبر رساں ادارے انادولو کے مطابق شہید صحافیوں میں شامل زہرا محمد ابوشکیل اور احمد محمد ابو شکیل سگے بھائی تھے، الجزیرہ کے مطابق غزہ پر اکتوبر 2023 سے جاری حملوں میں شہید صحافیوں کی تعداد 188 سے بڑھ گئی ہے۔

لبنان کی وزارت صحت نے کہا کہ اتوار کو دارالحکومت بیروت کے شمال میں واقع گاؤں المت میں اسرائیلی حملے میں تین بچوں سمیت کم از کم بیس افراد ہلاک ہوگئے۔ شیعہ مسلمانوں کی اکثریت والا گاؤں المت لبنان کے مسیحی علاقے میں آباد ہے۔

یہ جنوبی بیروت اور مشرقی لبنان میں حزب اللہ کے روایتی اثر ورسوخ والے ان علاقوں سے باہر ہے، جہاں اسرائیل نے ستمبر کے آخر سے ایرانی حمایت یافتہ حزب اللہ تحریک کے خلاف جنگ میں شدید بمباری کی ہے۔ وزارت صحت نے ایک بیان میں کہا، جبیل ضلع میں المت پر اسرائیلی حملے میں تین بچوں سمیت بیس افراد ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔''

وزارت کا یہ بھی کہنا تھا کہ اسرائیلی حملوں میں جنوب میں حزب اللہ سے وابستہ تین امدادی کارکن مارے گئے۔ قبل ازیں، لبنان کے سرکاری میڈیا نے مرکزی مشرقی شہر بعلبک میں ایک گھر پر اسرائیلی حملے کی اطلاع دی تھی، جس سے قبل اسرائیلی فوج کی جانب سے انخلاء کی وارننگ نہیں دی گئی تھی۔ سرکاری خبررساں ایجنسی این این اے نے بتایا، اسرائیلی طیاروں نے شہر کے اللاقیس محلے میں ایک مکان پر حملہ کیا۔'' بیروت سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ہفتے کی رات اور اتوار کی صبح اسرائیل نے جنوبی اور مشرقی دیہاتوں اور دیگر مقامات پر فضائی حملے کیے ہیں۔

وزارت صحت کے اعداد وشمار کے مطابق ہفتے کے روز اسرائیلی حملوں میں مشرقی لبنان میں 20 اور جنوب میں 13 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اسرائیل نے 23 ستمبر سے لبنان میں حزب اللہ کو نشانہ بنانے کے لیے اپنی فضائی مہم تیز کررکھی ہے۔

الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورک ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) برائے فلسطینی مہاجرین کے سربراہ فلپ لازارینی نے خبردار کیا ہے کہ شمالی غزہ میں انسانی ساختہ قحط کا خطرہ ہے اور اسرائیل پر ایک بار پھر الزام عائد کیا ہے کہ وہ فلسطینیوں پر بمباری کے دوران بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کررہا ہے۔

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق (او ایچ سی ایچ آر) کے دفتر نے جمعہ کے روز غزہ میں اسرائیل کی جنگ میں ہلاک ہونے والے شہریوں کی تعداد میں اضافے پر مذمت کی ہے، جن میں سے تقریباً 70 فیصد خواتین اور بچے ہیں۔ OHCHR نے کہا، غزہ کے شہریوں نے حملوں کا خمیازہ اٹھایا ہے، جس میں اسرائیلی فورسز کی طرف سے غزہ کا ابتدائی مکمل محاصرہ بھی شامل ہے۔'' بیان میں مزید کہا گیا ہے، اسرائیلی افواج کے طرز عمل کی وجہ سے ہلاکتوں، موت، زخموں، بھوک اور بیماری کی بے مثال سطحیں پیدا ہوئی ہیں۔''

انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ شمالی غزہ میں قحط کا خدشہ ہے جس کے نتیجے میں غزہ کے لوگ زندہ رہنے کے لیے درکار خوراک سمیت بنیادی چیزوں سے محروم ہوجائیں گے، انہوں نے غزہ میں امداد کی محدود رسائی کو ناکافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اوسطاً 30 ٹرک امداد روزانہ کی ضروریات کا صرف 6 فیصد ہے۔

'اسرائیل شمالی غزہ کو نیست ونابود کرنے کیلئے جنگ کررہا ہے'

الجزیرہ کے مطابق کمال عدوان ہسپتال کے سربراہ ڈاکٹر حسام ابوصفیہ ایک مرتبہ پھر شمالی غزہ میں ایک ماہ سے جاری ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اسرائیل علاقے کو نیست ونابود کرنے کے لیے جنگ کررہا ہے۔

ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ ہم بچوں اور بالغ افراد میں غذائی قلت کے تشویشناک کیسز کا مشاہدہ کررہے ہیں اور خوراک اور ادویہ کی شدید قلت کے باعث اسپتال کے عملے کو بھی بمشکل دن میں ایک مرتبہ کھانا مہیا کرپارہے ہیں۔

ماہر اطفال نے شمال میں 'ناقابل برداشت' صورتحال کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ صحت کے نظام پر اسرائیل کے منظم حملوں کا مطلب یہ ہے کہ 'خاص دیکھ بھال اور وسائل کی کمی کے باعث ہر روز جانیں ضائع ہوتی رہیں'۔

ایران کا ڈونلڈ ٹرمپ سے 'دباؤ' کی پالیسی تبدیل کرنے پر زور

تہران: ایران نے نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دیا ہے کہ وہ ایران کے خلاف اپنے پہلے دور صدارت میں اختیار کردہ 'زیادہ دباؤ' کی پالیسی کو تبدیل کریں۔ غیرملکی خبررساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق ایران کے نائب صدر برائے اسٹریٹجک امور جواد ظریف نے ڈونلڈ ٹرمپ سے مطالبہ کیا ہے کہ انہوں نے اپنی پچھلے دور صدارت میں ایران کے خلاف جو 'زیادہ دباؤ' کی پالیسی اختیار کررکھی تھی وہ اس میں تبدیلی کریں۔ ایران کے سابق وزیر خارجہ جواد ظریف نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کو یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ ماضی کی غلط پالیسی جاری نہیں رکھیں گے۔ یادرہے کہ جواد ظریف نے بطور وزیر خارجہ سابق امریکی صدر بارک اوباما کے دور میں امریکا سمیت عالمی طاقتوں کے ساتھ جوہری معاہدے کو ممکن بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ تاہم 2015 میں کیے گئے اس جوہری معاہدے کو ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی صدارت کے دوران 2018 میں یکطرفہ طور ختم کردیا تھا اور یہ معاہدہ ختم کرنے کے بعد ایران پر دوبارہ پابندیاں عائد کردی تھیں۔ جس کے جواب میں ایران بھی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار ہوگیا اور ایران نے اپنے یورینیم کی افزودگی کے عمل کو روک دیا تھا، اس کے بعد سے 60 فیصد تک یورینیم افزودہ کیا ہے جو جوہری معیار سے صرف 30 فیصد کم ہے۔ تہران متعدد بار یہ واضح کرچکا ہے کہ وہ جوہری ہتھیار بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ مغربی ملکوں کے الزامات کی بھی تردید کرتا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے جمعرات کے روز کہا تھا کہ 'ہم توقع کرتے ہیں کہ ٹرمپ وائٹ ہاؤس میں واپس آنے کے بعد واشنگٹن کو اجازت دیں گے کہ وہ ماضی کی غلط پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔' واضح رہے کہ جنرل قاسم سلیمانی کو جنوری 2020 کے اوائل میں ایک ڈرون حملے میں عراقی دارالحکومت بغداد میں قتل کردیا تھا۔ امریکا نے بارہا ایران پر جنرل قاسم سلیمانی کی شہادت کا بدلہ لینے کے لیے امریکی اہلکاروں کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی کا الزام عائد کیا ہے جب کہ تہران نے الزامات کی تردید کی ہے۔

چارسودن میں 2 ڈیویژن فوج ختم ہوگئی، عبرانی میڈیا کی رپورٹ

تل ابیب:: صیہونی روزنامہ معاریو نے اپنے سیاسی مبصر بن کاسپیت کی تیار کردہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل نے گزشتہ ایک برس سے زائد عرصے سے جو جنگ علاقے کے سات محاذوں پر جاری رکھی ہے اس میں تقریبا دو ڈیویژن فوجی ہلاک اور زخمی ہوچکے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق چارسودن سے جاری جنگ میں صیہونی حکومت کی فوج کے سنگین نقصانات کی وجہ سے اس وقت غاصب صیہونی حکومت کو ہزاروں فوجیوں کی ضرورت ہے۔ صیہونی اخبار معاریو کے سیاسی مبصر بن کاسپیت نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ نتن یاہو کی کابینہ اسرائیل کی حالت بدتر کررہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں نتن یاہو کی زمانہ جنگ کی کابینہ اسرائیل کے مفاد میں نہیں بلکہ اس کے خلاف اقدام کررہی ہے۔ ادھر صیہونی حکومت کے ٹی وی چینل بارہ کے اس سروے کے مطابق صیہونی وزیر جنگ یواو گالانت کو برخاست کئے جانے کے بعد اٹھاون فیصد صیہونیوں کا اعتماد نتن یاہو سے ختم ہوچکا ہے۔ اس سروے میں باسٹھ فیصد صیہونیوں کا کہنا ہے کہ یسرائیل کاتس صیہونی حکومت کی وزیر جنگ کے عہدے کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ غاصب صیہونی حکوت کے ٹی وی چینل بارہ کے اس سروے کے مطابق پینتالیس فیصد صیہونی اپنی حکومت کے مستقبل کے حوالے سے بدظن ہوچکے ہیں۔

نیتن یاہو کے خلاف تل ابیب میں مظاہرے

تل ابیب: صیہونی حکومت کی پولیس نے سنیچر کی رات نتن یاہو کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں میں سے کم سے کم پانچ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ارنا کے مطابق صیہونی حکومت کے دارالحکومت تل ابیب میں جنگ غزہ کے تعلق سے نیتن یاہو کی پالیسیوں کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ سنیچر کی رات بھی جاری رہا۔ اس رپورٹ کے مطابق مظاہرین نے صیہونی جنگی قیدیوں کی رہائی انجام نہ پانے کا ذمہ دار نیتن یاہو کو قرار دیا۔ مظاہرین نے حکومت سے جنگی قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ جلد سے جلد کرنے کا مطالبہ کیا۔ عبرانی زبان کے روزنامے ہاآرتص نے بھی رپورٹ دی ہے کہ صیہونی پولیس نے تل ابیب میں کم سے کم پانچ مظاہرین کو گرفتار کرلیا ہے۔

حماس کا دفتر بند کیا نہ رہنماؤں کو ملک چھوڑنے کا کہا ہے؛ قطر

دوحہ: قطر کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ جنگ بندی پر مذاکرات کو عارضی طور پر معطل کررہا ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا تھا کہ امریکی سفارت کار نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا ہے کہ قطر نے حماس کے تمام رہنماؤں کو ملک بدر کرنے کا بھی فیصلہ کرلیا ہے۔ امریکی میڈیا کا بھی کہنا تھا کہ جو بائیڈن انتظامیہ کے دباؤ پر قطر نے حماس کے دفاتر بند اور رہنماؤں کو ملک چھوڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ تاہم قطر کی وزارت خارجہ کے بیان میں ان افواہوں کی سختی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کی تمام خبریں بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔ دوسری جانب اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ قطر کے بعد اب کسی بھی دوسرے ملک کو حماس کے رہنماؤں کو اپنے یہاں محفوظ جگہ نہیں دینی چاہیے۔ قبل ازیں قطری وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ جب تک فریقین (حماس اور اسرائیل) مذاکرات پر آمادگی ظاہر نہیں کرتے۔ ثالثی کا عمل شروع نہیں کریں گے۔ بیان میں اس امید کا بھی اظہار کیا گیا تھا کہ فریقین ایک بار پھر بات چیت کے لیے رضامند ہوں گے اور مذاکراتی عمل دوبارہ شروع کیا جائے گا۔

شیخ حسینہ کی گرفتاری کیلئے انٹرپول سے ریڈ وارنٹ جاری کروانے کا فیصلہ

ڈھاکہ: بنگلا دیش کی عبوری حکومت کے مشیر برائے قانون، انصاف اور پارلیمانی امور آصف نذیرل نے کہا ہے کہ سیاسی مخالفین کو قتل، تشدد اور لاپتا کرنے کے جرم میں شیخ حسینہ واجد سمیت دیگر مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے انٹرپول سے رابطہ کریں گے۔ عالمی خبررساں ادارے کے مطابق بنگلا دیش کی عبوری حکومت کے مشیر آصف نذر نے مزید کہا کہ انٹرپول سے شیخ حسینہ واجد اور دیگر کے ریڈ وارنٹ جاری کروائیں گے۔ بنگلا دیشی عبوری حکومت کے مشیر نے مزید کہا کہ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ مفرور فاشسٹ دنیا میں کہیں بھی چھپے ہوئے ہیں، انہیں واپس لایا کر عدالت کے کٹہرے کھڑا کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں آصف نذیر نے مزید کہا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت میں دائر بے بنیاد مقدمے کے بارے میں جھوٹا پروپیگنڈہ پھیلا کر لوگوں کو گمراہ کرنے اور ملک کی ساکھ کو داغدار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مشیر برائے قانون اور انصاف نے مزید کہا کہ کوئی بھی اس طرح کے الزامات لگا سکتا ہے۔ ہم ان کو اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔ خیال رہے کہ 30 اکتوبر کو فنانشل ٹائمز کو انٹرویو میں بنگلا دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر ڈاکٹر یونس نے یہ بھی کہا تھا کہ فی الحال ان کی حکومت بھارت سے حسینہ واجد کی حوالگی کا مطالبہ نہیں کرے گی۔ یادرہے کہ بنگلا دیش میں طلبا کے طویل احتجاج کے بعد شیخ حسینہ واجد اپنی 15 سالہ حکومت کو چھوڑ کر بھارت فرار ہوگئی تھیں اور فوج نے ملک میں ایک عبوری حکومت قائم کی تھی۔

عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی کے سربراہ بدھ کو ایران کا دورہ کریں گے

اقوام متحدہ کے جوہری نگراں ادارے کے سربراہ رافیل گروسی آئندہ چندروز میں سرکاری حکام کے ساتھ بات چیت کے لیے ایران کا دورہ کریں گے۔ خبررساں ادارے 'اے ایف پی' نے ایران کی سرکاری خبررساں ایجنسی 'ارنا' کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 'بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل سرکاری دورے پر بدھ کو ایران پہنچیں گے۔ ایجنسی کے مطابق، ایران میں رافیل گروسی کی سرکاری ملاقاتیں جمعرات کو ہوں گی۔ رافیل گروسی نے آخری دفعہ مئی میں ایران کے دورے کے دوران اصفہان میں ہونے والی نیوز کانفرنس میں ایران کے جوہری پروگرام کو تقویت دینے کے لیے ٹھوس اقدامات پر زور دیا تھا۔ ان کا یہ دورہ حالیہ امریکی صدارتی انتخابات میں ڈونلڈ ٹرمپ کی کامیابی کے بعد ہوگا۔ خیال رہے کہ اپنے پہلے دور حکومت کے دوران ڈونلڈ ٹرمپ نے یک طرفہ طور پر واشنگٹن کو ایک اہم جوہری معاہدے سے الگ کیا تھا جس کا مقصد پابندیوں میں نرمی کے بدلے ایران کے جوہری پروگرام پر قدغن لگانا تھا۔ دریں اثنا، یورپی یونین کی جانب سے واشنگٹن کو دوبارہ شامل کرنے اور تہران کو دوبارہ معاہدے کی شرائط پر عمل کرنے کے لیے کی جانے والی کوششیں ناکام ہوگئی تھی۔ ایران بھی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار ہوگیا تھا جبکہ معاہدے کی تعمیل کی وجہ سے تہران اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے درمیان مسلسل تناؤ کی صورتحال برقرار رہی تھی۔ جولائی میں عہدہ سنبھالنے والے ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے معاہدے کو بحال کرنے کی حمایت کی ہے اور اپنے ملک کی تنہائی کو ختم کرنے پر زور دیا ہے۔ ادھر رواں ہفتے ڈونلڈ ٹرمپ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'وہ ایران کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے لیکن ایران جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا۔' دوسری طرف، ایرانی نائب صدر محمد جواد ظریف نے ڈونلڈ ٹرمپ سے اپنی پچھلے دور صدارت میں ایران کے خلاف اختیار کی جانے والی 'زیادہ دباؤ' کی پالیسی میں تبدیلی پر زور دیا تھا۔

اسپیکر پارلیمان ڈاکٹر محمد باقر قالیباف کا سیمینار سے خطاب

سحر نیوز/ ایران: اسپیکر پارلیمان ڈاکٹر محمد باقر قالیباف نے "مکتب نصر اللہ" کے زیر عنوان منعقدہ بین الاقوامی سیمینار سے خطاب میں کہا کہ شہید حسن نصر اللہ کی شہادت نے ثابت کردیا کہ جرائم پیشہ صیہونیوں سے سازباز بے فائدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس شہادت سے ہم کیسے گوہر نایاب سے محروم ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر محمد باقر قالیباف نے کہا کہ شہید سید حسن نصر اللہ کی شہادت نے ان کے جہنمی قاتلوں کو پہلے سے زیادہ بے نقاب کردیا اور اسی کے ساتھ یہ بھی ثابت کردیا کہ صیہونیوں کے دہشت گرد شیطانی گروہ سے سازباز کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہید سید حسن نصر اللہ آپریشن طوفان الاقصی کے آغاز سے ہی حماس کے مجاہدین کے ساتھ تھے اور ان کا ماننا تھا کہ صیہونیوں کے خلاف مجاہدت جتنی قانونی ہے، اتنی قانونی کوئی بھی جنگ نہیں ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں کی یمن پر شدید بمباری

صنعا: پریس ذرائع نے رپورٹ دی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے یمن کے خلاف جارحیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے صنعا اور عمران پر بمباری کی ہے۔ المسیرہ ٹی وی چینل کی رپورٹ کے مطابق امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے یمن کے صوبے صنعا کے علاقے جربان اور اطراف کے علاقے حفا پر چار بار جبکہ صوبے عمران کے سفیان علاقے پر بھی دوبار بمباری کی۔ امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے اس سے قبل صنعا کے جنوبی اور مشرقی علاقوں میں النہدین اور الحفا پر بھی تین بار بمباری کی تھی۔

ہندنژاد نکی ہیلی اور مائک پومپیو ڈونالڈ ٹرمپ کی ٹیم سے باہر

واشنگٹن: ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پوسٹ میں سابق سفیر نکی ہیلی اور سابق وزیر خارجہ مائک پومپیو کو ٹرمپ انتظامیہ میں شامل نہیں کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کے صدارتی انتخاب میں کامیابی کے ساتھ ہی ٹرمپ انتظامیہ کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوگئی ہیں۔ ٹرمپ کی ٹیم میں کون شامل ہوگا اور کون باہر ہوگا اس پر فیصلہ ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اسی سلسلے میں جنوبی کیرولینا کی سابق گورنر نکی ہیلی اور سابق وزیر خارجہ مائک پومپیو کو ٹرمپ کی ٹیم سے باہر کا راستہ دکھا دیا گیا ہے۔ اس کی اطلاع ڈونالڈ ٹرمپ نے خود ہفتہ کو سوشل میڈیا پر دی۔ انہوں نے اپنے پوسٹ میں لکھا کہ میں سابق سفیر نکی ہیلی یا سابق سکریٹری آف اسٹیٹ مائک پومپیو کو ٹرمپ انتظامیہ میں شامل ہونے کے لیے مدعو نہیں کروں گا۔ میں نے پہلے ان کے ساتھ کام کرنے کا بہت لطف اٹھایا اور ستائش کی۔ میں انہیں ہمارے ملک کے لیے ان کی خدمات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

تین سو سے زائد افغان مہاجرین ترکی سے ملک بدر

کابل، 10 نومبر (یو این آئی) گزشتہ دو دنوں میں کل 325 افغان مہاجرین کو ترکی سے افغانستان بھیجا گیا ہے۔ یہ اطلاع اتوار کو افغانستان کی وزارت برائے مہاجرین اور وطن واپسی کے ایک بیان میں دی گئی۔ وزارت نے کہا کہ دستاویزی اور غیر دستاویزی دونوں افغان تارکین وطن جمعہ اور ہفتہ کو کابل کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ وزارت نے کہا کہ وہ واپس آنے والوں کے لیے ملازمت کے مواقع پیدا کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ترکی سے ملک بدر کیے گئے تمام افغان مہاجرین کو حمایت اور مدد کے لیے اقوام متحدہ کے مہاجرین کے ادارے، انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اگست میں جاری ہونے والے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، گزشتہ سال تقریباً 18 لاکھ افغان مہاجرین پاکستان اور ایران سمیت ممالک سے افغانستان واپس آئے ہیں۔ افغان نگراں حکومت نے بارہا افغان مہاجرین سے واپس آنے اور جنگ زدہ وطن کی تعمیر نو میں مدد کرنے کی درخواست کی ہے۔

قطر غزہ میں جنگ بندی کیلئے ثالثی سے دستبردار، حماس کو بھی خبردار کردیا

دوحہ: قطر نے غزہ میں جنگ بندی کے لیے ثالثی سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے حماس کو دوحہ میں سیاسی دفتر کے حوالے سے بھی خبردار کردیا ہے۔ غیرملکی خبرایجنسی اے ایف پی نے سفارتی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ قطر نے غزہ میں جنگ بندی اور زیر حراست افرد کی رہائی کے لیے بطور بنیادی ثالث کی حیثیت سے دستبردار ہوگیا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ قطر نے حماس کو بھی خبردار کردیا ہے کہ دوحہ اس کا سیاسی دفتر بھی مزید اپنی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ پائے گا۔ شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط پر سفارتی ذرائع نے بتایا کہ قطری حکام نے اسرائیل اور حماس دونوں فریقین کو آگاہ کیا ہے کہ خیر سگالی کے طور پر معاہدے کے لیے مذاکرت سے انکار کی وجہ سے اب وہ مزید ثالثی نہیں کرسکتا ہے۔ قطری حکام کے حوالے سے انہوں نے مزید بتایا کہ حماس کو بھی آگاہ کردیا گیا ہے کہ اس پیش رفت کے نتیجے میں حماس کا سیاسی دفتر بھی سرگرمیوں کے لیے استعمال نہیں ہوپائے گا۔ قبل ازیں امریکی عہدیدار نے خبرایجنسی رائٹرز کو انٹرویو میں بتایا تھا کہ حماس کی جانب سے گرفتار اسرائیلیوں کی رہائی سے متعلق معاہدے کو مسترد کرنے پر امریکا نے قطر سے حماس کی قیادت کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ قطر کو واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ دوحہ میں حماس کی موجودگی مزید قابل قبول نہیں ہے۔ امریکی عہدیدار کا کہنا تھا کہ اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کی تجاویز بارہا مسترد کیے جانے کے بعد حماس کے رہنماؤں کی اب کسی بھی امریکی اتحادی ملک میں پذیرائی نہیں ہونی چاہیے۔ بین الاقوامی میڈیا کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ قطر نے ایک ہفتہ قبل ہی حماس کو آگاہ کردیا تھا کہ اب دوحہ میں حماس کا دفتر بند کرنے کا وقت آگیا ہے جبکہ حماس کے رہنماؤں ایسی رپورٹس کی تردید کی تھی کہ قطر کے حکام نے ان سے ملک چھوڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔ خیال رہے کہ قطر نے مصر اور امریکا کے ساتھ مل کر غزہ میں جنگ بندی کے لیے ثالثی کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا اور گزشتہ برس 7 اکتوبر کو شروع ہونے والی غزہ جنگ میں ہونے والے جانی اور مالی نقصانات کے باعث جنگ بندی کے لیے کوششیں جاری رکھی ہوئی تھیں۔

افغان طالبان کی آئندہ ہفتے پہلی بار اقوام متحدہ کی موسمیاتی کانفرنس میں شرکت

افغانستان کی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ افغان طالبان کے حکام آئندہ ہفتے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام شروع ہونے والی ایک بڑی موسمیاتی کانفرنس میں شرکت کریں گے، یہ پہلا موقع ہے کہ 2021 میں برسراقتدار آنے کے بعد طالبان انتظامیہ کسی عالمی سطح کی کانفرنس میں شرکت کررہی ہے۔ خبررساں ادارے رائٹرز کے مطابق آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں ہونے والا کوپ 29 ماحولیاتی کانفرنس ان اعلیٰ ترین کثیرالجہتی تقریبات میں سے ایک ہوگی جس میں طالبان انتظامیہ کے حکام 20 سال تک نیٹو کی حمایت یافتہ افواج کے خلاف لڑنے کے بعد کابل کا انتظام سنبھالنے کے بعد شرکت کریں گے۔ اقوام متحدہ نے طالبان کو جنرل اسمبلی میں افغانستان کی نشست سنبھالنے کی اجازت نہیں دی ہے اور افغان حکومت کو اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی جانب سے باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے، جس کی بڑی وجہ طالبان کی جانب سے خواتین کی تعلیم اور نقل وحرکت کی آزادی پر پابندیاں ہیں۔ افغان وزارت خارجہ کے ترجمان عبدالقہار بلخی نے کہا ہے کہ قومی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات کے حکام کوپ کانفرنس میں شرکت کے لیے آذربائیجان پہنچ چکے ہیں، طالبان نے امریکی فوج کے انخلا کے بعد ادارے کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ گزشتہ 2 سال میں طالبان حکام نے دوحا میں اقوام متحدہ کی میزبانی میں افغانستان پر منعقدہ اجلاسوں اور طالبان حکومت کے وزرانے چین اور وسطی ایشیا میں منعقدہ فورمز میں شرکت کی ہے تاہم کوپ کے موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن نے 2021 کے بعد سے افغانستان کی شرکت پر غور ملتوی کردیا ہے جس کے نتیجے میں ملک مذاکرات کا حصہ نہیں رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں افغان این جی او کی موسمیاتی مذاکرات میں شرکت کے حوالے سے مشکلات کا سامنا رہا ہے، اس معاملے سے باخبر ایک سفارتی ذرائع نے خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا کہ میزبان آذربائیجان نے افغانستان کے اداروں اور ماحولیات کے حکام کو بطور مبصر کوپ 29 میں شرکت کی دعوت دی ہے، انہیں ممکنہ طور پر بات چیت میں حصہ لینے اور دوطرفہ ملاقاتیں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ چونکہ طالبان کو اقوام متحدہ میں باقاعدہ طور پر افغانستان قانونی حکومت کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا، اس لیے افغان حکام مکمل رکن ممالک کی کارروائی میں حصہ لینے کی اسناد حاصل نہیں کرسکتے۔ آذربائیجان کے صدارتی دفتر نے اس پر تبصرے سے انکار کردیا۔ طالبان نے 12 سال سے زائدالعمر طالبات کے لیے اسکول اور جامعات بند کردی ہیں جبکہ رواں سال وسیع پیمانے پر اخلاقی قوانین بھی لاگو کیے گئے ہیں جن میں خواتین کے لیے عوامی مقامات پر چہرے کا پردہ لازمی قرار دیا گیا ہے اور محرم کے بغیر ان کے گھروں سے نکلنے پر سختی کردی گئی ہے۔ طالبان کا کہنا ہے کہ وہ حقوق نسواں کا اسلامی قوانین کے بارے میں اپنی تشریح کے مطابق احترام کرتے ہیں، افغانستان کا شمار موسمیاتی تبدیلی کے بدترین اثرات سے متاثرہ ممالک میں ہوتا ہے، اچانک سیلابوں سے رواں سال سیکڑوں اموات ہوئیں اور زراعت پر بہت زیادہ انحصار کرنے والے ملک کو کئی دہائیوں میں بدترین خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا ہے، آبادی کی اکثریت پر مشتمل بہت سے کسانوں کو سنگین غذائی عدم تحفظ کا سامنا کرنا پڑتا

یوم اردو کے موقع پر جشن شیریں زباں کا انعقاد

اردو کی خدمت کیلئے ڈاکٹر موسی رضا اور بنو رضوی کو ملا ایوارڈ

لکھنؤ، اتر پردیش: یوم اردو کے موقع پر اردو اکادمی کی جانب سے اردو اکادمی کے آڈیٹوریم میں جائیں شیریں زباں کے نام سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے کوآرڈینیٹر 'ون وائس ٹرسٹ' تھے۔

اسی سلسلے میں خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی ، شعبہ اردو کے اسسٹنٹ پروفیسر اور اودھ نامہ کے سابق ریزیڈینٹ ایڈیٹر ڈاکٹر موسی رضا کو اردو کی ترقی کے لئے خدمات انجام دینے پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جب کہ میونسپل کارپوریشن ڈائریکٹوریٹ میں سینئر ٹیکس اسیسمنٹ آفیسر ڈاکٹر بنو عباس رضوی کو نشان اردو ایوارڈ سے نوازا گیا اور ان کی کتاب جدید اردو غزل رعایت و اختراعات کا رسم اجرا عمل میں آیا۔ جس میں شہر کے اردو ادب سے وابستہ کئی اہم شخصیات شامل تھیں، انہوں نے معاشیات اور اردو میں ماسٹرز کرنے کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ بنو رضوی اپنی سماجی خدمات کے لیے بھی مشہور ہیں۔ انہیں سماجی کارکنوں کی جانب سے کئی اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ جس میں انہیں بھارتیہ ناری سمان، پرائیڈ آف ویمن ایوارڈ، وومن اچیور ایوارڈ، شان اودھ اور دیگر بڑے اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔

پروگرام کا آغاز خطاطی نمائش کے افتتاح سے ہوا جس کا افتتاح اردو اکادمی کے سکریٹری شوکت علی نے کیا جس کے بعد پروگراموں کا سلسلہ جاری رہا۔ "اگر اقبال نہ ہوتے تو اردو ادب میں کیا کمی ہوتی؟" کے موضوع پر سیمینار ہوا جس میں ڈاکٹر مسعود خان، ڈاکٹر یاسر جمال، ڈاکٹر نزہت فاطمہ، عطیہ بی اور سیما صدیقی نے اپنے مقالے پڑھے۔ اس کے بعد ایک مشاعرہ ہوا جس میں تنویر موہانی، عابد نظر، فیصل خان، محمد جمال اظہر، یاسمین اظہر، سائرہ خاتون، فلکیہ، تبسم فاطمہ، منتظر قمی اور رنجنا ڈین نے اپنے اشعار پڑھے۔ درمیان میں جاوید گوری اور سجاتا گانوں کا پروگرام پیش کرتے رہے۔ اس کے بعد تاریخ دان روشن تقی، شویتا سریواستو اور منتظر قائمی گفتگو پروگرام میں موجود تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ بچوں اور خواتین کی تعلیم پر ایس این لال کے لکھے ہوئے مختصر ڈرامے میں انامیکا سنگھ، مسکان سونی، آدرش تیواری، یہ ابھیشیک پال تھے۔ اس کے بعد نواب مسعود عبداللہ نے "تاریخ اردو" پر داستان گوئی پیش کی۔ بیت بازی کے پروگرام میں ممتاز کالج اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کے طلباء نے شرکت کی جس کی ہدایت کاری ڈاکٹر ثروت تقی اور ذمہ داری ڈاکٹر اشرت ناہید اسسٹنٹ پروفیسر مانو لکھنؤ کیمپس نے انجام دی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر اطہر کاظمی نے بہت خوبصورتی سے کی۔

پروگرام کے مہمان خصوصی عباس علی مہدی، چانسلر آئی آر اے میڈیکل کالج اور پروگرام کے چیئرمین سینئر صحافی ابراہیم علوی نے معززین کو اعزاز سے نوازا۔

اس موقع پر اطہر نبی کو 'فکرِ اردو' ایوارڈ سے نوازا گیا، محمد قمر خان، روشن تقی، سید سعید مہدی، ڈاکٹر بنو رضوی، سید رفعت، بیگم شہناز سدرت، محمد شعیب، ہاشم اختر نقوی، ریحان احمد کو اعزاز سے نوازا گیا

پروگرام کے آخر میں اتر پردیش اردو اکادمی کے سکریٹری نے سب کا شکریہ ادا کیا اور فنکاروں کو مومنٹوز اور اسناد تقسیم کی گئیں۔

۔نشان اردو کے اعزاز سے خان اور ڈاکٹر موسی رضا کو اردو کی ترقی کے لیے کام کرنے پر نوازا گیا۔ چلا گیا۔

شبیہ روضہ زینبیہ ٹکیت رائے تالاب میں خمسہ مجالس کل سے

لکھنؤ (پریس ریلیز)(10 نومبر، 2024) شہزادی کونین، دلبند مصطفٰے، زوجہ مرتضٰی مادر حسنین حضرت فاطمہ زہراؑ کی المناک شہادت کی 75 دن کی روایت پر عزائے فاطمیہ کے عنوان سے خمسہ مجالس کا اہتمام 12 نومبر سے بعد نماز مغربین ٹکیت رائے تالاب واقع روضہ زینبیہ میں کیا گیا ہے۔ اراکین ثانی زہرا محفل کمیٹی کی جانب سے منعقد ہونے والی ان مجالس کو مختلف علما بعد نماز ظہرین خطاب کریں گے۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری سید آفتاب رضوی کی اطلاع کے مطابق مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوگا جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ عالم میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ 12 نومبر 2024 بروز منگل شجاع عباس پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے جس کے بعد ہونے والی مجلس کو ناظمیہ عربک کالج کے پروفیسر مولانا ظہیر عباس خطاب کریں گے جبکہ بدھ 13 نومبر کو اختر اعظمی پیش خوانی کریں گے اور جامعہ ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ کے پروفیسر مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی مجلس کو خطاب کریں گے۔ اسی طرح جمعرات 14 نومبر کو منظر کانپوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید ضیغم حیدر مجلس کو خطاب کریں گے اور جمعہ 15 نومبر کو حسن مرزا پوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید احتشام حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں آخری والوداعی مجلس سنیچر 16 نومبر کو ہوگی۔ اس میں تلاوت ربانی کے بعد ظفر فیض آبادی پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے جبکہ شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ پروگرام کے آخری دن کمیٹی کے صدر نواب عمران حیدر شعرا، ذاکرین اور سبھی مہمانوں کی آمد پر اظہار تشکر پیش کریں گے۔

قرض کے معاملے کو لیکر کاروباری کا گلا دبا کر قتل

گورکھناتھ: 10 نومبر (پی این ایس) گورکھ ناتھ علاقے کے جاٹے پور ناتھ کے رہنے والے محمد پور گورکھپور کے چیلوا تال علاقے میں تاجر انیل گپتا کے قتل کا الزام ہے۔ سیف پولیس انکاؤنٹر میں پکڑا گیا۔ ہفتہ کی صبح، وہ نیپال فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا، جب پولیس ٹیم نے اسے منیرام کے قریب گھیر لیا۔ اس نے فرار ہونے کے لیے فائرنگ شروع کر دی۔ جوابی کارروائی میں محمد سیف کے پیر میں گولی لگی اور وہ وہیں گر گئے۔ پوچھ گچھ کے دوران سیف نے بتایا کہ وہ قرض کو لے کر پریشان تھا۔ جب انیل نے اپنے گلے میں سونے کی موٹی زنجیر دیکھی تو اس نے لالچ میں آکر اس کا گلا دبا کر قتل کر دیا۔ پولیس نے زخمی سیف کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ وہاں علاج کروانے کے بعد چلوا تال پولیس نے اسے دیر شام جیل بھیج دیا۔ سیف سے ایک پستول، لوٹی ہوئی سونے کی چین، چاقو اور جرم میں استعمال ہونے والی موٹر سائیکل برآمد ہوئی ہے۔ قتل کیس کا پردہ فاش کرتے ہوئے ایس ایس پی ڈاکٹر گورو گروور اور ایس پی نارتھ جتیندر سریواستو نے پولیس لائنز میں بتایا کہ 5 نومبر کو چیلوا تال علاقے کے لکلا نمبر ایک کے یادو ٹولہ کے رہنے والے کپڑا تاجر انل گپتا (35) کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا گیا تھا۔ گلا 100 سی سی ٹی وی کیمروں اور 12 موبائل نمبروں کی چھان بین کے بعد محمد سیف کا نام آیا۔ واقعہ کے بعد وہ اپنی بیوی اور بیٹے کو دوسری جگہ منتقل کر کے فرار ہو گیا۔ موبائیل کا ماہر محمد محبت کی شادی کے ذریعے اپنی بیوی کی خواہش پوری کر سکتا ہے۔ سیف نے تین مختلف کمپنیوں کی لون ایپس ڈاؤن لوڈ کر کے کافی رقم ادھار لی تھی۔ یہاں آن لائن قرض دینے والی کمپنی اسے جلد رقم جمع کرانے کی دھمکی دیتی تھی۔ اسے بھی بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ اس کی فحش تصاویر اس کے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی بھیجی جا رہی تھیں۔ موسیف کا کہنا ہے کہ میں نے سوچا تھا کہ انیل کی زنجیر بیچ کر وہ اپنا قرض واپس کر دے گا۔

یوم اردو کے موقع پر مذاکرے کا انعقاد

اردو کے مسائل حل کرنے کیلئے سنجیدہ کوشش کی ضرورت: محمد رافع

گورکھپور۔ جوہر قاسمی لائبریری، رستم پور کی جانب سے آج علامہ اقبال کی یوم پیدائش کے موقع پر لائبریری میں ہی ایک مذاکرے کا اہتمام کیا گیا۔ لائبریری کے انگراں انور حسین قاسمی نے پروگرام کا باقاعدہ اغاز کرتے ہوئے یوم اردو کی مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ اردو ایک میٹھی اور پیاری زبان ہے جس سے انسان کا لب ولہجہ بہتر ہوتا ہے اور اس کی شخصیت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ زبان کسی خاص قوم کی نہیں ہے بلکہ یہ خالص ہندوستانی زبان ہے۔ ڈاکٹر اقبال ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن کے مینیجر ایڈووکیٹ محمد رافع مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر زبان کی ایک اپنی تاریخ ہوتی ہے۔ جب تک اس تاریخ کا مطالعہ نہ کر لیا جائے اس زبان کے بارے میں کچھ کہنا یا لکھنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے ابتدا سے زبانوں کے عروج وزوال اور اس کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالی۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے علامہ اقبال علمی اور فکری بصیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اقبال محض شاعر نہیں بلکہ ایک مدبر، مفکر، فلسفی نیز سماجی اور سیاسی بصیرت رکھنے والے انسان تھے جنہوں نے مسلم معاشرے کی تمام غلط روایات کے خلاف اپنے قلم کے ذریعے ملت کو بیدار کرنے کا کام کیا۔ ساتھ ہی ساتھ نوجوانوں کے حوالے سے ان کا نظریہ بہت واضح تھا کہ وہ اس ملک وملت کے نوجوانوں کے اندر شاہین اور عقاب جیسی صفات پیدا کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف اسلام کے نظریے کو واضح کیا بلکہ نئی تہذیب کے کھوکھلے پن کو بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ان کے اشعار میں تصور خودی، تصور نوجوان، تصور شاہین، اسلامی معاشرے کا تصور اور مسلمانوں کے عروج و زوال کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ اس موقع پر مولانا صبیح الحسن قاسمی، مفتی حذیفہ مظاہری، مولانا اختر قاسمی، مولانا فہیم احمد قاسمی، ایڈوکیٹ محمد عاصم اور حافظ محمد عدنان نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مرغ بازی: پانچ ضلعوں کے 55 لوگوں کو پولیس نے حراست میں لی

سنبھل: 10 نومبر (پی این ایس) تفریح اور جوا کھیلنے کے لیے مرغوں کی لڑائی کرا رہے پانچ ضلعوں کے 55 لوگوں کو بھوئی کوتوالی پولس نے حراست میں لیا ہے۔ ملزمان ہفتہ کی شام پرتاپور گاؤں کے ہفتہ وار بازار میں مرغوں کی لڑائی کا اہتمام کر رہے تھے۔ پولیس نے موقع سے 35 مرغے برآمد کر لئے ہیں۔ ان سبھی کو لڑنے کے لیے لایا گیا تھا، پولیس کے مطابق، ملزمان میں سنبھل، رام پور، امروہہ، مراد آباد اور بدایوں کے لوگ شامل ہیں۔ مرغوں کی لڑائی کے بارے میں کافی عرصے سے اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ اس سلسلے میں پولیس نے کارروائی کی ہے۔ ملزمان کے خلاف جوا ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ پولیس نے ملزمان سے 15 ہزار روپے بھی برآمد کر لیے ہیں۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ وہ جوئے کے لیے مرغوں کی لڑائی کرواتے ہیں۔ مرغیوں کی اصل نسل لڑائی کے لیے مشہور ہے۔ اسی لیے لوگوں نے ان کو لڑا کر جوا کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ ان مرغوں کو لڑائی کے لیے تیار کرنے سے پہلے انہیں بہت سارے خشک میوہ جات اور دیگر اجزاء کھلائے جاتے ہیں۔ سٹیرائڈز اور ایڈرینالین بڑھانے والی دوائیں انجکشن کی جاتی ہیں۔ جارحیت بڑھانے کے لیے انہیں بھی بندر کھا جاتا ہے۔ لڑائی کے دوران زخمی ہونے والے مرغ اکثر مر جاتے ہیں۔ زیادہ تر آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ بھوئی پولیس نے جو مرغے برآمد کئے ہیں ان میں سے کئی کی آنکھیں زخمی ہیں۔ ایس پی کرشنا کمار بشنوئی نے بتایا کہ پرتاپور گاؤں میں ہفتہ وار بازار کے قریب ایک جگہ پر مرغوں کی لڑائی کی اطلاع ملی تھی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر مرغوں کو لڑتے دیکھا۔ پولیس نے بتایا کہ موقع پر موجود 55 افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سب کے خلاف رپورٹ درج کی جا رہی ہے۔

ناگپور اے ٹی ایس نے بہرائچ میں دو مشتبہ افراد کو اٹھایا

بہرائچ: 10 نومبر (پی این ایس) اتوار کو یوپی کے بہرائچ میں پولیس کی ایک ٹیم اور ریاست سے باہر کی ایک ٹیم نے کارروائی کی۔ اس دوران ٹیم نے نیپال سے آنے والی ایک بس کو روکا۔ اس کے بعد دو لوگ بس سے اتر گئے۔ کچھ دیر قریبی ہوٹل میں اس سے پوچھ گچھ کرتا رہا۔ اس کے بعد انہیں لے جانے والی گاڑیاں تیز رفتاری سے چلی گئیں۔ باہر سے آئی ٹیم ناگپور اے ٹی ایس کی بتائی جاتی ہے۔ فی الحال کوئی بھی افسر اس پر کچھ کہنے کو تیار نہیں۔

سالانہ کھیلوں کی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ: 10 نومبر، بچوں میں کھیلوں کے جذبے اور بہتر صحت کو بیدار کرنے کے مقصد سے، آج اولیوڈی پبلک اسکول کے زیر اہتمام منی اسٹیڈیم، وِنے کھنڈ-3، گومتی میں اسکول کے سالانہ کھیلوں کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اولیو اینول سپورٹس فیسٹیول میں سکول کے طلباء کی طرف سے مارشل آرٹس اور اولیوین فٹ بال سٹارز کی طرف سے فٹ بال کا شاندار مظاہرہ دیکھا گیا۔ بچوں نے پی ٹی ڈرل میں اپنی جسمانی صحت اور گروپ ورک پیش کیا۔ اس کے علاوہ سکول کے طلباء نے رنگ اور ٹنگ آف وار مقابلوں میں حصہ لے کر اپنی جسمانی فٹنس کا مظاہرہ کیا۔ آلیو کے سالانہ کھیلوں کی تقریب کے مہمان خصوصی رام شبد یادو، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (کرائم) پولیس ہیڈ کوارٹر لکھنؤ، مہمان خصوصی قمر الحسن ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل، لکھنؤ، ڈاکٹر ولی اللہ صدیقی مشہور معدے کے ماہر-اپولو ہسپتال اور آر۔ فرینکلن نے مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں جیتنے والی ٹیموں کو یادگاری نشانات اور ٹرافیاں پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ ڈاکٹر ولی اللہ نے شکریہ ادا کیا۔

پولنگ بوتھوں پر ووٹر لسٹوں کو اپڈیٹ کیا گیا

دیوبند، 10رنومبر (ایچ ایف خان) الیکشن کمیشن کی ہدایت پر ووٹر لسٹ اپڈیٹ کرنے کے لیے چلائی جارہی مہم کے تحت بی ایل اوز نے متعلقہ پولنگ بوتھوں پر بیٹھ کر ووٹر لسٹ اپڈیٹ کرنے کا کام کیا۔ اس دوران وارڈ ممبر واجد ملک نے علاقہ کے لوگوں سے آدھار کارڈ کو ووٹر لسٹ کے ساتھ لنک کرانے، نئے ووٹ بنوانے، ووٹر لسٹوں کو چیک کرنے اور بی ایل اوز کا تعاون کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر شکیل انصاری، واحد، گلزار بیگ، اکرام انصاری، محمود چودھری، دلشاد خاں، اسلام، ستار، شہزاد اور شمشاد وغیرہ موجود تھے۔

ڈاکٹر کے خلاف نقض امن کا نوٹس

رائے بریلی: 10 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے ضلع اسپتال میں تعینات ڈاکٹر کے خلاف نقض امن کے معاملے میں جاری نوٹس سے اسپتال انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ انتظامی ذرائع سے اتوار کو ملی جانکاری کے مطابق ضلع اسپتال میں تعینات ایک ڈاکٹر شیو کما کے خلاف مبینہ بی جے پی کے لیڈر سنتوش کمار پانڈے کی شکایت پر نقض امن کے معاملے میں کوتوالی کی سفارش پر سٹی مجسٹریٹ نے نوٹس جاری کیا ہے۔ سی ایم ایس ڈاکٹر پردیپ اگروال نے اس مسئلے پر اپنی ناراضی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ سرکاری افسر کو بغیر منظوری کے نوٹس جاری کی گئی ہے اور یہاں ضلع اسپتال میں تعینات ڈاکٹروں سے نقض امن کئے جانے کے شبہ بے بنیاد ہے۔ کیونکہ یہاں تعینات ڈاکٹر باہر کے ضلع کے رہنے والے ہیں۔ اور وہ اس مسئلے پر ایک خط سٹی مجسٹریٹ کو لکھنے کی سوچ رہے ہیں۔ ضلع امیٹھی کے رہنے والے ضلع اسپتال کے ملازم ڈاکٹر شیو کمار کا اس بارے میں کہنا ہے کہ سٹی مجسٹریٹ نے انہیں اس بابت ایک نوٹس بھیجا ہے کہ آکر وضاحت دیں کہ آپ امن وامان کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

ادیوگ ویاپار پرتیندھی منڈل کی میٹنگ کا انعقاد

دیوبند، 10رنومبر (نامہ نگار) ادیوگ ویاپار پرتیندھی منڈل کی ایک میٹنگ کا انعقاد تنظیم کے مقامی دفتر پر کیا گیا جس میں تنظیم کے ریاستی جنرل سکریٹری وویک گپتا نے تاجر روہت چودھری کو کمشنری انچارج عہدہ کی اہم ذمہ داری دیتے ہوئے ان کے بہتر مستقبل کی خواہش کی۔ روہت چودھری کی نامزدگی پر ان کے حامیوں اور ادیوگ ویاپار پرتیندھی منڈل کارکنان میں خوشی کا ماحول بنا ہوا ہے۔ اس موقع پر روہت چودھری نے کہا کہ تنظیم کی جانب سے جو اہم ذمہ داری انہیں دی گئی ہے اسے پوری دیانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ پوری کرنے کی کوشش کی جائیگی اور تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے پوری طاقت اور لگن کے ساتھ کام کیا جائیگا۔ اس دوران کپل، دیپک، وپن، سنجیو اور ارون وغیرہ موجود تھے۔

اقرا حسن کا یوگی آدتیہ ناتھ کے بیان پر ردعمل

'بانٹنے والے بھی وہی ہیں اور کاٹنے والے بھی وہی'

سنبھل: اقرا حسن نے میرانپور سیٹ کے ضمنی انتخاب کے لیے سنبل رانا کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ یوگی آدتیہ ناتھ کے متنازعہ نعرے "بنٹو گے تو کٹو گے" پر انہوں نے کہا کہ بانٹنے والے اور کاٹنے والے ایک ہی ہیں۔ مغربی یو پی کی میرانپور اسمبلی سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں سیاسی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی نے سنبل رانا کو ٹکٹ دیا ہے اور اقرا حسن نے تشہیری مہم کے دوران ننگلہ بزرگ گاؤں میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ انہوں نے لوگوں سے سنبل رانا کو ووٹ دینے کی اپیل کی اور میڈیا سے بات کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ کے متنازعہ نعرے 'بنٹو گے تو کٹو گے' پر کہا کہ 'بانٹنے والے بھی وہی ہیں اور کاٹنے والے بھی وہی ہیں'، اور یہ صرف نفرت پھیلانے کی باتیں ہیں، جبکہ ہم جوڑنے اور محبت کی بات کرتے ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ کے ایک اور نعرے 'جہاں دکھے سپائی، وہاں بٹیا گھبرائی' پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا،

""جن کی پارٹی میں برج بھوشن جیسے لوگ ہوں اور وہ انتخاب لڑتے ہوں۔ جن کے خلاف ہماری بہنوں نے اتنا بڑا احتجاج کیا اس کے باوجود بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ان کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی۔" اقرا حسن نے یوگی آدتیہ ناتھ کے اس الزام کا بھی جواب دیا جو انہوں نے میرانپور سے امیدوار سنبل رانا کے سسر پر لگایا۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی تشہیری مہم کے دوران سنبل رانا کے سسر اور سابق رکن پارلیمنٹ قادر رانا کو فساد کا ملزم قرار دیا تھا۔ اس بیان پر اقرا حسن نے کہا کہ یہ سب کورٹ کے معاملے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا کچھ ہے تو حکومت ان کی ہے وہ مقدمہ کریں پھر بات عدالت میں جائے گی۔ بے کار کی باتوں کو سیاسی طور پر استعمال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اقرا حسن چودھری نے جینت چودھری کے اس بیان پر بھی تنقید کی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پی ڈی اے کی فل فارم ہے 'پرسنل ڈیٹا آف ایرا غیرا'۔ اقرا حسن نے کہا کہ پی ڈی اے کا جو نعرہ ہے وہ اپنے آپ میں اپنی جیت دکھا چکا ہے۔ پارلیمانی انتخابات میں اپنا وجود دکھا چکا ہے اور اس کے نتائج سبھی نے دیکھے۔ یہ ہمارا نعرہ ہے اور ہمیں امید ہے کہ مستقبل میں بھی ہم اسی نعرہ کے ذریعہ جیت حاصل کریں گے۔

ڈرون کے ذریعے دور دراز علاقوں میں میڈیکل کٹ پہنچائی گئی

کونڈاگاؤں، (بستر) 10 نومبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کونڈاگاؤں ضلع کے دور دراز قبائلی علاقوں میں صحت کی بہتر خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ضلع انتظامیہ نے ڈرون کی مدد سے صحت کی خدمات فراہم کرنے کا قدم اٹھایا ہے۔ اس سمت میں ایم ایل اے لتا اسینڈی اور کلکٹر کنال دوداوت کی موجودگی میں ایک ڈیمو ٹرائل کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہیلتھ کیئر ڈرون کے ذریعے ضلع اسپتال کونڈاگاؤں سے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر مردپال تک میڈیکل کٹس پہنچائی گئیں۔ ڈرون نے کونڈاگاؤں ڈسٹرکٹ ہسپتال سے اڑان بھری، 30 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا اور صرف 20 منٹ میں میڈیکل کٹ مردپال کے ذیلی صحت مرکز میں پہنچا دی۔ مسٹر کنال دوداوت نے کہا کہ یہ ڈرون ٹرائل نہ صرف ہنگامی حالات میں فوری طبی امداد فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ دور دراز علاقوں میں صحت کی خدمات کو وسعت دینے کے لیے بھی ایک موثر قدم ہے۔ اس نظام کے استعمال کی دونوں سمتوں میں جانچ کی گئی۔ مردپال جیسے دور دراز اور قبائلی اکثریتی علاقوں میں سڑکوں کی نقل وحمل کی وجہ سے اکثر طبی خدمات فراہم کرنے میں تاخیر ہوتی ہے جس سے مریضوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اس چیلنج کے پیش نظر صحت کی خدمات میں ڈرون ٹیکنالوجی کے استعمال پر توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ڈرون سروس کی مدد سے اب دیہی علاقوں میں ضروری ادویات اور طبی کٹس کی بروقت فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ خون کے نمونے اور دیگر طبی سامان کی فوری نقل وحمل کی سہولت بھی موجود ہوگی۔ بنگلور کی اسٹارٹ اپ کمپنی ریڈونگ نے اس ڈرون ٹرائل کے انعقاد میں خصوصی تعاون کیا ہے۔ ریڈونگ نے یہ ڈرون ٹیکنالوجی تیار کی ہے، جو کہ کم وقت میں دور دراز علاقوں تک صحت کا سامان پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایم ایل اے محترمہ لتا اسنڈی نے اس آزمائش کے بارے میں کہا کہ ضلع کے ایک دور دراز علاقے مردپال میں اس ڈرون سروس کے ذریعے ہم صحت کی خدمات کی رسائی کو تیز کر سکتے ہیں اور قبائلی علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بروقت طبی امداد فراہم کر سکتے ہیں۔

عرس لطیفی و عرس مخدومہ اہلسنت کے دوروزہ عرس کی تقریبات آج سے

بانسی۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ عبداللطیف ستھنوی و عرس مخدومہ اہلسنت اہلیہ محترمہ حضور شعیب الاولیاء کے عرس کی 2 روزہ تقریبات آج ملک کی مرکزی درسگاہ وممتاز خانقاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف میں شروع ہوں گی جس میں کثیر تعداد میں یاران طریقت مریدین عقیدت مند اور زائرین شرکت کریں گے عرس تقریبات کی سرپرستی شہزادہ حضور شعیب الاولیاء پیر علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول کریں گے جبکہ صدارت نبیرہ حضور شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین ومہتمم دارالعلوم فیض الرسول کریں گے عرس تقاریب کے حوالے سے انتظامات کو حتمی شکل دی جارہی ہے جبکہ زائرین کیلئے رہائش لنگر و دیگر سہولیات کا بھی بندوبست کیا گیا ہے اس حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے صاحب سجادہ علامہ علوی صاحب نے کہا کہ خوف خدا اور فروغ عشق مصطفی شاہ عبداللطیف ستھنوی کی زندگی کا عظیم مقصد رہا وہ پوری زندگی خلق خدا کو محبت و کردار سے دربار مصطفی کیساتھ وابستہ کرتے رہے وہیں دوسری طرف میری والدہ ماجدہ جنھیں مخدومہ اہلسنت کہا جاتا ہے یہ دونوں وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کے فیضان سے براؤن شریف کا گوشہ گوشہ منور ومعطر ہے اس موقع پر نبیرہ حضور شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین نے کہا کہ دوروزہ عرس کی پہلی شب رسم چادر وگل پوشی کے بعد دارالعلوم کے طلبہ کے درمیان مختلف عناوین پر مسابقتی پروگرام کا اہتمام کیا جائے گا اور دوسرے روز بعد نماز فجر مسجد شعیب الاولیاء میں قرآن خوانی بعدہ نعت وتقاریر کی محفل ہوگی بعد ظہر لنگر لطیفی ولنگر مخدومہ کا اہتمام رہے گا جبکہ رات بعد نماز عشاء عرس کی مرکزی محفل کا انعقاد ہوگا جس میں مشاہیر علماء ومشائخ شعراء حضرات خراج عقیدت پیش کریں گے جبکہ عرس کی مناسبت سے خصوصی خطاب جانشین ومظہر شعیب الاولیاء علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب کا ہوگا پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نے عرس میں لوگوں سے شرکت کی اپیل کی ہے۔

چیف جسٹس چندر چوڑ کی رخصتی۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر سلیم خان

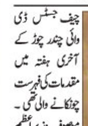

چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کے آخری ہفتہ میں مقدمات کی فہرست چونکانے والی تھی۔ موصوف وزیر اعظم کے ساتھ نہ صرف آرتی کر چکے تھے بلکہ بابری مسجد کے فیصلے کو رام بھروسے چھوڑنے کا اعتراف بھی کر دیا تھا۔ اس لیے ایسا لگا کہ وہ جاتے جاتے نہ صرف مدرسہ ایکٹ کو غیر آئینی قرار دے کر الہ بادہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق فرمائیں گے بلکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو بھی پامال کر کے رخصت ہوں گے تاکہ ان کے لیے صدر مملکت کے عہدہ طے ہو جائے یا کم ازکم عبدالنذیر کی طرح کسی صوبے کا گورنر ہی بنا دیا جائے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بی جے پی کے ارمانوں کا نہایت بےدردی سے خون کرتے ہوئے انہوں نے مدرسہ ایکٹ کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی راہ بھی ہموار کر دی۔ اس کے علاوہ بلڈوزر کی داداگیری پر پچیس لاکھ روپئے کے سرکاری معاوضہ کا فیصلہ کر کے سرکاری دبنگائی پر ہتھوڑا چلا دیا۔ وزیر اعظم کو اگر اندازہ ہوتا کہ وہ جاتے جاتے یہ سب کرنے والے ہیں تو گنپتی کی آرتی اتارنے کے لیے کسی اور کا در ڈھونڈتے۔ خیر جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ جسٹس چندر چوڑ نے آخری ہفتے میں اپنے ذاتی وقار کے ساتھ عدلیہ کی بھی لاج رکھ لی۔

سپریم کورٹ نے چیف جسٹس کے آخری دن 4-3 کی اکثریت سے، عزیز باشا کیس میں اپنی ہی عدالت میں کیے جانے والے 1967 کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ اس ناعاقبت اندیش فیصلہ میں مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ کسی سنٹرل ایکٹ کے ذریعے قائم کیا جانے والا ادارہ اقلیتی کردار کا حق دار نہیں ہے۔ یہ دراصل اے ایم یو کو اس کے اقلیتی درجہ سے محروم کرنے کی مذموم کوشش تھی۔ عدالت عظمیٰ نے اب حالیہ فیصلے میں مرتب شدہ اصولوں کے مطابق اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کا نئے سرے سے متعین کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان ہدایات کی روشنی میں کسی تعلیمی ادارے کا اقلیتی درجہ محض اس لیے منسوخ نہیں ہوگا کہ پارلیمنٹ نے اس کو کنٹرول کرنے یا نگرانی کے لیے کوئی قانون بنایا ہے یا وہ ادارہ غیر اقلیتی افراد کے ذریعہ چلایا جا رہا ہے۔ اس طرح گویا عزیز باشا مقدمہ میں سپریم کورٹ کا سابقہ موقف اور استدلال دونوں کو غلط ٹھہرا دیا گیا اور بلاواسطہ مسلم یونیورسٹی کا اقلیتی درجہ بحال ہو گیا۔

مندرجہ بالا فیصلے کے خلاف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس ستیش چندر شرما نے ایک تکنیکی نکتہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ 1981 میں دو ججوں کی بنچ کی طرف سے کیس کو سات ججوں کی بنچ میں بھیجنا قانون کے مطابق غلط تھا، کیونکہ دو ججوں کی بنچ کیس کو تین ججوں کو آئینی بنچ کو بھیجے بغیر آگے بھیج دیا۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے فیصلہ سناتے ہوئے مزید یہ بھی کہا کہ آرٹیکل 30 کا اطلاق ان سبھی اداروں پر یکساں طور پر ہوتا ہے جو آئین ہند نافذ ہونے سے قبل قائم ہوئے ہوں یا نفاذ کے بعد وجود میں آئے ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ نے اقلیتی کردار کی خاطر اس کے مکمل طور پر اقلیت کے زیر انتظام ہونے کی شرط بھی ختم کر دی یعنی سرکار اقلیتی ادارے کو چلانے کی خاطر وسائل فراہم کرنے سے انکار نہیں کر سکتی۔ اقلیتی درجہ کی خاطر اس کا اقلیت کے ذریعے قائم ہونا کافی ہے۔ اے ایم یو اقلیتی ادارہ ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرنے کی خاطر اب یہ دیکھنا ہوگا کہ اسے کس نے قائم کیا۔ عدالت نے وضاحت کی کہ ادارے کے قیام کی اصل بنیاد پر غور کر کے معلوم کرنا ہوگا کہ ادارے کے پیچھے کس کا ذہن تھا؟ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ زمین کے لیے مالی وسائل کہاں سے آئے اور کیا اقلیتی برادری نے اس میں تعاون کیا تھا۔

مطرجہ بالا سوالات کا جواب پانے کے لیے تاریخ کے جھروکے میں جھانکنا لازمی ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سرسید احمد خاں کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ چالیس سالہ جواں سال سرکاری ملازم سید احمد خان کی زندگی کو 1857 کی پہلی جنگ آزادی نے بدل دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو انگریزی زبان اور جدید علوم میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ تعلیمی ادارہ قائم کیا۔ سرسید نے اسکول کی سطح سے مسلم یونیورسٹی تک کا لائحۂ عمل تیار کیا نیز مسلمانوں میں سائنسی مزاج پیدا کرنے اور مغربی علوم کو اپنی زبان میں دستیاب کروانے کے لئے 1863 میں سائنسی سوسائٹی قائم کی۔ مارچ 1866 میں اس سوسائٹی نے علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ جاری کیا جو آگے چل کر تہذیب الاخلاق بنا اور اب بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس کے ذریعہ اقلیتی طبقہ کے ہم خیال لوگوں کو مجتمع کیا گیا۔

1875 میں، سرسید نے علی گڑھ میں مدرسۃ العلوم کی بنیاد رکھی اور آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے طرز پر کالج کا نقشہ بنانے کی خاطر لندن کا قصد کیا۔ ان کا مقصد اسلامی اقدار پر سمجھوتہ کیے بغیر برطانوی نظام تعلیم کے مطابق ایک کالج بنانا تھا۔ یہ کالج قدیم وجدید اور مشرق ومغرب کا حسین امتزاج تھا۔ وہ مغربی طرز پر تعلیم دینے کی ضرورت کے ساتھ مشرقی تعلیم سے غافل نہیں ہوئے بلکہ ماضی کی بھرپور وراثت کو نسل در نسل منتقل کرنے کا عظیم کارنامہ انجام دیا۔ سرسید کا ہدف صرف علی گڑھ میں ایک کالج کے قیام تک محدود نہیں تھا بلکہ ملک کے طول وعرض میں مسلمانوں کے زیر انتظام تعلیمی اداروں کا نیٹ ورک پھیلانا تھا۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آغاز کیا۔ یہ ہندوستان میں اپنی طرز کی منفرد اولین مسلم این جی او تھی، جس نے مسلمانوں کی غفلت کو دور کر کے ان میں معاشرتی اور سیاسی بیداری پیدا کی۔

مذکورہ بالا عظیم روایت کے حامل ادارے کی بابت یہ غلط فہمی پھیلائی گئی کہ 1920 میں انگریزی سرکار کے شاہی قانون کی بنیاد پر ہی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) ایکٹ منظور ہونے کے بعد باضابطہ طور پر اے ایم یو کا قیام عمل میں آیا۔ اس زمانے میں کسی نجی ادارے کو یونیورسٹی قائم کرنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے سرکاری توثیق تو بےشک 1920 میں ملی مگر 1877 کے اندر علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کا قیام ہی آگے چل کر اے ایم یو کی بنیاد بنا۔ اس کے بعد اے ایم یو (ترمیمی) ایکٹ، 1951، اور اے ایم یو (ترمیمی) ایکٹ، 1965 کے ذریعے مزید تبدیلیاں کی گئیں مگر بنیادی طور پر یہ سب محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کا تسلسل ہی تھا۔ 1967 میں سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی آئینی بنچ نے اے ایم یو کے مرکزی یونیورسٹی ہونے کی وجہ بتا کر اس سے اقلیتی کردار چھین لیا۔

اس کے بعد 1981 کے اندر سپریم کورٹ کے دو ججوں کے بینچ نے مذکورہ بالا کے فیصلے کی درستگی پر سوال اٹھایا تو اس معاملے کو سات ججوں کی بڑی بنچ کے سپرد کیا گیا۔ عدالت کو مزید دھاندلی سے روکنے کی خاطر اسی سال، پارلیمنٹ نے اے ایم یو (ترمیمی) ایکٹ، 1981 منظور کر کے یونیورسٹی کو اقلیت کا درجہ دے دیا۔ 2006 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے 1981 کے قانون میں اے ایم یو کو اقلیتی درجہ دینے والی شق ختم کر دی۔ الہ بادہائی کورٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں متعدد درخواستیں کی گئیں۔ اس معاملے میں ایک طرف قانون بنانے والی سرکار اور دوسری جانب عدالت تھی۔ ایسے حکومت کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے قانون کا دفاع کرتی اور عدلیہ کے ذریعہ اپنے سابقہ فیصلوں کی توثیق کی جاتی مگر چونکہ مسلمانوں سے مودی سرکار کو خدا واسطے کا بیر تھا اس لیے معاملہ الٹ گیا۔

2016 کے اندر بھارتیہ جنتا پارٹی کی مودی سرکار نے سپریم کورٹ کو مطلع کیا کہ وہ منموہن سنگھ حکومت کی طرف سے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر کردہ اپیل کو واپس لینا چاہتی ہے۔ فروری 2019 میں سپریم کورٹ کے تین ججوں پر مشتمل بنچ نے حتمی فیصلے کے لیے اس معاملے کو سات ججوں کی آئینی بنچ کے پاس بھیج دیا۔ اس طرح 9 جنوری، 2024 کو چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی ۷ رججوں کی بنچ نے اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کے اہم مسئلہ پر دلائل کی سماعت شروع کی اور یکم فروری 2024 کو اس معاملے پر اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ یہ فیصلہ ۷ رماہ تک ٹھنڈے بستے میں پڑا رہا اور اس کو اسی حالت میں جسٹس چندر چوڑ چھوڑ کر جا سکتے تھے مگر انہوں نے اپنے کام کے آخری دن 11 نومبر، 2024 کو 1967 کا وہ فیصلہ الٹ دیا جس نے اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب جو ہدایات سپریم کورٹ نے طے کی ہیں ان روشنی جب تین ججوں کی بینچ جب اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کو تسلیم کر لے گی تو وہاں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) اور اقتصادی طور پر کمزور طبقات (ای ڈبلیو ایس) کے لیے نشستیں محفوظ کرنے کی حاجت ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد مسلمانوں کے موقر ترین تعلیمی ادارے کی خود مختاری بھی بحال ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا

”اب کی بار ٹرمپ سرکار“۔۔۔۔۔مودی کا امتحان، یکساں سیول کوڈ۔قبائل کا خوف۔۔۔۔۔مسلمان بے اثر

رشید الدین

”اب کی بار ٹرمپ سرکار“ وزیر اعظم نریندر مودی کو اس نعرہ کے اثر انداز ہونے کیلئے 4 سال انتظار کرنا پڑا۔ ہندوستان میں ”اب کی بار مودی سرکار“ کے نعرہ کے سہارے مسلسل تیسری مرتبہ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے والے نریندر مودی کو امریکی صدارتی الیکشن میں اپنے دوست کی کامیابی دیکھنے کیلئے چار سال انتظار کرنا پڑا۔ دراصل مودی کے اس نعرہ کا جادو امریکہ میں نہیں چل سکا۔ جس الیکشن میں مودی نے امریکہ جا کر ٹرمپ کے حق میں مہم چلائی تھی، اس میں ٹرمپ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ شائد یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ نے اس مرتبہ نریندر مودی کی تائید حاصل نہیں کی اور نہ ہی انہیں ”اب کی بار ٹرمپ سرکار“ کا نعرہ لگانے کے لئے امریکہ مدعو کیا۔ مودی کی تائید کے بغیر ٹرمپ کو ہندوستانی نژاد امریکی شہریوں کے ووٹ حاصل ہوئے اور وہ دوسری مرتبہ صدارت پر فائز ہوئے۔ مودی نے ٹرمپ کے ساتھ دوستی کا اظہار کچھ اس جذباتی اور والہانہ انداز میں کیا تھا جیسے دونوں لنگوٹی یار ہوں۔ ٹرمپ کو اپنا اور ہندوستان کا سچا دوست قرار دینے کے باوجود ہندوستان کو ٹرمپ ایڈمنسٹریشن سے کوئی خاص فائدہ نہیں ملا۔ اب جبکہ ڈونالڈ ٹرمپ چار سال کے وقفہ کے بعد دوسری مرتبہ امریکہ کے صدر منتخب ہوگئے تو مودی کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گودی میڈیا اور بی جے پی کا سوشیل سیل ”اب کی بار ٹرمپ سرکار“ کے نعرہ کو وائرل کرتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جیسے مودی نے دوبارہ مہم چلائی ہو۔ ٹرمپ بھلے ہی تو ہم پرست نہ ہوں لیکن نقصان اور فائدہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، لہٰذا انتخابی مہم سے مودی کو دور رکھا۔ مودی کے ساتھ پہلا تجربہ ہی مہنگا ثابت ہوا اور وہ ہار گئے تھے۔ گزشتہ چار برسوں میں بہت کچھ بدل گیا اور مودی کے بارے میں ٹرمپ کا جذبہ پہلے کی طرح گرمجوشی کا نہیں ہے۔ کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے مودی نے ٹرمپ کو فون کیا اور اپنی پرانی تصاویر کو سوشیل میڈیا میں شیئر کیا لیکن ٹرمپ نے مودی کے فون کال کا ذکر کیا اور نہ ہی اپنے پہلے خطاب میں ہندوستان کا نام لیا۔ اسے محض اتفاق کہا جائے یا کچھ اور کہ ٹرمپ نے دونوں مرتبہ خواتین کو شکست دی۔ پہلی مرتبہ ہلاری کلنٹن اور دوسری مرتبہ کملا ہیرس کو ہرا کر صدارتی عہدہ پر فائز ہوئے۔ ٹرمپ کو جو بائیڈن نے ہرایا تھا۔ خواتین کا مقابلہ ٹرمپ کیلئے نیک شگون ثابت ہوا۔ کوئی مرد اگر مقابلہ میں ہوتا تو صورتحال شائد مختلف ہوتی۔ نتائج سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ حقوق نسواں اور جنسی مساوات کا دنیا بھر میں ڈھنڈورا پیٹنے والے امریکہ میں خواتین کو قیادت اور بالخصوص ملک کی صدارت کا اہل تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ہلاری کلنٹن اور کملا ہیرس کی صلاحیتوں اور تجربہ کے باوجود امریکی معاشرہ مردوں پر اثر ثابت ہوا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں خواتین نے ملک پر حکمرانی کی لیکن امریکہ کی تاریخ کے 47 صدور میں ایک بھی خاتون شامل نہیں ہیں۔ مودی اور ٹرمپ کے سیاسی سفر میں خواتین کا عنصر منفرد انداز کا ہے۔ ٹرمپ نے خواتین کو ہرایا جبکہ مودی نے گھر والی کو ہی بے گھر کر دیا۔ ٹرمپ کی کامیابی پر نریندر مودی بھلے ہی جذبات سے بے قابو دکھے گئے لیکن مبصرین کے مطابق اب صورتحال بدل چکی ہے اور چار سال قبل جو حالات تھے، وہ آج ہندوستان کے حق میں نہیں ہیں۔ عالمی سطح پر ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا روس اور چین کی طرف جھکاؤ کچھ ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ حالیہ عرصہ میں روس سے ہندوستان کی قربت میں اضافہ ہوا اور روس کی مدد سے چین کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کرلئے گئے۔ سرحد پر بھی چین سے کشیدگی میں کمی آئی ہے۔ روس اور چین جب ہندوستان کے قریب ہوجائیں تو امریکہ کے مفادات کو ٹھیس پہنچنا یقینی ہے۔ اہم سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ عالمی فورمس میں ہندوستان کے ساتھ کھڑا ہو پائے گا؟ پاکستان سے چین کو دور کرنے روس کے سہارے سرحدوں پر کشیدگی میں کمی کی گئی اور چین نے ہندوستان کے علاقہ پر اپنے قبضہ سے جزوی طور پر دستبرداری اختیار کرلی ہے۔ چین کے لئے ہندوستان ایک منافع بخش منڈی کی طرح ہے۔ جب ہندوستان چینی اشیاء کی مارکٹ میں تبدیل ہوجائے تو امریکی معاشی مفادات پر ضرب لگنا یقینی ہے۔ مبصرین کے مطابق مودی کے دوست بھلے ہی امریکی صدر بن جائیں لیکن امریکہ سے تعلقات کو سابق کی طرح مستحکم کرنا آسان نہیں ہوگا۔ موجودہ حالات ہندوستان کیلئے آزمائش کی طرح ہے۔ جب چین سے خطرہ تھا اس وقت امریکہ سے قربت اختیار کی گئی اور اب جبکہ ہند۔چین بھائی بھائی کا نعرہ لگایا جارہا ہے تو امریکہ چاہے ٹرمپ کیوں نہ ہوں ہندوستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار نہیں کرسکتے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مودی کا موقف کیا رہے گا۔ کیا وہ روس اور چین سے فاصلہ اختیار کریں گے؟ نریندر مودی کے لئے امریکہ اور چین میں کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا اور وہ دو گھوڑوں کی سواری نہیں کرپائیں گے۔ مبصرین کے مطابق ٹرمپ کی کامیابی کے باوجود معاشی سطح پر ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات میں استحکام آسان نہیں رہے گا۔

مہاراشٹر اور جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کی مہم عروج پر ہے اور دونوں ریاستوں میں کامیابی کیلئے بی جے پی اپنی حلیف پارٹیوں کے ساتھ ایڑی چوٹی کا زور لگارہی ہے۔ حالیہ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے پس منظر میں دونوں ریاستوں میں بی جے پی کیلئے حالات سازگار دکھائی نہیں دیتے لیکن بی جے پی کو ہریانہ الیکشن کی طرح اس بار بھی رائے دہندوں سے زیادہ الیکشن کمیشن اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں پر بھروسہ ہے۔ ہریانہ میں لمحہ آخر میں ووٹنگ مشینوں نے بی جے پی کی شکست کو کامیابی میں تبدیل کر دیا۔ مہاراشٹر میں رائے دہندوں نے لوک سبھا چناؤ میں یکناتھ شنڈے اور اجیت پوار کے گروپس کو مسترد کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے اور شرد پوار کے حق میں فیصلہ سنایا تھا۔ بی جے پی حلیف پارٹیوں کی بیساکھیوں پر مہاراشٹر میں دوبارہ اقتدار کا خواب دیکھ رہی ہے حالانکہ موجودہ اقتدار عوام کا عطا کردہ نہیں بلکہ اپوزیشن کو غیر مستحکم کرتے ہوئے حاصل کیا گیا ہے۔ ہر الیکشن کی طرح بی جے پی نے فرقہ وارانہ ایجنڈہ اختیار کیا ہے۔ ملک بھر میں یکساں سیول کوڈ کے نفاذ کا اعلان کرنے والی بی جے پی جھارکھنڈ میں قبائلی طبقات سے خوفزدہ ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جھارکھنڈ میں انتخابی ریالی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں یکساں سیول کوڈ نافذ کیا جائے گا لیکن قبائل کو اس کے دائرہ کار سے باہر رکھا جائے گا۔ مطلب یہ ہوا کہ قبائل کیلئے یکساں سیول کوڈ نافذ نہیں رہے گا اور وہ اپنے روایتی تہذیب کے مطابق زندگی بسر کرپائیں گے۔ یہ پہلا موقع ہے جب امیت شاہ نے یکساں سیول کوڈ سے کسی طبقہ کو مستثنیٰ رکھنے کی بات کہی ہے۔ دوسری طرف چیف منسٹر ہیمنت سورین نے اعلان کیا کہ جھارکھنڈ میں یکساں سیول کوڈ اور این آر سی دونوں پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ فرقہ وارانہ ایجنڈہ کا جواب ہیمنت سورین نے بھرپور انداز میں دیتے ہوئے انڈیا الائنس کے سیکولر موقف کی وضاحت کی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یکساں سیول کوڈ سارے ملک میں نافذ ہوگا تو پھر قبائلی طبقات کو استثنیٰ کیوں اور کس طرح دیا جائے گا۔ ویسے بھی شمال مشرقی ریاستوں میں بی جے پی نے قبائلی گروپس کو یکساں سیول کوڈ سے مستثنیٰ رکھنے کی بات کہی ہے۔ امیت شاہ کے بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ بی جے پی قبائل سے خوفزدہ ہے۔ ملک میں قبائل کی آبادی مسلمانوں سے کم ہے پھر بھی بی جے پی اور مرکزی حکومت ان سے خوفزدہ ہے۔ وجہ صرف یہی ہے کہ مسلمان منتشر ہیں جبکہ قبائل متحد اور اپنی طاقت کے مظاہرہ کیلئے تیار ہیں۔ یکساں سیول کوڈ کے معاملہ میں مسلمانوں سے زیادہ قبائل نے ملک کو نئی راہ دکھائی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آبادی میں اضافہ کے باوجود مسلمان ملک میں بے اثر کیوں ہیں؟ ہندوستان میں مسلمان دوسری بڑی اکثریت اور سب سے بڑی اقلیت کا موقف رکھتے ہیں لیکن گزشتہ 10 برسوں میں بی جے پی حکومت کو مخالف اسلام اور مخالف مسلمان فیصلوں سے روکنے میں ناکام رہے۔ جھارکھنڈ کے قبائلی طبقات مسلمانوں سے بہتر ہیں جنہوں نے امیت شاہ کو یکساں سیول کوڈ سے استثنیٰ کا بیان دینے پر مجبور کر دیا۔ ملک میں مسلمانوں کے انتشار کا بی جے پی بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہے۔ گزشتہ 10 برسوں میں شریعت کے خلاف کئی فیصلے کئے گئے لیکن مسلمان صرف بیان بازی اور برائے نام احتجاج تک محدود رہے۔ کسی بھی مرحلہ پر مسلمان اپنی طاقت کے ذریعہ حکومت پر اثر انداز نہیں ہوئے۔ قبائل سے مسلمانوں کو سبق لینا ہوگا۔ مسلمانوں کے مقابلہ مٹھی بھر قبائل نے بی جے پی کو خوفزدہ کر دیا ہے جبکہ انتشار کے نتیجہ میں مسلمانوں کے ساتھ مرکزی حکومت کھلواڑ کر رہی ہے۔ کاش مسلمان قبائلی طبقات سے سبق سیکھیں۔ احمد فراز نے کیا خوب کہا ہے۔

دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا
وہی انداز ہے ظالم کا زمانے والا

مولانا آزاد کی معنویت عصری تناظر میں

لانا آزاد نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے ملک کو انگریزوں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھا۔ انھوں یہ بھی دیکھا کہ ملک پر انگریزوں کے ظلم وستم بڑھتے جارہے ہیں، جبر، استبداد واستحصال نے ہندوستانیوں کو بے دست وپا کر دیا ہے۔ مولانا آزاد نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت کے گورنر لارڈ کرزن سیاسی سورش کو دن بدن بڑھا رہے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ انگریزوں نے اپنے تسلط کو برقرار رکھنے کے لئے ہندوستانیوں کے درمیان پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی اپنا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ تفرقہ پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ جس سے برسہابرس کا اتحاد واتفاق، جو ملک کے ہندو، مسلمان کے مابین تھا، انگریزوں کی منظم اور منصوبہ بند سازش سے اس کا شیرازہ بکھرنے لگا ہے۔ ایسے میں مولانا آزاد نے اپنا قومی اور ملی فرض سمجھا کہ ملک کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان انگریزوں کی کوششوں سے بڑھ رہی خلیج کو دور کیا جائے اور مسلمانوں کو ان کے مذہب کے حوالے سے حب الوطنی کے جذبے سے سرشار کیا جائے۔ اس کے لئے انھوں نے اپنی بے پناہ علمی، ادبی، صحافتی، لسانی، سیاسی، سماجی اور مذہبی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔

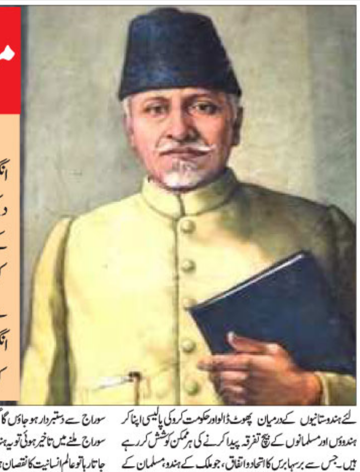

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۱ر نومبر ۱۸۸۸ء - ۲۲ر فروری ۱۹۵۸ء) ایک ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے۔ ان کے کارناموں کے جس پہلو پر بھی نظر ڈالئے وہاں ان کی ایک عالمانہ، مدبرانہ اور دانشورانہ شان جھلکتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے ملک کی سالمیت، یکجہتی، رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے ہمنوار ہے۔ یہی وجہ تھی کہ انھوں نے ہمیشہ تقسیم ہند کی پر زور مخالفت کی اور تقسیم سے ہونے والے نقصانات کی جانب اپنی دور اندیشی اور دور بینی سے واضح اشارے کیا کرتے تھے۔ آج کی تاریخ میں وہ سارے اشارے ان کی پیشن گوئیوں کے طور پر سامنے آچکی یا پھر آرہی ہیں۔ مولانا آزاد کی ایسی دور اندیشی اور دور بینی کو ہمارے اسلاف نے نظر انداز کر اپنی آنے والی نسل کو بےوزن اور بےوقعت ہونے پر مجبور کیا ہے۔ کاش کہ مولانا آزاد کی بات مانی گئی ہوتی، تو ہندو پاک کے مسلمان آج جن مصائب سے گزر رہے ہیں، شائد ایسا نہیں ہوتا اور آج ان دو (موجودہ تین) ٹکڑوں میں منقسم مسلمانوں کی پورے برصغیر میں ایک بڑی حیثیت اور بڑی طاقت ہوتی۔ تقسیم ہند سے مسلمانوں کا جو بھاری نقصان ہوا۔ اس کا دونوں طرف کے مسلمانوں کو بعد میں بہت شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ لیکن اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ پاکستان کے ایک ادیب احمد حسین کمال نے قیام پاکستان کی دو دہائیوں کے بعد مولانا آزاد کی دور اندیشی کا اعتراف کرتے سوال کیا تھا کہ۔۔۔

”کیا اب وقت نہیں آگیا ہے کہ برصغیر کی مسلمان ملّت پچیس سال کی محرومیوں اور ذلتوں کے بعد اپنے مسترد کئے ہوئے مسیحائے ملّت کی فکر ودعوت کی طرف رجوع کرے؟“

(مولانا ابوالکلام آزاد۔ تحریک آزادی و یک جہتی: خان عبدالودود خاں، مرتبہ: کتاب والا، دہلی ۱۹۸۳ء، صفحہ: ۲۲)

حقیقت یہ ہے کہ مولانا آزاد نے ہوش سنبھالتے ہی اپنے ملک کو انگریزوں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھا۔ انھوں یہ بھی دیکھا کہ ملک پر انگریزوں کے ظلم وستم بڑھتے جارہے ہیں، جبر، استبداد واستحصال نے ہندوستانیوں کو بے دست وپا کر دیا ہے۔ مولانا آزاد نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت کے گورنر لارڈ کرزن سیاسی سورش کو دن بدن بڑھا رہے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ انگریزوں نے اپنے تسلط کو برقرار رکھنے کے لئے ہندوستانیوں کے درمیان پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی اپنا کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ تفرقہ پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ جس سے برسہابرس کا اتحاد واتفاق، جو ملک کے ہندو، مسلمان کے مابین تھا، انگریزوں کی منظم اور منصوبہ بند سازش سے اس کا شیرازہ بکھرنے لگا ہے۔ ایسے میں مولانا آزاد نے اپنا قومی اور ملی فرض سمجھا کہ ملک کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان انگریزوں کی کوششوں سے بڑھ رہی خلیج کو دور کیا جائے اور مسلمانوں کو ان کے مذہب کے حوالے سے حب الوطنی کے جذبے سے سرشار کیا جائے۔ اس کے لئے انھوں نے اپنی بے پناہ علمی، ادبی، صحافتی، لسانی، سیاسی، سماجی اور مذہبی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔ مولانا آزاد کی یہ بھی سوچ تھی کہ ملک کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان اتحاد واتفاق بے حد ضروری ہے۔ وہ ملک کے لوگوں کے درمیان اتحاد واتفاق کو عالم انسانیت کے لئے بھی بے حد ضروری قرار دیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں بحیثیت کانگریس صدر 1923ء میں اپنے صدارتی خطبہ میں بہت ہی واضح طور پر کہا تھا کہ۔۔۔۔۔

”آج اگر ایک فرشتہ آسمان کی بدلیوں میں سے اُتر آئے اور دہلی کے قطب مینار پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے کہ سوراج چوبیس گھنٹے کے اندر مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہندوستان ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہو جائے تو میں سوراج سے دستبردار ہو جاؤں گا مگر اس سے دستبردار نہ ہوں گا کیونکہ اگر سوراج ملنے میں تاخیر ہوئی تو یہ ہندوستان کا نقصان ہوگا لیکن اگر ہمارا اتحاد جاتا رہا تو عالم انسانیت کا نقصان ہوگا۔“

اس خطبۂ صدارت کے بعد رام گڑھ (موجودہ جھارکھنڈ) میں ہونے والے کانگریس کے 53ویں اجلاس میں بھی مولانا آزاد کا خطبۂ صدارت تاریخی نوعت کا تھا۔ جس کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ اس تاریخی خطبہ میں مولانا آزاد نے ہندو مسلم کے درمیان فرقہ واریت کے زہر کو پھیلانے والوں کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ہندوستان کی متحدہ قومیت کو ضروری قرار دیا تھا۔ اپنی ان کوششوں کے لئے مولانا آزاد بعض اوقات کئی ہندو مسلم رہنماؤں کے تنقید کے نشانہ بھی بنائے گئے۔ لیکن ان کی استقامت میں کبھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور وہ ایسی تنقیدوں سے بے پرواہ ہمیشہ ہندو مسلم اتحاد واتفاق کے لئے سرگرم عمل رہے۔ محمد علی جناح نے بہت کوشش کی کہ وہ ایسی کوششوں سے دستبردار ہو جائیں اور ان کا ساتھ دیں لیکن مولانا آزاد ایسے تمام مشوروں کو خاطر میں لائے بغیر اپنے مشن میں آگے بڑھتے رہے اور ہمیشہ اس بات پر مصر رہے کہ مذہب کی بنیاد پر ملک کا بٹوارہ کسی بھی لحاظ سے سودمند نہیں ہوگا۔ وہ ہمیشہ اپنے اس موقف پر قائم رہے۔ جس کے نتیجہ میں اپنی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے محمد علی جناح نے مولانا آزاد کی بہت سخت الفاظ میں تنقید کرتے ہوئے اپنے ایک خط میں یہاں تک لکھا تھا کہ۔۔۔۔

”آپ ایک دکھاوٹی (Showman) مسلمان ہیں جس کو کانگریس نے صرف اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ کانگریس مسلمانوں کی بھی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر آپ میں ذرا بھی غیرت ہے تو کانگریس کو چھوڑ دیجئے۔۔۔۔“

(جناح کا خط بنام آزاد۔ بمبئی ۱۲ر جولائی ۱۹۴۰ء)

لیکن وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ مولانا آزاد کا موقف کس قدر حقائق پر مبنی تھا۔ مولانا آزاد نے بہت ہی واضح طور پر یہ بات کہی تھی کہ۔۔۔۔

”مسلم لیگ والو! تم ہندوستان کے مسلمانوں کا حل پاکستان بتاتے ہو۔ میرا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا مسئلہ تمہاری مجوزہ تقسیم سے کبھی حل نہیں ہوگا، ہاں اس سے دس کروڑ مسلمان تین حصوں میں بٹ جائیں گے۔“ سچ تو یہ ہے خود مولانا کی دلی خواہش تھی کہ محمد علی جناح ان کے ہمنوا بن جائیں اور متحدہ قومیت کے لئے جاری ان کی کوششوں میں ان کا ساتھ دیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور شدت سے یہ احساس جاگا کہ لمحوں نے خطا کی اور صدیوں نے سزا پائی۔

تقسیم ہند کے باعث ملک کے عام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے اردو صحافیوں، ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں کے حساس وجود کو بھی متزلزل کر دیا۔ ہر طرف انتشار، خلفشار، بدامنی، بےبسی، بے پناہی، ظلم وتشدد، قتل وغارت گری، افراتفری، خوف وہراس اور سراسیمگی کا ماحول تھا۔ مسلمانوں کے لاکھوں گھروں کی تباہی کی کہانیاں اخباروں کے صفحات پر چھائی ہوئی تھیں۔ اجڑے ہوئے مسلمانوں کے سامنے اپنے وجود کی بقاء کے لئے ہجرت پاکستان کے سوا دوسرا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔ پاکستان جانے والوں کو ایک طرف جہاں یہ ملال تھا کہ تحریک آزادی کے اوائل اور درمیانی دور میں جو اتحاد، یکجہتی، دوستی، اخوت اور بھائی چارگی تھی، وہ مسلم لیگ اور کانگریسی رہنماؤں کی کرسی کی ہوس کے نتیجہ میں تحریک آزادی کے آخری اور فیصلہ کن دور میں قائم نہیں رہ سکی اور پوری فضا کو فرقہ واریت کے زہر آلود کر دیا گیا۔ دوسری جانب انھیں اس بات کا بھی ملال تھا کہ وہ اپنے اس ملک، اس مقام کو چھوڑ کر جانے پر مجبور ہیں، جہاں ان کی اپنی تہذیب، معاشرت، روایات، تمدن اور ثقافت کی جڑیں بہت گہرائی تک پیوست ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے، جن کے راستے ان کے آباواجداد کی قبریں، ان کی یادیں، ان کی وراثت روک رہی تھیں۔ بے سروسامانی کا عالم اور وجود کی بقاء سرحد کے اس پار جہاں ان کی جڑیں پیوست ہیں، یا سرحد کے اُس پار، جہاں اجنبی لوگ، اجنبی تہذیب، اجنبی جگہ۔ تذبذب کے ان جان لیوا لمحات میں مولانا ابوالکلام آزاد نے اکتوبر ۱۹۴۷ء میں دلّی کی جامع مسجد کے منبر سے انھیں للکارا اور کہا تھا۔۔۔۔

”میں نے ہمیشہ کہا اور آج پھر کہتا ہوں کہ تذبذب کا راستہ چھوڑ دو، شک سے ہاتھ اٹھا لو اور بےعملی کو ترک کر دو۔ یہ تین دھار کا انوکھا خنجر لوہے کی اس دودھاری تلوار سے زیادہ کاری ہے، جس کے گھاؤ کی کہانیاں میں نے تمہارے نوجوانوں کی زبانی سنی ہیں۔ یہ فرار کی زندگی جو تم نے ہجرت کے مقدس نام پر اختیار کی ہے۔ اس پر بھی غور کرو۔ تمہیں محسوس ہوگا کہ یہ غلط ہے۔ اپنے دلوں کو مضبوط بناؤ اور اپنے دماغوں کو سوچنے کی عادت ڈالو اور پھر دیکھو کہ تمہارے یہ فیصلے کتنے عاجلانہ ہیں، آخر کہاں جارہے ہو؟ اور کیوں جارہے ہو؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے۔ ہم اس کے لئے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے رہیں گے۔“

(”آزاد کی تقریریں“ مرتبہ: انور عارف، صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۳)

مولانا آزاد کی اس تاریخی اور جذباتی تقریر نے تذبذب، خوف وہراس، بےیقینی اور مایوسیوں کی دیواریں گرانے میں کسی حد تک اہم رول ادا کیا اور پھر مولانا آزاد کی دور اندیشی نے یہ بھی پیشینگوئی کی تھی کہ:

”آپ مادر وطن چھوڑ کر جارہے ہیں، آپ نے سوچا اس کا انجام کیا ہوگا؟ آپ کے اس طرح فرار ہوتے رہنے سے ہندوستان میں بسنے والے مسلمان کمزور ہو جائیں گے اور ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب پاکستان کے علاقائی باشندے اپنی اپنی جداگانہ حیثیتوں کا دعویٰ لے کر اٹھ کھڑے ہوں، بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچ اور پٹھان خود کو مستقل قومیں قرار دینے لگیں۔

کیا اس وقت آپ کی پوزیشن پاکستان میں بن بلائے مہمان کی طرح نازک اور بے کسانہ نہیں رہ جائے گی؟ ہندو آپ کا مذہبی مخالف تو ہو سکتا ہے، قومی اور وطنی مخالف نہیں۔ آپ اس صورت حال سے نمٹ سکتے ہیں۔ مگر پاکستان میں آپ کو کسی بھی قومی اور وطنی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑ جائے گا جس کے آگے آپ بے بس ہو جائیں گے۔“

(مولانا ابوالکلام آزاد نمبر“ ایوان اردو (دہلی) صفحہ آخر)

مولانا آزاد نے گویا ہجرت (پاکستان) پر آمادہ بہت سارے لوگوں کی فہم وفراست کو روشنی بخشنے کی کوشش کی تھی اور بدلتے وقت اور حالات کے آگے سپر ڈالنے کی بجائے اپنے حق اور اپنے وجود کی بقاء کے لئے ان لوگوں نے ہمت اور جرأت کے مضبوط ستون کو تھام لیا۔ لیکن دو حصوں (ملکوں) میں منقسم ہو کر دونوں ممالک کی بے پناہ طاقت کمزور پڑ گئی، جس کے باعث مسلمانان ہند دن بدن بےوزن اور بےوقعت ہو رہے ہیں۔ ان کی اپنی شناخت معدوم ہوتی جارہی ہے۔ کاش کہ ہمارے قائدین و مسلم رہنما وقت کی نزاکت اور مولانا آزاد کی دور اندیشی اور دور بینی کی اہمیت کو سمجھ پاتے۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا۔ جس کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔

رابطہ: 8969648799

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مولانا آزاد کی نثر میں فلسفیانہ عناصر

(غبار خاطر کے حوالے سے)

ڈاکٹر مجاہد الاسلام

مولانا ابو الکلام آزاد ہمہ جہت انداز کا علم رکھتے تھے، حکماء و فلاسفہ شرق و غرب کا براہ راست مطالعہ کیا تھا اور ادبیات عالیہ، عالمی سطح کے علمی و فکری رجحانات پر بھی گہری نگاہ رکھتے تھے۔ ہندستانی قدیم علوم و فلسفہ کا گہرا ادراک رکھتے تھے اس لئے جگہ جگہ ان کی تحریروں میں فلسفیانہ مضامین، اصطلاحات، استعاروں اور علائم کو قاری بجا طور پر محسوس کرتا ہے۔

مولانا آزاد کی خوبی یہ ہے کہ وہ سرسری گفتگو اور تحریروں میں بھی ادب اور فلسفہ کی آمیزش اس فطری انداز سے کرتے ہیں کہ قاری ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ وہ پیش پا افتادہ واقعات سے ادبی صداقتوں اور عالمی حقیقتوں کی نقاب کشائی اس طرح کرتے ہیں کہ عام آدمی بھی ان کی تخلیقات کو پڑھتا ہے تو عش عش کرنے لگتا ہے۔ مولانا کی تحریروں پر فلسفہ اور فلسفیانہ وقار کی ایسی چادر پڑی ہوتی ہے کہ انسان "چڑیا چڑے" کی کہانی پڑھ کر بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا بلکہ حقائق و معارف کا ایک خزانہ پالیتا ہے۔ بقول مالک رام:

"سب سے بڑھ کر قابل ذکر بات یہ ہے کہ معمولی سفر کا بیان ہو کہ پرندوں کا، کسی جنگ کا ذکر ہو کہ علم موسیقی کا، وہ اسے پند و موعظت اور دائمی صداقتوں سے اور ابدی اقدار سے الگ کر کے دیکھ نہیں سکتے۔ وہ اسے فوراً کسی کلیے کی شکل دے دیتے ہیں اور فطرت کے عالمگیر قوانین کے بالمقابل دیکھنے لگتے ہیں۔"

(ص 153، کچھ ابوالکلام آزاد کے بارے میں: مالک رام، نئی دہلی 2011)

اس ذیل میں ڈاکٹر اعجاز علی ارشد رقمطراز ہیں :

"مولانا بنیادی طور پر ایک بلند پایہ مفکر ہیں، اور گرد و پیش کے ایسے مناظر و مظاہر بھی جنہیں دوسرے لوگ معمول کی چیز سمجھ کر نظر انداز کر جاتے ہیں، ان کے لئے نہ صرف دعوت غور و فکر بنتے ہیں بلکہ انہیں ایک وسیع اور عمیق تناظر عطا کر کے زندگی کی بعض اہم ترین حقیقتیں آشکار کرتے ہیں۔"

(ص 453، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے، مرتبہ: خلیق انجم، دلی 1986)

سر دست میرا موضوع مولانا ابو الکلام آزاد کی عظیم المرتبت تصنیف "غبار خاطر" میں فلسفیانہ عناصر کی تلاش و تفہیم ہے۔ اس لئے ان امور سے قطع نظر کہ یہ ان کے مقالات کا مجموعہ ہے یا پھر انشائیہ؟ ہماری پوری توجہ کتاب کے متذکرہ پہلوؤں پر ہی مرکوز رہے گی۔ قبل اس کے کہ ہم مولانا کے فلسفیانہ خیالات و رویوں کا ادراک کریں ہمیں اس بات کو جاننا ہوگا کہ آخر فلسفہ ہے کیا؟ اس ذیل میں ڈاکٹر ولیم میسل لکھتے ہیں:

"کائنات کی آخری اور بنیادی حقیقت یا حقیقتوں کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش، یہی فلسفہ اعلیٰ ہے۔ اس کوشش کا پہلا مرحلہ اس کے ہونے نہ ہونے کا ہی ہے، اس کے ہونے کا کیا مطلب ہے؟ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کا ہونا ہم سبھی محسوس کرتے ہیں، سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا اس کے محسوس ہونے سے الگ بھی اس کی اپنی کوئی ہستی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو محسوس ہونے سے الگ کر کے اس کے ہونے کی کوئی معقول وجہ ہے یا نہیں۔ اگر اس کے ہونے کو دریافت کر لینے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے تو اس کے ہونے پر یقین کیوں؟ اگر اس کے محسوس ہونے کے علاوہ اس کی اپنی ہستی نہیں ہے تو پھر اس کی ہستی کا مطلب صرف احساس ہے اور بس، ہمارے احساس یا ذہن سے باہر اس کی کوئی ہستی نہیں۔ ان بنیادی سوالوں کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہستی اور ہستی میں علم و احساس کی حقیقی اہمیت پر غور و فکر پہلی ضرورت ہے۔ فلسفہ کی یہی غرض ہے ہستی اور علم کی اصل کا سراغ نکالا جائے اور پھر پوری کائنات کا اس اصل سے تعلق واضح کیا جائے۔"

(ص 127، افکار اقبال: محمد عبدالسلام خاں، نئی دہلی 2011)

زیر نظر مقالے میں اصل موضوع پر آتے ہی سب سے زیادہ چونکا دینے والی بات تو یہی لگتی ہے کہ مولانا کی زندگی اور ان کے کارناموں پر تو ہمکو ڈھیر ساری کتابیں مل جاتی ہیں مگر ان کی فلسفیانہ عناصر سے مملو بے شمار عبارتوں کے باوجود تلاش بسیار کے بعد بھی ہمیں ان کے فلسفیانہ خیالات پر کوئی مفصل و مبسوط کتاب نہیں مل پاتی، مثلاً ذیل کے اقتباسات دیکھیں:

"میں نے اپنی زندگی کو دو متضاد فلسفوں سے ترکیب دی ہے۔ اس میں ایک جز" رواقیہ Stocis کا ہے ایک لذتیہ Epicureans کا ہے۔"

(ص 52، غبار خاطر: مولانا ابوالکلام آزاد، لاہور 2005)

یا پھر وہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"میں نے ابتدائی سطور میں ایغو کا لفظ استعمال کیا ہے یہ وہی یونانی (Ego) کی تعریب ہے جو ارسطو کے مترجموں نے ابتدا ہی میں اختیار کر لی تھی اور فارابی اور ابن رشد وغیرہما برابر استعمال کرتے رہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ فلسفیانہ مباحث میں "انا" کی جگہ "ایغو" کا استعمال زیادہ موزوں ہوگا۔ یہ براہ راست فلسفیانہ اصطلاح کو رونما کر دیتا ہے اور ٹھیک وہی کام دیتا ہے جو یورپ کی زبان میں "ایغو" دے رہا ہے۔"

(ایضاً ص 194)

مولانا نے انہی خطوط میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے:

"طالب علمی کے زمانے میں فلسفہ میری دلچسپی کا خاص موضوع رہا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ یہ دلچسپی برابر بڑھتی گئی لیکن تجربے سے معلوم ہوا کہ عملی زندگی کی تلخیاں گوارا کرنے میں فلسفہ سے کچھ زیادہ مدد نہیں مل سکتی ہے۔ یہ بلا شبہ طبیعت میں ایک طرح رواقی کی (Stoical) بے پروائی پیدا کر دیتا ہے اور ہم زندگی کے حوادث و آلام کو عام سطح سے کچھ بلند ہو کر دیکھنے لگتے ہیں۔ لیکن اس سے زندگی کے طبعی انفعالات کی گتھیاں سلجھ نہیں سکتیں۔ یہ ہمیں ایک طرح کی تسکین ضرور دے دیتا ہے۔ لیکن اس کی تسکین سرتا سر سلبی تسکین ہوتی ہے ایجابی تسکین سے اس کی جھولی ہمیشہ خالی رہی، یہ فقدان کا افسوس کم کر دیگا لیکن حاصل کی کوئی امید نہیں دلائے گا۔ اگر ہماری راحتیں ہم سے چھین لی گئی ہیں تو فلسفہ ہمیں کلیلہ و دمنہ (پنچ تنتر) کی دانش آموز چڑیا کی طرح نصیحت کرے گا "لا تاس علیٰ مافات" (جو کچھ کھو چکا اس پر افسوس نہ کر) لیکن کیا اس کھونے کے ساتھ کچھ پانا ہے؟ اس بارے میں وہ ہمیں کچھ نہیں بتلاتا۔ کیونکہ بتلا سکتا ہی نہیں۔"

(ایضاً ص 66)

ڈاکٹر اعجاز علی ارشد نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ اس ذیل میں لکھتے ہیں:

"لیکن اس حقیقت سے مولانا کے نقطہ ہائے نظر کی تفہیم اب بھی باقی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کائنات اور زندگی کے باب میں ان کے تصورات پر الگ الگ تفصیلی گفتگو کی جائے تا کہ ان کی مفکرانہ فطرت اپنے تمام تر خد و خال کے ساتھ ابھر جائے۔"

(ص 453، مولانا ابوالکلام۔ شخصیت اور کارنامے مرتبہ: خلیق انجم، دلی 1986)

مولانا نے دو سطحوں پر اپنے خطوط کے اس مجموعے میں فلسفہ کو برتا ہے۔ ایک سطح وہ ہے جہاں انہوں نے شروع سے آخر تک کسی خاص موضوع پر فلسفیانہ انداز میں گفتگو کی ہے، جیسے خط نمبر 12 ہے جس میں کائنات و خدا کے وجود پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسری قسم ان خطوط کی ہے جس میں مشاہدات و تاریخی شواہد کے تفصیلی بیان کے بعد فلسفیانہ انداز میں مسئلے کے اصل پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور پھر اس سے کوئی خاص نتیجہ مستنبط کرتے ہیں۔ اس طرح کے خطوط غبار خاطر میں کثرت سے ہیں۔

مولانا کے فلسفیانہ خیالات جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے غبار خاطر کے صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں ایسے موقع پر عام طور سے مولانا کا طرز بیان تاریخی ہونے ساتھ ساتھ ادبی بھی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں سب پہلے غبار خاطر کے خط نمبر 12 کا ہی ذکر بہتر معلوم ہوتا ہے جس میں ایک اہم مسئلے کائنات و خدا کے وجود پر فلسفیانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اس ذیل میں مولانا نے کہا ہے کہ کس طرح سے مسئلے کی نوعیت کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ راز سربستہ سربستہ ہی رہا:

"اس طلسم ہستی کے معمے پر غور کیجیے جو خود ہمارے اندر اور ہمارے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ انسان نے جب سے ہوش و آگہی کی آنکھیں کھولی ہیں، اس معمے کا حل ڈھونڈ رہا ہے۔ لیکن اس پرانی کتاب کا پہلا اور آخری ورق اس طرح کھو گیا ہے نہ تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ شروع کیسے ہوئی تھی، نہ اس کا سراغ ملتا ہے ختم کہاں جا کر ہوگی اور کیوں کر ہوگی؟۔۔۔۔۔ زندگی اور حرکت کا یہ کارخانہ کیا ہے اور کیوں ہے؟ اس کی کوئی ابتدا ہے بھی یا نہیں؟ یہ کہیں جا کر ختم بھی ہوگا یا نہیں؟ خود انسان کیا ہے؟ یہ جو ہم سوچ رہے ہیں کہ "انسان کیا ہے؟" تو خود یہ سوچ اور سمجھ کیا چیز ہے؟ اور پھر حیرت اور درماندگی کے ان تمام پردوں کے پیچھے کچھ ہے بھی یا نہیں؟"

(ص 129، غبار خاطر: مولانا ابوالکلام آزاد، لاہور 2005)

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ کے وجود پر سوال قائم کرنے کے باوجود فلاسفہ غرب کے برعکس مولانا نے اس مسئلے کو ایک الگ ہی زاویہ نگاہ سے دیکھنے اور دکھانے کی کوشش کی ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ انہوں نے اس کا ایک روحانی و اعتقادی حل پیش کیا ہے مثال کے طور پر یہ سطریں دیکھئے :

"لیکن پھر جونہی ہم ۔۔۔۔۔ اپنی معلومات میں صرف اتنی بات بڑھا دیتے ہیں کہ ایک صاحب ادراک و ارادہ قوت پس پردہ موجود ہے تو اچانک صورت حال یک قلم منقلب ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے جیسے اندھیرے سے نکل کر یکا یک اجالے میں آکھڑے ہوئے ہیں۔ اب جس طرف بھی دیکھتے ہیں، روشنی ہی روشنی ہے۔ ہر سوال نے اپنا جواب پالیا۔ ہر تقاضے کی طلب پوری ہوگئی، ہر پیاس کو سیرابی مل گئی۔ گویا سارا الجھاؤ ایک قفل تھا جو اس کنجی کے چھوتے ہی کھل گیا۔" (ایضاً ص 132)

مولانا نے جہاں خدا کی ہستی و عظمت کا اعتراف کیا ہے، وہیں آگے چل کر یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر ہی ترقی و بلندی کے زینے طے کر سکتا ہے۔ لکھتے ہیں:

"انسان کے حیوانی وجود نے مرتبہ انسانیت میں پہنچ کر نشو و ارتقا کی تمام پچھلی منزلیں بہت پیچھے چھوڑ دی ہیں، اور بلندی کے ایک ایسے ارفع مقام پر پہنچ گیا ہے، جو اسے کرہ ارض کی تمام مخلوق سے الگ اور ممتاز کر دیتا ہے، اب اسے لامحدود ترقیوں کے لئے ایک لامحدود بلندی کا نصب العین چاہیے، جو اسے برابر اوپر کی طرف کھینچتا رہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ لامحدود ترقیوں کا نصب العین کیا ہو سکتا ہے؟ ہمیں بلا تامل تسلیم کر لینا پڑے گا کہ خدا کی ہستی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا، اگر یہ ہستی اس کے سامنے سے ہٹ جائے، تو پھر اس کے لیے اوپر کی طرف دیکھنے کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔" (ایضاً ص 134)

اپنی بات کو مزید مدلل بنانے کے لئے مولانا نے ایک جرمن فلسفی ریحل Riehl کے حوالے سے لکھا ہے:

"انسان تن کر سیدھا کھڑا نہیں رہ سکتا جب تک کوئی چیز اس کے سامنے موجود نہ ہو جو خود اس سے بلند تر ہے وہ کسی بلند چیز کے دیکھنے ہی کے لئے سر اوپر کر سکتا ہے۔"

(ایضاً ص 134)

اس اجمال کی تفصیل میں مولانا آگے لکھتے ہیں:

"بلندی کا یہ نصب العین خدا کی ہستی کے تصور کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر یہ بلندی اس کے سامنے سے ہٹ جائے تو پھر اسے نیچے کی طرف دیکھنے کے لئے جھکنا پڑے گا اور جونہی اس نے نیچے کی طرف دیکھا، انسانیت کی بلندی پستی میں گرنے لگے گی۔ یہی صورت حال ہے جو ہمیں یقین دلاتی ہے کہ خدا کی ہستی کا عقیدہ انسان کی ایک فطری احتیاج کے تقاضے کا جواب ہے اور چونکہ فطری تقاضے کا جواب ہے، اس لئے اس کی جگہ انسان کے اندر پہلے سے موجود ہونی چاہئے، بعد کی بنائی ہوئی بات نہیں۔"

(ایضاً ص 135)

دوسری طرف ایک، فلسفی کا جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے یہ بھی طریقہ کار ہوتا ہے کہ وہ انفس و آفاق میں پیش آئے کسی معمولی سے واقعہ کا سہارا لیتا ہے اور پھر حالات پر اس کا انطباق کچھ اس طرح سے کرتا ہے کہ عالمی اقدار اور دائمی صداقت ہماری نظروں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ غبار خاطر کے صفحات پر اس طرح کے واقعات بکھرے پڑے ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے ادباء، فضلاء و دانشوروں کو یہ شکایت رہی ہے کہ وہ اپنے وقت و زمانہ سے پہلے پیدا ہو گئے ہیں اس لئے دنیا میں ان کی اور ان کے علم و فن کی وہ قدر نہیں ہوئی جو ہونی چاہئے تھی۔ ان کے افکار و خیالات میں جو بلاغت Maturity ہے اس کو سمجھنے کی تاب ان کے قاری و سامع کے اندر مفقود ہے۔ اردو میں اس ضمن میں مولانا آزاد سے پہلے غالب کا نام بطور خاص لیا جا سکتا ہے۔ مگر مولانا اس معاملے میں غالب سے بھی کئی قدم آگے نظر آتے ہیں۔ غبار خاطر کے شائع ہونے سے بہت پہلے غلام رسول مہر کے نام لکھے اپنے ایک خط میں مولانا نے اظہار خیال کیا تھا:

"بعض اوقات سوچتا ہوں تو طبیعت پر حسرت و الم کا ایک عجیب عالم طاری ہو جاتا ہے۔ مذہب، علوم و فنون، ادب، انشاء، شاعری۔ کوئی وادی ایسی نہیں ہے جس کی بے شمار نئی راہیں مبداء فیاض نے مجھ نامراد کے دماغ پر نہ کھول دی ہوں، اور ہر آن و ہر لحظہ نئی بخششوں سے دامن دل مالا مال نہ ہوا ہو۔ بحدے کے ہر روز اپنے آپ کو عالم معنی کے ایک نئے مقام پر پاتا ہوں اور ہر منزل کی کرشمہ سنجیاں پچھلی منزلوں کی جلوہ طرازیاں ماند کر دیتی ہیں۔ لیکن افسوس، جس ہاتھ نے فکر و نظر کی ان دولتوں سے گرانبار کیا۔ اس نے شاید سر و سامان کار کے لحاظ سے تہی دست رکھنا چاہا میری زندگی کا سارا ماتم یہ کہ اس عہد اور محل کا آدمی نہ تھا۔ مگر اس کے حوالہ کر دیا گیا۔"

(ص 185 نقش آزاد، مولانا ابوالکلام آزاد (مرتب) غلام رسول مہر، لاہور 1958)

ایک جگہ مولانا اپنی علمیت و ذہانت کی تعریف کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے وہ ایک وقوعے کا سہارا لیتے ہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے پھلوں کے تاجر پھلوں کی اچھی قیمت وصولنے کے لئے وقت سے پہلے بے موسم کے ہی دوا کی مدد سے پھلوں کو پکا دیتے ہیں، ظاہر ہے ایسی صورت میں ایک نایاب چیز وقت سے پہلے تو بازار میں آجاتی ہے اور لوگ اس سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں، اور تاجر کو پھل کی قیمت بھی مناسب سے بہتر مل جاتی ہے۔ مگر ان پھلوں میں وہ مزہ نہیں ہوتا ہے جو عین موسم کے پکے پھلوں میں ہوتا ہے، اب اس فارمولہ کی آزمائش دیگر اجناس پر بھی کی جانے لگی ہے، یہاں تک کہ سیکس منڈی میں بھی نابالغ و نوخیز لڑکیوں کو دوا کی مدد سے وقت سے پہلے بار آور کر دیا جاتا ہے مولانا آزاد درج ذیل اقتباس میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"آپ نے اکثر بے فصل کے میوے کھائے ہونگے۔ مثلاً جاڑوں میں آم۔ چونکہ بے فصل کی چیز ہوتی ہے، نایاب اور تحفہ سمجھی جاتی ہے، لوگ بڑی بڑی قیمتیں دے کر خریدتے ہیں اور دوستوں کو بطور تحفہ بھیجتے ہیں لیکن جو علت اس کی تحفگی و گرانی کی ہوئی وہی بے لذتی کی بھی ہوگئی۔ کھائیے تو مزہ نہیں ملتا اور مزہ ملے تو کیسے ملے؟ جو موسم ابھی نہیں آیا، اس کا میوہ ناوقت پیدا ہو گیا۔ یہ زمین کی غلط اندیشی تھی کہ وقت کی پابندی بھول گئی اور غلط اندیشی کی پاداش ضروری ہے کہ میوہ کے حصہ میں آئے۔ تاہم چونکہ چیز کمیاب ہوتی ہے، اس لئے بے مزہ ہونے پر بھی بے قدر نہیں ہو جاتی۔ کھانے والوں کو مزہ نہیں ملتا، پھر بھی زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر خریدیں گے اور کہیں گے، یہ جنس نایاب جتنی بھی گراں ہو، ارزاں ہے۔"

(ص 113، غبار خاطر: مولانا ابوالکلام آزاد، لاہور 2005)

(اسسٹنٹ پروفیسر) شعبۂ اردو
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی۔ لکھنؤ کیمپس، لکھنؤ

(جاری)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد تقاریر عصر حاضرہ کے تناظر میں

فہیم انساء مہوش

مزہب، سیاست، سائنس، قانون، ریاضی، فلسفہ اور ادب کی تمام تر لیاقتوں کے ساتھ کسی کو جوڑا جاے اور اسے کسی ایک ہی شخصیت میں تلاش کیا جاے تو ہر نظر امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی طرف اٹھے گی۔ شاید ان تمام میدانوں میں بیک وقت اپنے عمل سے ملک و ملت و معاشرے کے لیے اپنی حصے داری شامل کرنا کسی اور کے لیے اس طرح ممکن نہ تھا کہ نظر میں ایمان بھی رہے اتحاد بھی رہے فرقہ وارانہ ہم آہنگی بھی رہے۔ آفاقی اور جدید تعلیم کا امتزاج بھی رہے، مشرق مغرب کے علوم و فنون سے وابستہ بھی کرے اور مشرقی قدروں کی اہمیت بھی بتاے۔ ملک کی ثقافتی تعلیم کو فروغ بھی دے۔ ان تمام صلاحیتوں کے ساتھ ہندوستانی افق پر جو شمس اپنی تابندگی سے نا صرف اس وقت بلک آج کے حالات حاضرہ کے تناظر میں بھی ایک ایسی روشنی کے ساتھ جگمگا رہا ہے۔ جس میں آج کے ہندوستان اور امت مسلمہ کے لایحہ عمل کو بخوبی پڑھا جاسکتا ہے۔

مولانا نے ہر قدم پر بحیثیت سیاسی قاید و رہنما اپنی سیاسی بصیرت سے اور دانشمندی سے ہر حال میں ہندو مسلم اتحاد کو ترجیح دی اور اسے ملک کی سالمیت اور استحکام کے لیے لازمی قرار دیا اور کہا "اگر ایک فرشتہ آسمان سے اترے اور کہے میں تمہیں چوبیس گھنٹوں میں سوراج دوں گا اگر تم ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہو جاؤ تو میں کہوں گا سوراج نا ملے تو ملک کا نقصان ہوگا لیکن اگر ہندو مسلم اتحاد جاتا رہا تو عالم انسانیت کا نقصان ہوگا" مولانا ابوالکلام آزاد کے یہ الفاظ احساس یکجہتی کی بے مثل کہاوت جو گویا سمندر کو کوزہ میں بند کرنے کے مترادف ۔۔۔ آج تنگ نظر کوتاہ فہم لوگوں کو یہ جاننا چاہیے مولانا نے نا صرف جنگ آزادی میں حصا لیا بلک عام لوگوں کو بھی اس میں شامل ہونے کے لیے اپنے قلم سے اپنے قدم سے خطابت سے ساتھ شامل کر لیا۔ وہ جانتے تھے کہ مسلمان خود کو جنگ آزادی سے ذرا بھی علحدہ کر لیں تو ملت خسارے میں ہوگی۔ آزاد بڑے مظبوط موقف کے ساتھ۔ متحدہ ہندوستان کے لیے ڈٹے رہے اس طرح کہ کئی قایدین علحدہ ہندوستان پر اتفاق کرنے کو تیار تھے لیکن مولانا آخر تک اپنے موقف پر قایم تھے انھوں نے تو دور اندیشی سے اس بات کی پیش قیاسی بھی کی کہ علحدہ ہندوستان اور پاکستان کو کن کن مسائل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ جو آج ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ ان کے بارے میں سروجنی نایڈو کا یہ قول بڑا دلچسپ ہے جو بصیرت افروزی اور انکی تمام علمی لیاقتوں سے انکی عظمت کا اعتراف ہے کہ "آزاد جس دن پیدا ہوے اسی دن پچاس برس کے ہو گئے"

الفاظ جب احساس درد اور فکر کی شدت سے بصیرت و تدبر سے بھر پور ہو جاتے ہیں تو طرز تکلم بن جاتے ہیں اور طرز تحریر بھی وسیلہ بن جاتا ہے تو آہ دل سے نکل کر زبان پر آجاتی ہے تو یقیناً مقابل سننے والا پھر اپنے ضمیر کو اپنی روح کو ان الفاظ کے احساس کرب و حقیقت کی قید سے نکال نہیں پاتا پھر وہ مقرر کی ہر بات کو اپنی روح میں اترتے پاتا ہے تو فکری و شعوری تبدیلی، تدبر و تفکر کی روشنی اسکا مقدر بن جاتی ہے۔ بولنے والے کے کچھ الفاظ کچھ درد کچھ احساسات سننے والے کے کئی احساسات کو اور درد کو ضرب دے جاتے ہیں پھر مقرر اپنا مدعا حاصل کر لیتا ہے۔ مولانا کی خطابت کا ایسا انداز اس وقت کی کامیاب ترسیل بن کر مدعا کو پہنچا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کبھی بھی امت مسلمہ کے حقوق سے غافل نہیں رہے۔ انھوں نے ہمیشہ اپنی سیاسی بصیرت سے انکے حقوق اور مقام و مرتبہ کے لیے کافی جدوجہد کی اور آنے والے سیاسی قایدین کے لیے مشعل راہ بن گیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر کا یہ اقتباس جو آج حقیقت کا روپ دھار ہوے ہے۔ دور اندیشی کا اس سیاسی بصیرت کا کیا کوی موازنہ ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ آج کے حالات حاضرہ میں امت مسلمہ کے تمام امور میں ان خطبات سے رہنمای حاصل نا ہو۔ کیا کوی کسر چھوڑی ہے مولانا ابوالکلام آزاد نے کسی بھی امور میں حقائق کی روشنی کو پہنچانے میں۔ کیا کوی میدان بچا ہے جس طرف انکی توجہ نا گ ءی ہو۔ کسی بھی عظیم شخصیت کا یہی کارنامہ ہوتا ہے کہ انکی تدبرانا صلاحیتیں انکی دانشوری انکے مستقبل بھانپنے والے اندیشہ کی بنیاد پر اپنے الفاظ اپنی تحریر رقم کر دے۔ کہ وہ آنے والے زمانے میں قوم کی فلاح و مقام و مرتبہ کو مجروح نا کر سکے۔ ضرورت ہے تو صرف اس علم کی جس کو جان کر نا صرف قوموں کی قیادت و طاقت کو صحیح سمت ملتی ہے بلک ایک غیر مرئی طاقت سے اپنے قدم جماے رکھنے کی تحریک بھی ملتی ہے۔

ولولہ انگیز تقاریر جسے سننے کے بعد کئی لوگوں نے جو ہزاروں کی تعداد میں ترک وطن کرنے کو تیار تھے جامع مسجد کی فصیل سے اسی گرجدار آواز ولولہ انگیز بیان حق گوی کی طاقت، بزدلانہ قدم سے روکنے کی نیت پر مبنی خطاب "یہ فرار کی زندگی جو تم نے ہجرت کے مقدس نام پر اختیار کر رہے ہو اس پر غور کرو تمھیں محسوس ہوگا کہ یہ غلط ہے اپنے دلوں کو مظبوط بناؤ اور دماغ سے سوچو یہ فیصلے عاجلانا ہے۔ یہ دیکھو مسجد کے مینار تم سے جھک کر سوال کر رہے ہیں۔ تم نے اپنی تاریخ کے صفحات کو کہاں گم کر دیا؟ ابھی کل کی بات ہے تمہارے قافلوں نے جمنا کے کنارے وضو کیا تھا آج تمھیں یہاں رہتے ہوے خوف محسوس ہوتا ہے؟ حالانکہ دہلی تمہارے خون سے سینچی ہوئی ہے۔ مسلمان اور بزدلی یا مسلمان اور اشتعال ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ (بحوالہ جہان ابوکلام آزاد) پھر وہ ہوا اس خطابت کا اثر کہ لوگوں نے حق کو تسلیم کرتے ہوے اپنی ذات کو حب الوطنی کی عظمت کی بلندی پر کھڑا پایا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے اس خطاب کا اثر تھا کہ لوگوں نے ترک وطن سے دوری اختیار کی۔ اگر مولانا ابوالکلام آزاد نا ہوتے تو مسلمانوں کا یہ مقام مرتبہ نا ہوتا۔ کیونکہ مزہب اور سیاست کو ایک جان بنا کر انھوں نے امت مسلمہ میں ایک نئی روح پھونکی کہ انھوں نے کہا کہ ہندوں کے لیے جدوجہد آزادی میں شامل ہونا حب الوطنی پر مبنی ہے مگر آپ کے لیے فرض دینی اور جہاد فی سبیل اللہ ہے (الہلال) یہ وہ قایدہ مفکر وہ مفسر ہے جس نے اپنے وطن سے محبت کی حب الوطنی کے جزبے کی وضاحت کی۔ اس وضاحت کی گونج آج تک ہندوستانی سیاست میں گونج رہی ہے تو یہ حال ہے اگر اس عظیم شخصیت نے مسلمانوں کی وطن سے محبت کا عملی مظاہرہ اپنی قیادت میں پیش نا کیا ہوتا تو؟ جس قوم کے قاید نے مسجد سے حب الوطنی کی نئی روح پھونکی اس قوم پر اس مقام پر سوالیہ نشان؟ کہیں نا کہیں کوتاہ ذہنی کا اور تاریخ سے بے خبر ہونے کا ثبوت ہے۔

جامعہ مسجد دہلی 1947 میں انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے سب سے زیادہ بنیادی طور پر سب سے پہلی بار جو مسئلہ پریشان کیا وہ مسلمانوں کا باہمی اختلاف ہے۔ جو کہیں خود غرض اور مفاد پرستوں کی سازشوں سے فروغ نا پاے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی اس طرف توجہ حالات حاضرہ میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اگر کوئی قوم اپنی قابل تقلید قاید کے نظریات کو سمجھے نہیں اور نا ہی ان نظریات کی، ان حکمت عملیوں کی بابت، انکی بصیرت آموز رجحانات سے فایدہ حاصل نا کرے تو یقیناً وہ اپنے نقصان کی خود ذمےدار ہوگی۔

غلامی کے تعلق سے مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کوی انسان اور اس کی گڑھی ہوی بیورو کریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ وہ خدا کے بندوں کو اپنا محکوم بنانے۔ محکومی اور غلامی کے لیے چاہے کتنے ہی پر کشش نام رکھے جایں وہ غلامی ہی ہے۔ اور ایک بصیرت افروز شخصیت کے ایسے الفاظ غلامی کی تمام شکلوں کا احاطہ ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تقریر میں اپنے حوصلوں اور عزایم کا اسطرح ذکر کرنا، جب کہ حالات موافق نا ہوں تب بھی انھوں نے کہا "میں آنے والے زمانے کو کمزوری اور تنگ ذہنیت سے نہیں دیکھتا بلک عزم ہمت اور حوصلے سے دیکھ رہا ہوں۔ جو قوم اپنے آپکو بچانے پر قادر نا ہو اسکو تحفظات نہیں بچاسکتے۔ انھوں نے اپنی مثبت سوچ کو اس جملے سے عیاں کیا "ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت اقلیت کی نہیں بلک دوسری بڑی اکثریت کی ہے۔ جو ہندوستان کے تمام بڑے سیاسی واقتصادی تمدنی فیصلوں میں برابر کے حق دار اور حصے دار ہیں۔ ان کے نزدیک ذات پات فرقے، قوم، اختلافات سب بے معنی تھے وہ حب الوطنی کے آگے ہر چیز کو ہیچ سمجھتے تھے۔

انھوں نے ڈر و خوف کے منفی اثرات سے باخبر کیا کہ ڈر قوموں کی حیات معنوی کے لیے مرض الموت کا درجہ رکھتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے بدلتے حالات اور تغیر کو اپنانے کی دعوت فکر دی وہ زمانے کے ساتھ چلنے کے قایل تھے انھیں یہ فکر تھی کہ دوسرے ممالک سے ترقی کی دوڑ میں ملک پیچھے نا رہ جاے۔ اس تغیر اور تبدیلی کا محور انکے متحدہ ہندوستان کے ٹوٹے ہوے خواب اور اپنے وطن عزیز سے جڑے رہنے کا بھی تھا۔ "عزیزو تبدیلیوں کے ساتھ چلو یہ نا کہو کہ ہم اس تغیر کے لیے تیار نہیں تھے۔ ستارے ٹوٹ گیے تو کیا ہوا سورج تو چمک رہا ہے اسی سے کرنیں مانگ لو اور تاریک راہوں میں بچھا دو جہاں اجالے کی سخت ضرورت ہے"۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے بارہا اپنی تقاریر میں امت مسلمہ کو متحد رہنے کی ہدایت بھی دی تو ایمان کے شناخت کی حقیقی نکتہ کو بھی عیاں کیا۔ جس کو عام آدمی نے فرقوں اور مسلکوں میں بٹنے کی بنیاد ہی کو ایمان کی شناخت جانا اور ہر فرد نے اپنے ہی طرز فکر سے یہ ساری شناختیں گڑھ لیں۔ ان کہ کہنا تھا کہ "تم نے اسلام کے بہت سے ٹکڑے کر کے الگ الگ فرقے بھی بنالیے۔ اور اکثریت کے نزدیک یہی ایمان کی شناخت ہے۔" ایمان کی سچی شناخت یہی کہ تم دل اور روح سے اللہ اور اسکے محبوب کی محبت کو محبوب رکھو۔ اور دنیا کی کوئی محبت اس پر غالب نہیں آسکتی اسکی محبت میں ہر طرح کی لچک اور نرمی و خامی سے مبرا، کوئی رشتے اس پر غالب نہیں آسکتے۔ وہ سب کو چاہتے ہیں مگر اسکی چاہت سے زیادہ نہیں۔"

قوم کی زندگی میں نئی روح کی طلب لیے اپنی صلاحیتوں سے تحریک پیدا کرنے کے لیے انھوں نے بحیثیت خطیب و ادیب بحیثیت سیاسی قاید اپنی ساری توانائ لگادی۔ اپنے تمام تر اقداروں کے ساتھ ترقی سے ہم آہنگ ہونے کا، سیاست میں اپنا مقام بنانے کا، جو عکس آج امت مسلمہ کے سامنے مولانا ابوالکلام آزاد نے پیش کیا ہے وہ ہم سب کے لیے ایک پیغام بھی ہے اور مشعل راہ بھی جس طرح سے مزہب کی اور ان تمام احکامات الہی کی، سنت کی پیروی انھوں نے کی وہ یقیناً آج کے دور میں ہمارے لیے باعث رہنمائی بھی ہے۔

انھوں نے نا صرف خطیب بن کر قاید بن کر ادیب بن کر سیاسی طور پر مسلمانوں کی اصلاح کی بلک مزہبی طور پر امت مسلمہ کی اصلاح کے لیے ترجمہ تفسیر القران بھی لکھی۔ جو انکی علمی کاوشوں میں ایک شاہکار کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اس سوچ کی عکاسی بھی ہے کہ اسلام کسی وسیع تر اور جدید علوم سے، ترقی کے جدید میدان سے منہ موڑنے کا پیغام نہیں دیتا بلک اپنے اقداروں اور شعائر کی روشنی میں کامیاب و کامرانی پانا ہے۔ اور اس ماضی سے آگاہ کرنا ہے کہ امت مسلمہ نے ہر علوم و فنون کی داغ بیل ڈالی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تقاریر اور تحریروں سے اتنی جدوجہد کی کہ ۱۸ سال کی عمر سے آپکی ساری صلاحیتوں کو آزادی و حق طلبی میں لگادی۔ خود مولانا ابوالکلام آزاد کہتے ہیں "میں نے زندگی کا بہتریں حصہ یعنی عہد شباب اسی مقصد کے عشق میں قربان کر دیا۔

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد نے اجتماعیت کی اہمیت وافادیت پر زیادہ زور دیا ہے انکی ہر تقریر میں لازمی اس کا ذکر ہوتا ہے انھوں نے دوراندیشی سے اس پیغام کو اسی وقت پہنچا دیا جب ضرورت تھی لیکن مستقبل بعید میں انکی نظر اس اختلافات کے خسارے کو بھانپ رہی تھی۔

انھوں نے کہا وہ مسلمان مجرم ہوگا جو کسی کو اپنے سے کمتر سمجھ کر کسی حلقہ بندی کے تحت اسے کم یا حقیر سمجھے گا۔ اسے ذلت کی نظر سے دیکھے گا۔

انھوں نے کہا بلک ایک طرح سے خبردار کیا امت مسلمہ کو اگر تم چاہتے ہو کہ آنیوالی ہلاکتوں سے بچ جاؤ تو اپنے ہر کام اور عمل میں دینی ہو خواہ دنیاوی انفرادیت کو چھوڑ کر اجتماعیت اختیار کرو۔ ایک بصیرت افروز شخصیت کا یہ کلام آج ہر فرد کے گوش گزار ہونا چاہتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد ہندوستان کی مایا ناز شخصیت بھارت رتن ایوارڈ یافتہ اپنے لیے تمام اسایشوں کو ممکن بنا بھی سکتے تھے، تمام کلفتوں معاشی صعوبتوں کو تقویت میں بدل بھی سکتے تھے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس عظیم شخصیت نے اپنے ملک و ملت کو اسکے مستقبل کو ترجیح دی نا صرف سیاست کے ہو کے رہ گیے بلک اپنی تمام ودیعت کردہ صلاحیتوں کو ہندوستان پر اور ملت پر لگادی دین سے جوڑا بھی دنیا سے ملایا بھی، قدامت پسندی اور جدیدیت میں اقداروں کی ڈور کو تھامنے کی فکر بھی دی۔ جہالت کی تاریکی سے خوف بھی دلایا اور علم کی روشنی میں خوبصورت سفر بھی کرایا۔ مشرق و مغرب سے آگاہ کرایا، انکے علوم سے شناسا ہونے کی ترغیب بھی دی اعلیٰ تعلیم کے لیے اسباب بھی بناے۔ تحریک بھی دی۔ ترقی کی ڈگر پر آگے بڑھنے کا ولولہ بھی دیا، لیکن اقداروں کی پاسداری کرنے کی تربیت بھی کی۔ بقول انکے "تعلیم کا مقصد کردار اخلاق و اقدار دونوں کی طرف توجہ و تربیت تھی"۔ وہ ہمیشہ ملک میں اعلیٰ تکنیکی و فنی، اور سائنسی تعلیم کی سہولیات کے لیے کوشاں تھے۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت چاہے وہ بحیثیت خطیب ہو، ادیب ہو صحافی ہو یا مفکر ہو یا مفسر یا فلسفی یا دانشور انکی شخصیت کے اتنے سارے پہلوؤں کا احاطہ مشکل ہے۔ ہاں، یہ آسان ضرور ہے کہ انکی تقاریر، انکی بصیرت و دانشوری اور انکے افکار و خیالات و نظریات سے استعفادہ حاصل کر سکیں۔

اُردو زبان نامساعد حالات میں بھی پھل پھول رہی ہے: سید احمد خاں

اردو زبان اسلامی زبان نہیں بلکہ یہ خالص ہندوستانی زبان ہے: سہیل انجم، عالمی یوم اُردو کے موقع پر غالب اکیڈمی میں جلسہ تقسیم انعامات اور مذاکرہ کا انعقاد

نئی دہلی: سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی 9 نومبر یعنی یوم پیدائش علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے موقع پر جلسہ تقسیم انعامات اور مذاکرہ بعنوان اُردو تعلیم کی اہمیت و افادیت کا انعقاد اُردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن اور یونائیٹڈ مسلم آف انڈیا کے اشتراک سے بستی حضرت نظام الدین میں واقع غالب اکیڈمی میں کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت ماہر اقبالیات پروفیسر عبدالحق، پروفیسر ایمریٹس دہلی یونیورسٹی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض صحافی محمد احمد نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اُردو اکیڈمی دہلی کے وائس چیئرمین شہپر رسول اور ڈاکٹر ایس فاروق نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز حکیم مولانا مرتضیٰ دہلوی کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کو ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ایوارڈز سے نوازا گیا۔ اپنے صدارتی خطبہ میں پروفیسر عبدالحق نے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہم علامہ ڈاکٹر اقبال کے یوم پیدائش پر عالمی یوم اُردو منا رہے ہیں۔ علامہ اقبال کا وصف ہے کہ دنیا کی دوسری زبانوں میں اتنا بڑا شاعر، مفکر، دور اندیش پیدا نہیں ہوا۔ اقبال کی شاعری میں قوم کی تقدیر بدلنے کی وہ طاقت پوشیدہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اقبال کو لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری، سے آگے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علامہ اقبال ہماری زندگی اور ثقافت کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ آج ہم جو بھی رسالہ، میگزین، اخبارات پر نظر ڈالتے ہیں اس میں ڈاکٹر علامہ اقبال کے اشعار نظر آ جاتے ہیں۔ آج اقبال پر 6 ہزار کتابیں لکھیں جا چکی ہیں اور 34 زبانوں میں ان کی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ تاہم جس کثرت سے آج علامہ اقبال کو پڑھا جاتا ہے کسی دوسرے شاعر کو نہیں پڑھا جاتا۔ پروفیسر عبدالحق نے شرکاء سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اپنے بچوں کو اُردو پڑھنا، لکھنا اور بولنا ضرور سکھائیں تبھی آپ اقبال کو اچھی طرح سمجھ پائیں گے۔ اُردو کے حوالے سے پروفیسر عبدالحق نے کہا کہ آج اُردو کیلئے ماحول بہت سازگار ہے اور روزگار کے بھی نئے نئے مواقع مل رہے ہیں۔ اسی لئے اُردو طبقے کو مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ فخر محسوس کرنا چاہئے کہ ہم اس زبان سے تعلق رکھتے ہیں جس کے الفاظ جب بولے جاتے ہیں تو لوگ سن کر خوش ہوتے ہیں۔ عالمی یوم اردو کے تعلق سے بات کرتے ہوئے پروگرام کے روحِ رواں اور اُردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (یو ڈی او) کے قومی صدر ڈاکٹر سید احمد خاں نے کہا کہ آج سے 27 سال قبل ہم نے شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال کے یوم پیدائش 9 نومبر کو عالمی یوم اُردو منانے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس سے یہ فائدہ ہوا کہ آج پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی اُردو سے محبت کرنے والے افراد موجود ہیں وہ اپنے اپنے طور پر اُردو کی بزم سجاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اُردو زبان کو بھلے ہی موجودہ دور میں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو، لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اُردو زبان نامساعد حالات میں بھی پھل پھول رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی یوم اُردو منانے سے ایک طرف لوگوں میں اُردو کو درپیش مسائل کو عوامی سطح پر لانے کیلئے مدد ملتی ہے اور دوسری طرف جو اُردو سے محبت کرتے ہیں اور اپنے اپنے فیلڈ میں اُردو کی جو خدمت کر رہے ہیں ان کے بارے میں بھی جاننے کا موقع ملتا ہے۔ علاوہ ازیں اس دوران وہ اُردو کی ترقی کیلئے اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں جو مستقبل کی حکمت عملی تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جہاں کہیں بھی رہیں ہمیں اُردو زبان کا استعمال کرنا چاہئے، یہی اُردو کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ سینئر صحافی سہیل انجم نے اُردو کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان اسلامی زبان نہیں بلکہ یہ خالص ہندوستانی زبان اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کی زبان ہے۔ اُردو کی اہمیت و افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ متعدد مرکزی وزرا کو اپنی گفتگو میں زور پیدا کرنے کیلئے اسی زبان کے اشعار کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُردو کی مٹھاس ہمیشہ قائم رہے گی اور اس کے چاہنے والوں کی تعداد کبھی کم نہیں ہوگی۔ اُردو اکادمی دہلی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں ڈاکٹر سید احمد خاں اور اُن کے رفقاء کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے 27 سال قبل جو چراغ روشن کیا تھا اس کی روشنی سے اُردو کی راہیں ہموار ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بچوں کو درس دیتا تھا تو دوسری زبانوں کے اکثر طلباء یہ کہتے تھے کہ سر ہمیں اُردو پڑھ کر کیا فائدہ ہوگا۔ میں جواب میں کہتا تھا کہ اُردو سیکھنے کے بعد آپ بات چیت کا ڈھنگ سیکھ جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو شخص اُردو سیکھ جاتا ہے وہ نہ صرف اُردو بلکہ ہر زبان کے الفاظ کی ادائیگی پورے تلفظ کے ساتھ ادا کرے گا۔ اُردو زبان اور تہذیب صرف مسلمانوں کی نہیں ہے بلکہ وہ پورے ہندوستان کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اُردو کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن ہمیں اپنا بھی احتساب کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اُردو کی کتنی خدمات کر رہے ہیں۔ آج اگر اُردو کو فروغ دینا ہے تو ہمیں اُردو کلچر کو بڑھاوا دینا ہوگا۔ اُردو کے مایہ ناز صحافی معصوم مراد آبادی نے کہا کہ ہر سال 9 نومبر کو عالمی یوم اردو کے موقع پر دہلی میں ایک پروقار تقریب منعقد کی جاتی ہے جس کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں ہیں۔ ڈاکٹر سید نے 27 سال قبل عالمی یوم اُردو منانے کی جو شروعات کی تھی اس کے نتیجہ میں آج پورے برصغیر میں اُردو طبقہ اُردو ڈے مناتا ہے۔ معصوم مراد آبادی نے کہا کہ آج اُردو کی سب سے بری حالت ریاست اُتر پردیش میں ہے جہاں اُردو بستر مرگ پر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے اُتر پردیش کے ضمنی الیکشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب میں نے الیکشن کے امیدواروں کے نام غلط تحریر ہوئے دیکھے تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ جب تک ہم اُردو زبان میں لکھی ہوئی تحریر کو صحیح نہیں کروائیں گے تب تک اُردو کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ جو قوم اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتی وہ اپنی تہذیب بھی نہیں بچا پاتی۔ اُردو صرف ایک زبان نہیں بلکہ مکمل تہذیب ہے، اسی لئے ہمیں اس زبان کو فروغ دینے کیلئے اپنی اپنی ذمہ داریاں طے کرنی چاہئیں۔

ریاست، حکومت اور انتظامیہ کو سیکولر ہونا چاہیے: نتن گڈکری

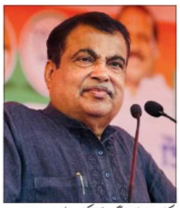

نئی دہلی۔ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہ کے مرکزی وزیر نتن گڈکری اپنی بے باکی کے لیے جانے جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ انہوں نے اپنی ہی پارٹی کی غلطیوں اور خامیوں کو بھی اُجاگر کیا ہے اور اس پر بے جھجک ہو کر اپنی رائے پیش کی ہے۔ کچھ اسی طرح کا ان کا بیان ایک بار پھر سامنے آیا جب انہوں نے ہفتہ کو بی جے پی میں داغی رہنماؤں کے داخل ہونے پر اپنی فکرمندی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بی جے پی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اس کا موازنہ بیمار فصلوں سے کیا اور کہا کہ تنظیم کو اسے صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بیان میں نتن گڈکری نے ہندوستانی آئین میں شامل سیکولرازم کے اصول پر بھی زور دیا اور کہا کہ حکومت اور انتظامیہ کو سیکولر ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی شخص کبھی سیکولر نہیں ہو سکتا لیکن ریاست، حکومت اور انتظامیہ کو سیکولر ہونا ہوگا۔ ناگپور کے رکن پارلیمنٹ نے بی جے پی کی تیزی سے توسیع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”جیسے جیسے فصل بڑھتی ہے، بیماریاں بھی بڑھتی ہیں“۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے پاس بہت ساری فصلیں ہیں، جو اچھے اناج کے ساتھ ساتھ کچھ بیماریاں بھی لاتی ہیں اس لیے ہمیں ایسی بیمار فصلوں پر جراثیم کش کا چھڑکاؤ کرنا پڑتا ہے۔ ممبئی تک کو دیے گئے اپنے ایک انٹرویو میں انہوں نے بی جے پی کی سالمیت کو بنائے رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کارکنوں کی پارٹی ہے۔ الگ الگ وجوہات سے لوگ آ رہے ہیں، انہیں تربیت دینا، اپنی فکر سے جوڑنا اور کارکن بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہماری کوشش جاری ہے۔ ایک ہزار کارکن کھڑے ہوتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ایک کارکن کچھ کہہ دیتا ہے اور ان ہزار کارکنان کی کوششیں رائیگاں چلی جاتی ہیں۔ مرکزی وزیر نتن گڈکری کا یہ بیان ایسے وقت پر آیا ہے جب بی جے پی مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کی تیاری کر رہی ہے۔ بی جے پی مہاراشٹر میں شیو سینا (ایکناتھ شندے کی قیادت والی) اور اجیت پوار کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے ساتھ انتخاب لڑ رہی ہے۔

دہلی کی آلودہ ہوا سے پریشان لوگوں کو فی الحال راحت نہیں

فضائی آلودگی کی وجہ سے اس بار ٹھنڈ بھی دیر سے آنے کے آثار

نئی دہلی۔ دہلی میں فضائی آلودگی سے پریشان لوگوں کو فی الحال راحت ملنے کی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔ ہفتہ کو مسلسل 11ویں دن اوسط اے کیو آئی 300 کے اوپر یعنی انتہائی خراب زمرے میں رہا۔ یہاں کی ہوا میں آلودگی والے ذرّات کی سطح ڈھائی گنا سے بھی زیادہ بنی ہوئی ہے۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے اس بار ٹھنڈ بھی دیر سے آنے کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق نومبر کے 8 دن گزر چکے ہیں لیکن اب تک درجہ حرارت معمول سے 2 سے 3 ڈگری زیادہ ہے۔ یہ تبدیلی آب ہوا کا اثر ہے۔ دوسری طرف راجدھانی کے زیادہ تر علاقوں کا اے کیو آئی انتہائی خراب زمرے میں بنا ہوا ہے۔ خاص طور پر صبح اور شام کے وقت فضا میں گہرا کہرا دیکھا جا رہا ہے۔ اس میں دھوئیں اور آلودگی کے ذرات بھی موجود ہیں۔ کہرے کے سبب دکھائی دینے کی سطح بھی متاثر ہو رہی ہے۔ دم گھٹنے والی ہوا کی وجہ سے لوگ سانس لینے میں دقت، ناک، آنکھ اور گلے میں جلن جیسی پریشانیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے مطابق ہفتہ کو دہلی کا اوسط اے کیو آئی 352 پوائنٹس پر رہا۔ اس سطح کی ہوا انتہائی خراب زمرے کی مانی جاتی ہے۔ ایک دن قبل یعنی جمعہ کو یہ انڈیکس 380 کے پوائنٹس پر رہا تھا۔ اگلے پانچ سے چھ دنوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت معمول سے 2 سے 3 ڈگری سیلسیس تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ دہلی میں اچھے مانسون کے باوجود اس بار ٹھنڈ کی باقاعدہ آمد نہیں ہو سکی ہے۔ اکتوبر کا مہینہ دہلی میں 73 سال میں سب سے زیادہ گرم رہا تھا۔ اب نومبر میں بھی گرمی کا احساس ہو رہا ہے۔ یہاں کے زیادہ تر علاقوں میں ابھی صبح کے وقت ہلکا کہرا رہتا ہے لیکن دن چڑھنے کے ساتھ ہی دھوپ نکل آتی ہے۔

مسلم یونیورسٹی اور یوپی مدرسہ ایکٹ پر سپریم کورٹ کے فیصلے خوش آئند: معصوم مرادآبادی

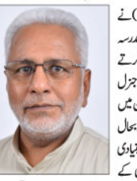

نئی دہلی۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار اور اترپردیش مدرسہ ایکٹ پر سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلوں کو خیر مقدم کرتے ہوئے انھیں خوش آئند قرار دیا ہے۔ مشاورت کے جنرل سکریٹری معصوم مرادآبادی نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ ان فیصلوں سے عدلیہ پر مسلمانوں کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ ان دونوں ہی فیصلوں میں انصاف کے بنیادی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار اور اسلامی مدرسوں کے آئینی جواز کو قبول کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس طرح یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی مسلمانوں کا قایم کیا ہوا تعلیمی ادارہ ہے، وہیں اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مدرسہ تعلیم دراصل مسلمانوں کو دستور سے حاصل تحفظات کا حصہ ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں ہی فیصلوں پر عوام وخواص کی نظریں مرکوز تھیں، کیونکہ ایک طرف جہاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار پر تلوار لٹکی ہوئی تھی تو وہیں دوسری طرف ہائی کورٹ کی طرف سے اترپردیش مدرسہ ایکٹ 2004 ختم کرنے اور مدرسوں کے طلباء کو اسکولوں میں بھیجنے کے فیصلے سے دینی تعلیم کے نظام پر اندیشوں کے بادل تھے۔ ان دونوں ہی معاملوں میں سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلوں کو رد کرکے انصاف کی بہترین مثال قایم کی ہے اور مسلمانوں کو سربلند کرکے چلنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اس لیے ان دونوں فیصلوں کا مسلمانوں کو وسیع پیمانے پر خیر مقدم کرنا چاہئے۔ معصوم مرادآبادی نے کہا کہ موجودہ دور کا سب سے بڑا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے وسائل تعلیم کے فروغ پر خرچ کریں اور ملت کے نونہالوں کی ذہنی اور شعوری تربیت پر سب سے زیادہ توجہ دیں۔

بٹیں گے تو کٹیں گے نعرہ پر اجیت پوار کو سخت اعتراض، کہا یہ مہاراشٹر میں نہیں چلنے والا

ممبئی۔ اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بٹیں گے تو کٹیں گے تبصرہ پر پورے ملک میں سیاست گرم ہو گئی ہے۔ ملک کے کئی رہنماؤں نے اس نعرہ کی شدید مذمت کی ہے۔ اب اس نعرہ کی چرچا مہاراشٹر میں بھی تیز ہو گئی ہے اور این ڈی اے کی حلیف جماعت کے رہنما اس کی مخالفت میں بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ این سی پی کے صدر اجیت پوار اس نعرہ کے سخت خلاف ہیں اور انہوں نے اس کی حمایت کرنے سے واضح طور پر انکار کر دیا ہے۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات سے پہلے برسراقتدار مہایوتی میں شامل این سی پی کے رہنما اجیت پوار نے یوگی آدتیہ ناتھ کے بٹیں گے تو کٹیں گے پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں اس نعرہ کی حمایت نہیں کرتا، یہ مہاراشٹر میں نہیں چلے گا، یہ یوپی، یا جھارکھنڈ یا کہیں اور چل سکتا ہے لیکن مہاراشٹر میں نہیں چلے گا۔ اجیت پوار نے اس نعرے کے جواب میں سب کا ساتھ سب کا وکاس کو اپنا پیغام بتایا۔ قابل ذکر ہے کہ پہلے بھی اجیت پوار نے کہا تھا کہ مہاراشٹر کی سرزمین پر ایسے بیان نہیں چل سکتے، یہ مہاراشٹر کی ثقافت اور تاریخی دھارا کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر شیواجی، امبیڈکر اور شاہو مہاراج کی سرزمین ہے، یہاں اس طرح کی باتیں نہیں چل سکتیں۔ اجیت پوار نے یہ بھی کہا کہ مہاراشٹر میں باہری لوگ آ کر اس طرح کے بیان دیتے ہیں، جبکہ دیگر ریاستوں کے بی جے پی کے وزیراعلیٰ طے کریں کہ کیا بولنا ہے۔

کھپت میں کمی اور متوسط طبقہ کی آمدنی کا ٹھہر جانا باعث تشویش: جے رام رمیش

نئی دہلی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور سینئر رہنما جے رام رمیش نے 10 سال پہلے کے مقابلے اس وقت متوسط طبقہ کے ذریعہ کم خریداری کر پانے اور ملک میں کم ہو رہی کھپت کے سلسلے میں تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر اس تلخ حقیقت اور ہندوستان کی کھپت کی کہانی اور طویل مدتی اقتصادی صلاحیت پر اس کے اثرات کے سلسلے میں بیان جاری کرتے ہوئے اپنی بات رکھی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہندوسدتان میں کم ہوتی کھپت کی کہانی اور زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ گزشتہ ہفتہ انڈیا انک کے کئی سی ای او نے سکڑتے متوسط طبقہ پر فکرمندی کا اظہار کیا تھا۔ اب نابارڈ کے این اے ایف آئی ایس 2021-2022 کا نیا اعداد وشمار اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ ہندوستان میں مانگ بحران مسلسل آمدنی رکی رہنے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے سروے سے حاصل شدہ اعداد وشمار کے حوالے سے بتاتے ہوئے کہا کہ ہندوستانیوں کی اوسط ماہانہ آمدنی گھریلو آمدنی کاشتکاری خاندانوں میں 12698 روپے سے 13661 روپے اور غیر کاشتکاری خاندانوں میں 11438 روپے۔ اگر گھریلو سائز 4.4 مانا جائے تو دیہی علاقوں میں فی شخص آمدنی تخمینی طور سے 2886 روپے فی ماہ ہے یعنی ہر روز 100 روپے سے بھی کم۔ اس لیے زیادہ تر ہندوستانیوں کے پاس بنیادی ضروریات کے علاوہ دوسری طرح کے کھپت کے لیے بہت کم پیسہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی استثنا نہیں ہے بلکہ تقریباً ہر شواہد اس تباہ کن نتائج کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ متوسط ہندوستانی طبقہ آج 10 سال پہلے کے مقابلے میں کم خریداری کر سکتا ہے، خریدنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ یہ ہندوستان کی کھپت میں آئی گراوٹ کی اہم وجہ ہے۔ جے رام رمیش نے اپنے پوسٹ میں اس سلسلے میں مزید سرکاری اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے صورتحال کو واضح کیا:

مزدوروں کی اصل مزدوری 2014 سے 2023 کے درمیان رُکی رہی اور 2019 سے 2024 کے درمیان اس میں گراوٹ آئی ہے۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کی مدت کار میں کھیتیہر مزدوروں کی اصل مزدور ہر سال 6 اعشاریہ 8 فیصد کی شرح سے بڑھی۔

وقت کے ساتھ اوسط اصل کمائی 2017 اور 2022 کے درمیان بھی طرح کے روزگاروں–تنخواہ دار مزدوروں، غیر منظم شعبہ کے مزدوروں اور خودروزگار مزدوروں میں رکی رہی ہے۔

2014 اور 2022 کے درمیان اینٹ بھٹہ مزدوروں کی اصل مزدوری یا تو رک گئی ہے یا کم ہو گئی ہے۔ اینٹ بھٹہ میں سخت محنت درکار ہوتی ہے اور یہ ہندوستان کے سب سے غریب لوگوں کے لیے کم تنخواہ والا آخری متبادل ہوتا ہے۔ جے رام رمیش نے آگے لکھا کہ کھپت میں اس طرح سے کمی ہماری درمیانی مدت اور طویل مدتی معیشت کو تباہ کر رہی ہے۔ بھلے ہی جی ڈی پی کے سہ ماہی اعداد وشمار چاہے جیسے بھی ہوں۔ اپنے مصنوعات کے لیے بازار یقینی کرنے کے لیے کھپت میں وافر اضافہ کے بغیر، ہندوستان کا نجی شعبہ نئے پروڈکشن میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ جے رام رمیش نے واضح طور پر کہا کہ کانگریس کی قیادت والی یوپی اے حکومت کی 10 سالہ مدت کار میں مسلسل جی ڈی پی گروتھ کو جس ڈبل انجن–نجی سرمایہ کاری اور بڑے پیمانے پر کھپت نے آگے بڑھایا وہ نان بایولوجیکل وزیراعظم کے گزشتہ دس برسوں کی مدت کار میں پٹری سے اتر گئی ہے۔ اسے واپس پٹری پر لانے کا وقت آ گیا ہے۔

پہلا سی پلین کیرالہ کے کوچین ہوائی اڈے پر اترا

کوچی، 10 نومبر (یو این آئی) کیرالہ نے سی پلین کے اپنے خواب کو پورا کرنے کی سمت ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے، اتوار کو کوچین انٹرنیشنل ایئرپورٹ (سی آے ایل) پر آزمائشی پرواز اتاری۔ یہ تاریخی واقعہ کیرالہ کی سیاحت کی صنعت میں ایک نئے دور کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے اور ریاست کے شاندار آبی راستوں کو آسمانوں سے جوڑنے کا وعدہ کرتا ہے۔ آزمائشی پرواز نے وجے واڑہ سے رات 11 بجے پرواز کی اور دوپہر 2:30 بجے کوچی میں اتری۔ اس کے علاوہ یہ 3:30 بجے بولگٹی پہنچی۔ اس قابل ستائش موقع پر، سی آے ایل نے واٹر سیلیو کے ساتھ سی پلین کا خیر مقدم کیا۔ اس شاندار پہل میں ایک کلیدی کھلاڑی سی آے ایل نے حکومت کیرالہ کو تکنیکی مہارت اور مدد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ معروف کاروباری ادارہ سی آئی ایل کے اختراع کے تئیں عزم اور کیرالہ میں ہوا بازی کے افق کو وسعت دینے کے نظریئے کو ظاہر کرتا ہے۔ سی پلین سیاحت کی صلاحیت کو اختیار کر کے ریاست اپنے وزیٹرز کو اپنے آبی راستوں کے امن کے ساتھ دلکش ہوائی نظاروں کو ملا کر ایک ایک منفرد تجربہ فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔

اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کی اپیل

حیدرآباد۔ 10/نومبر۔ سابق ترجمان تلنگانہ بی جے پی میر فراست علی باقری نے وزیراعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے درخواست کی ہے کہ وہ اُردو کو ہندوستان کی دوسری سرکاری زبان بنائیں اور اِس خصوص میں پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں جو 25/نومبر سے شروع ہونے والا ہے مسودہ قانون کی پیشکشی عمل میں لاتے ہوئے اُس کی منظوری کو یقینی بنائیں۔ شہرہ آفاق شاعر علامہ اقبالؒ کے یوم پیدائش کی نسبت سے منائے جانے والے عالمی یوم اُردو کے موقع پر یہ عوام اور بالخصوص مسلمانوں کیلئے ایک بہت بڑا تحفہ ہوگا، جن کی مادری زبان اُردو ہے۔ انھوں نے اپیل کی کہ اگر بچے انگلش میڈیم تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں اُن کو گھر پر اردو سکھائیں۔ اردو اخبارات پڑھیں اور خرید کر پڑھیں۔ کم از کم گھر میں اردو میں بات چیت کریں۔

مدارس اسلامیہ پیغام رحمت عام کرتے ہیں: ڈاکٹر ازہری

کالی کٹ۔ سپریم کورٹ نے حال ہی میں اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ کو لیکر بڑا فیصلہ سنایا، ہائی کورٹ کے فیصلے کو خارج کرتے ہوئے مدرسہ بورڈ کو آئینی حیثیت قرار دیا، عدالت عظمیٰ کے ذریعہ اس فیصلے سے مدرسہ منتظمین اور ارباب مدارس نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ کالی کٹ مرکز نالج سٹی کے مینیجنگ ڈائیریکٹر ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری نے آج یہاں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے فیصلے کے تئیں اظہار تشکر ادا کیا۔ ساتھ ہی عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو تاریخ ساز قرار دیا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری نے کہا کہ سپریم کورٹ کا مدارس پر تنگ نظری رکھنے والوں کے منھ پر زبردست طمانچہ ہے، مدارس ہمیشہ ہی سے ملک وملت کی ترقی وفلاح وبہبودی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس میں صرف دینیات نہیں بلکہ علم طب، جغرافیہ، سائنس، انگریزی اور دیگر کئی اہم ماڈرن علوم وفنون سکھائے جاتے ہیں۔ یہ ہر صاحب علم اور ذی شعور انسان پر مخفی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس اسلامیہ پیغام رحمت عام کرتے ہیں دہشت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ علمی ودینی خدمات کے ساتھ ملک کی ترقی وسلامتی کے لئے بھی مدارس کا نمایاں کردار رہا ہے۔ مدارس اسلامیہ صدیوں سے اپنی خدمات انجام دیتے آ رہے ہیں۔

قومی اردو کونسل کے زیراہتمام جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں منعقدہ سہ روزہ قومی سمینار اختتام پذیر

یہ سمینار ادب کو نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک کوشش تھی: پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین

نئی دہلی (پریس ریلیز) قومی اردو کونسل کے زیراہتمام ہندوستانی زبانوں کا مرکز جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے اشتراک سے منعقدہ سہ روزہ قومی سمینار آج اختتام پذیر ہوا۔ اختتامی اجلاس میں قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ یہ ڈیجیٹل ایج ہے۔ سائنسی و تکنیکی ترقیات کے اس عہد میں ترجیحات تیزی سے بدل رہی ہیں، تقاضے تبدیل ہو رہے ہیں، بزم جہاں کا انداز بدل رہا ہے، اس لیے ہمیں بھی اپنا اندازِ فکر اور طرزِ احساس بدلنا ہوگا۔ زبان و ادب کو بہت سے کلیشوں سے آزاد کرنا ہوگا۔ انھوں نے مزید یہ کہا کہ اس سہ روزہ سمینار نے میرے ذہن میں سوالات کے کچھ نئے سلسلوں کو بھی جنم دیا کہ کیا ہمارا ادب ایک ہی سوئی کی نوک پر ٹھہرا ہوا ہے، کیا چند ہی نکات ونظریات میں ہمارا ادب محصور ہے؟ کیا ہمارا ادب حال اور مستقبل سے ہمیں جوڑنے میں ناکام ہے؟ ادب کے تعلق سے بہت سے سوالات ہیں جن کے جوابات اب ہمیں تلاش کرنے ہوں گے۔ ہمیں اپنے ادب کو ملک ومعاشرے سے جوڑ کر دیکھنا ہوگا اور ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ وزیراعظم عزت مآب جناب نریندر مودی کے وکست بھارت 2047 کے وژن اور مشن میں ہمیں کس طرح کنٹری بیوٹ کرنا ہے۔ اس موقعے پر پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین نے کہا کہ یہ سمینار ادب کو نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ انھوں نے اس موقعے پر ایک قرارداد پیش کی جس میں ملک کے مختلف حصوں میں کونسل کی جانب سے ثقافتی تقریبات کا انعقاد اور تمام ریاستوں کے ادیبوں کی نمائندگی پر بھی زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ کونسل کو ایک ایسا پورٹل تیار کرنا چاہیے جس میں ہندوستانی جامعات کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات کی فہرست ہو۔ ادب اطفال پر خصوصی توجہ دینے پر بھی زور دیا۔ اس اہم سمینار میں تعاون کے لیے حکومت ہند کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر ابوبکر عباد کے ساتھ پروفیسر غضنفر، پروفیسر محمد علی جوہر، پروفیسر شہاب عنایت ملک، ڈاکٹر نصیب علی اور ڈاکٹر انو پما پول نے اپنے تاثرات پیش کیے اور سمینار کو ہر زاویے سے کامیاب قرار دیا۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شفیع ایوب نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ اختتامی سیشن سے قبل دو سیشن ہوئے۔ پانچویں تکنیکی اجلاس کی صدارت پروفیسر اسلم جمشید پوری اور ڈاکٹر خاور نقیب نے کی۔ اس نشست میں ڈاکٹر ارشاد نیازی، ڈاکٹر نورالحق اور ڈاکٹر ایس محمد یاسر نے مقالات پیش کیے۔ ڈاکٹر خاور نقیب نے صدارتی کلمات میں کہا کہ دیگر زبانوں میں جو ادب ہے اس کا ہم تقابلی مطالعہ کریں تاکہ بین لسانی اور بین ثقافتی چیزیں سامنے آئیں۔ تقابلی مطالعے کے فوائد اور اہمیت پر توجہ دینے کی مزید ضرورت ہے۔ پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ نئی صدی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں اس کو نشان زد کرنا اس سمینار کا مقصد ہے۔ مصنوعی ذہانت اور تکنیکی وسائل کو سمجھ کر ہی ادب کو آگے لے جایا جاسکتا ہے۔ اس نشست کی نظامت جے این یو کے ریسرچ اسکالر نوید رضا نے کی۔ چھٹے اجلاس کی صدارت پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی اور محترمہ یاشکا ساگر نے کی جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر عبدالباری نے انجام دیے۔ اس نشست میں ڈاکٹر پرویز احمد، ڈاکٹر سیدہ بانو، ڈاکٹر خان محمد آصف اور ڈاکٹر شبنم شمشاد نے مقالات پیش کیے۔ صدارتی تقریر کرتے ہوئے پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے تمام مقالات پر تفصیلی گفتگو کی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت کے حوالے سے انھوں نے پرمغز گفتگو کی اور اہم اشارات کیے۔ مہمانوں اور مندوبین کی خدمت کے لیے جے این یو کے ریسرچ اسکالر جناب طریق العابدین اور ان کی ٹیم نے مسلسل محنت کی۔ سہ روزہ قومی سمینار کے تیسرے دن دلی کی تینوں یونیورسٹیوں کے طلبا اور طالبات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ دیگر معززین ادب بھی اس میں موجود رہے۔

سڑک حادثے میں 3 خواتین مزدوروں کی موت، 13 زخمی

جگدل پور، 10 نومبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے بستر جگدل پور میں بکاونڈ–جگدلپور روڈ پر ہفتہ کی رات ایک سڑک حادثہ میں تین خواتین کی موت ہو گئی اور 13 دیگر زخمی ہو گئے، جس میں پانچ خواتین کی حالت نازک ہے۔ بکاونڈ تھانے کے انچارج ستپال سنگھ نے اتوار کے روز بتایا کہ پڈاپور میں واقع فارم ہاؤس میں کام کرنے والی 19 خواتین مزدور کل رات پک اپ گاڑی میں اپنے گاؤں کی طرف جا رہی تھیں۔ اس دوران گاؤں راج نگر کے نزدیک مخالف سمت سے آنے والی گاڑی سے ٹکرا جانے سے تین خواتین کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ تیرہ افراد زخمی ہوئے جن میں سے پانچ کی حالت تشویشناک ہے۔ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ مہلوکین کی شناخت پنی، دیاوتی اور پدما کے طور پر ہوئی ہے۔

کسانوں کا طالبان سے موازنہ کرنے والے بیان پر بی جے پی کو وضاحت کرنی چاہیے

چنڈی گڑھ، 10 نومبر (یو این آئی) شرومنی اکالی دل (ایس اے ڈی) نے اتوار کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے یہ واضح کرنے کو کہا کہ کیا پارٹی کے ایم پی رونیت بٹو کا کسانوں کے بارے میں بیان ذاتی خیال ہے یا یہ پارٹی کا موقف ہے، جس میں انہوں نے ڈی اے پی کھاد کی خریداری میں کٹوتی اور کمی کے خلاف احتجاج کر رہے کسانوں کا موازنہ طالبان سے کیا ہے۔ یہاں ایک پریس بیان جاری کرتے ہوئے ایس اے ڈی کے سینئر لیڈر بکرم سنگھ مجیٹھیا نے کہا، ”یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ رونیت بٹو کسانوں کا طالبان سے موازنہ کر رہے ہیں اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں اور بی جے پی اس معاملے پر خاموش ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کو یہ واضح کرنا چاہئے کہ بٹو کے ذریعہ پھیلائی جا رہی نفرت کو پارٹی کی حمایت حاصل ہے یا یہ رکن اسمبلی کا ذاتی ایجنڈا ہے۔ مسٹر مجیٹھیا نے کہا کہ اس طرح کی تقسیم کی سیاست کو فروغ دینے کے بجائے مرکزی حکومت کو کسانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ”ہم یہ نہیں بھول سکتے کہ کسانوں کی تحریک کے دوران 800 کسان شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہریانہ پولیس کے ہاتھوں پریت پال سنگھ کے اغوا کے بعد مظالم کے علاوہ کھنوری میں شوبھکرن کا قتل ہوتے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد مرکزی حکومت پنجاب سے اناج اٹھانے میں ناکام رہی جس کی وجہ سے منڈیوں میں اناج کی زیادتی ہو گئی اور ریاست کے کسانوں کو ڈی اے پی کھاد کی الاٹ شدہ سپلائی فراہم نہیں کی جا سکی۔ انہوں نے کہا، ”اس سے کسانوں میں بیگانگی کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔

نوئیڈا ایکسپریس وے پر دردناک سڑک حادثہ

باپ-بیٹا اور ماں سمیت 5 افراد کی موت، وزیر اعلیٰ کا اہل خانہ سے اظہار غم

تھانہ نالج پارک کے سیکٹر 146 کے پاس خراب کھڑے ٹرک میں تیز رفتار سے آرہی ویگنار کار پیچھے سے ٹکر مارتی ہوئی گھس گئی۔ کار پر سوار سبھی مہلوکین آپس میں رشتہ دار تھے۔

اتوار کی صبح گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے پر ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں ایک ہی کنبہ کے 5 لوگوں کی موت ہوگئی جس میں 3 خواتین اور 2 مرد شامل ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈرائیور کو جھپکی لگ گئی تھی جس کی وجہ سے ایکسپریس وے کے کنارے کھڑے ٹرک میں ان کی کار جا کر گھس گئی۔ موقع پر ہی کار میں سوار سبھی لوگوں کی موت ہو گئی۔ پولیس اور اہل علاقہ نے موقع پر پہنچ کر کافی تگ و دو کے بعد کار کو باہر نکالا، لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ یہ پورا معاملہ گریٹر نوئیڈا نالج پارک تھانہ علاقہ کے گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے کا بتایا جا رہا ہے۔

یہ معاملہ گریٹر نوئیڈا پارک تھانہ علاقہ کا ہے۔ حادثہ کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے بڑی مشقت کے بعد لاشوں کو باہر نکالا اور اسے قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اس سلسلے میں اے ڈی سی پی گریٹر نوئیڈا اشوک کمار نے بتایا کہ اتوار کی صبح تقریباً 6 بجے تھانہ نالج پارک کے سیکٹر 146 کے پاس خراب کھڑے ٹرک میں تیز رفتار سے آ رہی ویگنار کار نے پیچھے سے ٹکر ماردی جس میں ڈرائیور کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور دیگر 4 لوگوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اے ڈی سی پی نے مزید بتایا کہ اہل خانہ کی تحریر پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ تباہ گاڑی کو ہائی وے سے ہٹا دیا گیا ہے اور آمدورفت معمول کے مطابق شروع ہوچکی ہے۔

پریس ریلیز: وزیر اعلیٰ نے گریٹر نوئیڈا میں سڑک حادثہ کا نوٹس لیا ہے۔ سی ایم یوگی نے مرنے والوں کے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے حکام کو فوری طور پر موقع پر پہنچنے اور امدادی کام میں تیزی لانے کی ہدایت دی ہے۔ سی ایم یوگی نے زخمیوں کے مناسب علاج کی ہدایات دی ہیں۔ سی ایم یوگی نے ضلع انتظامیہ کے افسران کو موقع پر پہنچ کر امدادی کاموں میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔

یہ لوگ نوئیڈا سے پاری چوک کے راستے اپنی رہائش گاہ کاشی رام کالونی گھوڑی بچھیڑا جا رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے پیچھے سے تیز رفتاری سے سیکٹر 146 میٹرو اسٹیشن کے قریب سڑک کے کنارے ایک خراب کھڑی ٹرک کو ٹکر ماری۔ جس میں ویگن آر کار ڈرائیور موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ نالج پارک پولیس اسٹیشن کی جانب سے فوری امدادی کام کرتے ہوئے دیگر زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں تمام کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ دونوں گاڑیوں کو سڑک سے ہٹا دیا گیا ہے۔

پولیس کی جانب سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا گیا کہ صبح 6 بجے کے قریب تھانہ نالج پارک علاقہ کے تحت ایک ویگن آر کار جس میں 05 افراد (03 خواتین اور 02 مرد) امان ولد دیوی سنگھ، عمر تقریباً 27 سال، پایا گیا تھا۔

ملک کی آزادی اور مشترکہ تہذیب کی امین ہے اُردو زبان: اشفاق اللہ خاں

سنبھل مشن انٹرنیشنل اکیڈمی میں جشن یوم اردو اور تقریبِ تقسیم انعامات کا انعقاد

سنبھل (سعد نعمانی) علامہ اقبال فاؤنڈیشن کے بینر تلے مشن انٹرنیشنل اکیڈمی (سینئر سیکنڈری اسکول) بھوئی روڈ، سنبھل کے زیر اہتمام یوم اردو سے متعلق ہفت روزہ پروگراموں کے سلسلے کی آخری کڑی، اختتامی جلسے کے طور پر جشن یوم اردو اور تقسیم انعامات کی تقریب اکیڈمی کے وسیع و عریض میدان میں منعقد کی گئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے کیا گیا اور تنویر حسین اشرفی نے بارگاہ رسالت مآب میں نعتِ پاک کا نظرانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اکیڈمی کی طالبات نے خوبصورت انداز میں اردو تقاریر پیش کیں۔ القدیر انٹر کالج منڈی کشن داس سرائے، سنبھل کے طلبہ غوثیہ خانم، روان اشرف اور فتح علی نے اردو کے مشہور شعراء کی تمثیل میں اشعار پڑھ کر سامعین جلسہ کو محظوظ کیا۔ بچوں کے ثقافتی پروگرام کے بعد فاؤنڈیشن کے صدر پروفیسر عابد حسین حیدری نے فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ فاؤنڈیشن 2017 سے مسلسل، یوم اردو کی مناسبت سے سات روزہ پروگرام منعقد کرتا ہے اور اس کے تحت مسلسل اردو زبان و ادب کے تعلق سے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ ہفتہ روزہ یہ پروگرام سنبھل ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں منفرد نوعیت کا پروگرام ہے۔ اس پروگرام کی صدارت پروفیسر محمد حسین جعفری نے کی اور سابق ایم ایل اے شاہجہاں پور، شہید وطن اشفاق اللہ خاں کے پوتے اور انھیں کے ہم نام اشفاق اللہ خاں نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم نے ملک کی آزادی اور مشترکہ تہذیب کی حفاظت کے لیے متعدد محبین وطن کی قربانیاں دی ہیں۔ اور آئندہ بھی اس عظیم وراثت کی حفاظت کی ذمہ داری اس کی اصل آمین اردو، اور اردو سے محبت رکھنے والوں کی ہے۔ مہمانان خصوصی و اعزازی کے طور پر سنبھل اور بیرون سنبھل کی مختلف علمی، ادبی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر محمد آصف نے اردو کو لشکری زبان تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ یہاں لشکر کے معنی نہایت وسیع ہیں۔ اردو کی ترویج و ترقی اور فروغ میں صوفیاء اکرام کے لشکر کا بہت اہم کردار رہا ہے اور یہاں لشکر سے یہی مراد لینا چاہیے جن کی خدمات کو ہم بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اسد مولائی مراد آبادی نے کہا کہ غیر اردو داں حضرات کا معاندانہ رویہ ہی محض اردو کی حالت غیر کا ذمہ دار نہیں بلکہ خود کو اردو داں اور اردو والا کہنے والے ہم بھی اتنے ہی ذمہ دار ہیں۔ ڈاکٹر کشور جہاں زیدی نے سنبھل میں اردو کے نئے چراغ روشن کرنے کے حوالے سے علامہ اقبال فاؤنڈیشن کے جملہ اراکین کی کاوشوں کے لیے انھیں مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر مجاہد فراز مراد آبادی نے علامہ اقبال فاؤنڈیشن کے پروگراموں کو مثالی بتاتے ہوئے فاؤنڈیشن کے صدر پروفیسر عابد حسین حیدری اور جناب مشیر خان ترین کی اُردو زبان کی ترویج و ترقی کی کوششوں کو سراہا۔ شیخ وقار رومانی نے اردو کو مزید فروغ دینے کے لیے اردو تعلیمی ادارے اور مراکز قائم کرنے کی اشد ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر نسیم الظفر باقری نے کہا کہ علامہ اقبال جیسا عظیم مفکر و شاعر جس نے دنیا کو اس کائنات میں انسان کی ذات اور اس کے وجود کی اہمیت کا احساس کرانے کی کوشش کی وہ ہر عہد، زمانے اور ہر علاقے کا شاعر ہے اور ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم اردو بولتے ہیں اور وہ بھی اردو بولتا تھا۔ پروفیسر محمد حسین جعفری نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ ہمیں اردو کے فروغ کے لیے نئی نسل کو اس طرف آمادہ کرنا ہوگا کہ قومی تہذیب اور وراثت کی پاسبانی کا ذمہ اب ان کے سر ہے اور اردو کے ذریعے ہی وہ یہ کار خیر انجام دے سکتے ہیں۔ اس موقع پر شہر کے مشہور ادیب اور پیشے سے طبیب ڈاکٹر نسیم الظفر باقری کو علامہ اقبال فاؤنڈیشن کی جانب سے ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں 2024 کے ندیم ترین ایجوکیشنل ایوارڈ کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔

سڑک حادثہ میں سائیکل سوار زخمی

دیوبند، 10/ نومبر: (نامہ نگار) اسٹیٹ ہائیوے 59 پر بائک کی ٹکر سے گاؤں سین پور کا رہنے والا سائیکل سوار زخمی ہو گیا۔ اطلاع کے مطابق گاؤں سین پور کا رہنے والا اروند بذریعہ سائیکل کسی کام سے دیوبند آیا تھا، کام سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ اپنے گھر واپس لوٹ رہا تھا تو اسی درمیان جیسے ہی وہ گاؤں کے موڑ پر پہنچا تو مظفرنگر کی جانب سے آنے والی تیز رفتار بائک نے اس کو اپنی زد میں لے لیا جس کے نتیجہ میں اروند شدید طور پر زخمی ہو گیا، موقع پر پہنچے گاؤں کے لوگوں نے اروند کو علاج کے لئے سی ایچ سی دیوبند میں داخل کرایا، جبکہ موقع مناسب دیکھ بائک سوار موقع سے فرار ہو گیا۔ زخمی اروند نے پولیس سے ملزم بائک سوار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

ذکر نبی جو کرتے ہیں ذکر خدا کے

عرس کے موقع پر شاندار کل ہند نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد

موڈہا-ہمیر (حفظ الرحمن) اہل موڈہا اپنے ادبی ذوق و شوق کے لیے ملک بھر میں اپنا منفرد مقام رکھتے ہیں۔ یہاں منعقد ہونے والی ہر چھوٹی بڑی شعر و ادب کی محفل بہت ہی خاص ہوتی ہے۔ شعر فہمی موڈہا کے خمیر میں شامل ہے۔ ہمیشہ عرس کے موقعوں پر نعتیہ مشاعروں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے گزشتہ بیس سالوں سے حضرت بابا نظامی کمہرا کے عرس کے موقع پر مشاعرہ منعقد کیا جاتا رہا ہے پہلے یہی مشاعرہ مقامی شعراء کا ہی ہوتا تھا مگر گزشتہ کئی برس سے یہ مشاعرہ کل نعتیہ ہند مشاعرہ میں تبدیل ہو گیا ہے اس کے لے قابل مبارکباد ہیں رضا خان جنھوں مشاعرہ کا سارا انتظام تنہا اپنے ذمہ لیکر ایک مقامی مشاعرہ کو عظیم الشان کل ہند مشاعرہ میں تبدیل کر کے بڑا کام انجام دیا ہے۔ مشاعرہ کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن پاک سے اور بعد از تلاوت قرآن پاک حمد پیش کی گئی اس کے باقاعدہ نعتیہ مشاعرے کا آغاز ہوا۔

مشاعرہ کی نظامت شاعر ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کی۔ صدارت سجادہ نشین حافظ لال محمد وہ حافظ ولی محمد نے فرائض انجام دے۔ دیر رات چلنے والے اس مشاعرہ میں ہندوستان کے مشہور شعراء نے شرکت کی سامعین نے ہر شاعر کے اچھے اشعار پر خوب داد و تحسین سے نوازا اسینیر شاعر راہی بستوی کے کلام کو لوگوں نے خوب سراہا ان یہ شعر بہت ہی پسند کیا گیا

ذکر نبی جو کرتے ہیں ذکر خدا کے ساتھ
محشر کے روز ہوں گے میرے مصطفی کے ساتھ

جمیل خیر ابادی کا یہ شعر بہت پسند کیا گیا

ضرور تم کو مدینے بلائیں گے آقا
حیات جیسے بھی گزرے گزارتے رہنا

جو زباں نہ کرے ذکر صلی علی
مجھ کو ایسی زباں کی ضرورت نہیں
جن نمازوں میں عشق شہ دین نہ ہو
ایسے سجدوں کی کوئی فضیلت نہیں

مسیح نظامی

جس پہ سرکار دو عالم کی نظر ہو جائے
وہ بشر مثل ابوبکر و عمر ہو جائے

ڈاکٹر ماجد دیوبندی

دل میں اترنے لگتا ہے چہرہ حضور کا
جب دیکھتا ہوں گنبد خضرا حضور کا

وسیم رام پوری

وہاں کی شام و سحر دیکھنے کو مل جائے
مجھے حضور کا در دیکھنے کو مل جائے

قلندر نظامی

دیر شب تلک بڑی کامیابی سے ساتھ مشاعرہ چلتا رہا محفل میں موجود افراد جب تک مشاعرہ چلا ٹس سے مس نہیں ہوئے مشاعرہ کے التواء کے اعلان کے بعد رضا خان نے تمام شعراء وسامعین و حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ سال اور بہتر انتظامات کا وعدہ کیا۔

عالمی یوم اردو کے موقعے پر مختلف پروگراموں کا انعقاد

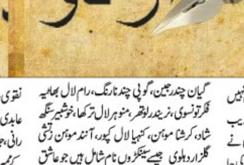

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) ضلع بھر میں عالمی یوم اردو کے موقعے پر مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا گیا اور علامہ اقبال کو انکی اردو خدمات کے لیے یاد کیا گیا نایاب عباسی ڈگری کالج میں اردو کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے شعبہ اردو کے سربراہ/چیف پراکٹر ڈاکٹر مہتاب امروہوی نے کہا کہ اردو کسی خاص مذہب، ذات یا علاقے کی زبان نہیں ہے، بلکہ ہندوستانی روایت اور ملک کی تہذیب ہے۔ اور ادب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج زبان کو مذہب سے جوڑ کر نا انصافی کی جا رہی ہے۔ عالمی اردو ادب میں ایسے لاکھوں ادیب ہیں جن کا مذہب الگ ہے لیکن انہوں نے اردو ادب کی بے لوث خدمت کی جن میں سردار مہندر سنگھ بیدی، راجندر سنگھ بیدی، کشمیری لال ذاکر، گیان چندر جین، گوپی چند نارنگ، رام لال بھاٹیہ فکر تونسوی، نریندر لوتھر، منوہر لال ترکھا، خوشبیر سنگھ شاد، کرشنا موہن، کنہیا لال کپور، آنند موہن زتشی گلزار دہلوی جیسے سینکڑوں نام شامل ہیں جو عاشق اردو کے طور پر مشہور ہے۔ انہوں نے روزمرہ کی زندگی میں اردو کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر محکمہ تعلیم کے سربراہ ڈاکٹر نسیم احمد نے کہا کہ ہمیں تمام زبانوں کا علم ہونا چاہیے، ادب کے علم کے لیے خاص طور پر اردو زبان کا علم ہونا ضروری ہے، ڈاکٹر مبارک علی نے کہا کہ اردو محبت کی زبان بھی ہے۔ ہندوستانی ثقافت کی زبان ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر ایم۔ اطہر کمال، ڈاکٹر مہتاب عالم، اتل کمار سونی، ارمان صدیقی، قسیم اشرف، ڈاکٹر ریشمہ زیدی، ڈاکٹر انجلی پاٹھک، ڈاکٹر نکہت نقوی، ڈاکٹر سنگیتا گپتا، ڈاکٹر فرح صدیقی، رومانہ عابدی، عظمیٰ سیفی، ڈاکٹر روچی اگروال، ڈاکٹر سریتا رانی، جنید عالم، ارچنا شرما، شیوانی اور دیگر شعبہ جات کے ممبران موجود تھے۔ آخر میں کالج کے بانی مرحوم نفیس عباسی کی پانچویں برسی کے موقع پر کالج میں واقع ان کی قبر پر پھول چڑھائے گئے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا نیز ان کے ادھورے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عہد کیا گی

بی جے پی ایم ایل اے کے بھائی کا پیٹ پیٹ کر قتل

پیلی بھیت: 10 نومبر (پی این ایس) اترپردیش کے پیلی بھیت میں بی جے پی ایم ایل اے بابورام پاسوان کے کزن پھول چند کو غنڈوں نے پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ جس کے بعد پولیس انتظامیہ میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ ایم ایل اے کے بھائی کے گھر پوتے کی شادی تھی، جب غنڈے ان کے گھر میں گھس آئے اور اہل خانہ کو زدوکوب کیا۔ اس دوران ملزم نے ان کی نواسی کو بھی زبردستی اغوا کرنے کی کوشش کی۔ اس دوران دونوں اطراف کے آٹھ افراد زخمی ہوئے۔ اس واقعہ سے ناراض ایم ایل اے نے پولیس اسٹیشن پر احتجاج کیا اور کارروائی کا مطالبہ کیا۔ یہ واقعہ پورن پور کوتوالی علاقے کے اڑہا گاؤں کا بتایا جا رہا ہے۔ جہاں پوران پور اسمبلی سے بی جے پی ایم ایل اے بابورام پاسوان کے کزن پھول چند کے پوتے کی شادی کی تقریب چل رہی تھی۔ اس کے بعد قریبی گاؤں کا مہندر پال نامی شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا اور پھول چند کی پوتی کو مار پیٹ کر اور گھسیٹ کر اغوا کرنے کی کوشش کی۔ گھر والوں نے اس پر احتجاج کیا تو فریقین میں لڑائی شروع ہوگئی۔ جس کے بعد غنڈوں نے اہل خانہ کو زدوکوب کیا۔ جس میں پھول چند بری طرح زخمی ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تمام زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا۔ پھول چند کی علاج کے دوران موت ہو گئی۔ لواحقین نے الزام لگایا کہ غنڈے ان کی پوتی کو اغوا کرنے آئے تھے جس کے بعد دونوں فریقوں میں لڑائی ہوئی جس میں آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں متوفی پھول چند کا بیٹا رام سہائے، سمادھی کالی چرن، شیو کمار اور اس کی حاملہ پوتی بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ کے بعد بی جے پی ایم ایل اے بابورام پاسوان اپنے حامیوں کے ساتھ تھانے پہنچے اور ملزم مہیندر سمیت تمام ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

بغیر ٹرائل کے سالہا سال سے جیل میں قید مسلم افراد کی رہائی پر بھی غور و فکر ضروری

سہارنپور، (احمد رضا) جو مسلم افراد دس دس سالوں سے جیلوں میں قیدیوں کی زندگی گزارنے کو مجبور ہیں انکے رہائی کے لئے عملی اقدام اٹھانا لازمی ہو گیا ہے دس سالوں میں ملک کی وفادار مسلم آبادی کو چالیس سال پیچھے دھکیل دیا گیا ہے ملک کی پانچ ریاستوں میں آزان، نماز، مسجد، مدرسہ، مزار اور مسلم افراد کے کاروبار کو برداشت نہی کیا جا رہا ہے مسلسل ہماچل پردیش اتراکھنڈ، اتر پردیش، آسام، مدھیہ پردیش اور بہار میں مسلم آبادی کو ٹارگیٹ کیا جا رہا ہے روزانہ اخبارات میں خبریں شائع ہو رہی ہیں آخر یہ سب گزشتہ دس برسوں سے ہی کیوں ہونے لگا ہے کسی شاعر نے خوب لکھا ہے ”لگے گی آگ تو آئیں گے سبھی کے گھر زد میں“ جب ریاستوں کے سربراہ تعصب کی آگ میں جل کر مسلمانوں کے دشمن ہو جائیں تو ان ریاستوں کا امن وامان کیسے باقی رہے گا ہم نے جن ریاستوں کا نام لکھا ہے آجکل ان ریاستوں میں مسلم آبادی کے خلاف نفرت عروج پر ہے! قابل احترام سپریم کورٹ کی بینچ نے بلڈوزر چلانے کو اعلانیہ غیر قانونی قرار دے دیا ہے کھلے عام کہا گیا کہ کہ یہ عمل جانبدارانہ اور سیاسی مفاد کے حصول کے لئے کیا جا رہا ہے اس پر لگام لگنی ضروری ہے یہ کھلا جبر و ستم ہے لگاتار مسلم افراد کو فرضی مقدمات میں الجھا کر سالوں سال جیلوں میں قید رکھنے والے کلچر بھی لگام لگنی بیحد ضروری ہے یاد رکھیں کہ جہاں جہاں بھی مسلم آبادی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور انکو جانی اور مالی نقصان پہنچا جا رہا ہے ان ریاستوں میں نقص امن کا خطرہ ہمیشہ رہے گا بھاجپا کے مٹھی بھر افراد نے اپنے زہریلے بیانات و اعلانات سے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دین اسلام کے زبر دست مخالف ہیں اور مسلم آبادی کو اس ملک میں برداشت نہی کر پا رہے ہیں اب یہ سیاسی جماعتیں سوچیں کہ وہ ملک کو کس آئین اور قانون کے تحت چلانا چاہتی ہیں اب پانی حد سے تجاوز کر گیا ہے سبھی کو غور کرنا ہی ہوگا! بلڈوزر کی زد میں آ کر پستی کا شکار ہو کر روزی روٹی اور رہنے کے مکانات کو ترسنے لگے ہیں بلڈوزر بابا کے نام سے معروف یوپی کے وزیر اعلیٰ ”یوگی“ آدینہ ناتھ کے بلڈوزر کلچر نے جہاں یوپی میں آتنک مچا رکھا ہے وہیں مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ اور راجستھان میں بھی بلڈوزر چلا کر بیقصور اور بے گناہ مسلمانوں کے گھروں، بنگلوں، کمپلیکس، اسکول، کالجوں، مدارس اسلامیہ، مزارات اور مساجد کے ساتھ ساتھ دس دس کروڑ کی کوٹھیوں اور پچاس پچاس لاکھ کی قیمتی کاروں کو بھی مٹی میں ملا دیا جا رہا اس پر جواب یہ ملتا ہے کہ کہ ہم نے دہشت گردوں کے مکانات پر بلڈوزر چلوادئے گئے ہیں کوئی قاعدہ قانون انکے آڑے نہی آ پا رہا ہے یہ ملک کے چالیس کروڑ مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کی سازش نہی تو اور کیا ہے شرم کی بات تو یہ ہے کہ سیاسی جماعتیں مسلم آبادی کے ووٹ لیکر اقتدار کی مسند تک پہنچ گئی ہیں وہ بھی ان ظالموں کے سامنے خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں کوئی انصاف کی بات تک کرنے یا کہنے کو تیار نہیں ہے مزے دار بات یہ بھی ہے کہ جب جب اور جہاں جہاں مسلم افراد کے خلاف نفرت سے بھرا ایکشن لیا جاتا ہے اور مسلم آبادی کے خلاف بلڈوزر چلایا جاتا ہے یا مسلم آبادی پر پولیس گولیاں چلاتی ہے تو شدت پسند افراد مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں سبھی جانتے ہیں کہ ہ مسلم افراد کو مٹی میں ملا دیا ہے ہندو شدت پسند افراد کا یہ اتنا زہریلا بیان ہے کہ اس طرح کے زہر پھیلانے اور نفرت پھیلانے والے بیانات سے آج نہی تو کل پورے ملک میں فرقہ پرستی اور دو طبقوں کے درمیاں بڑی خلیج پیدا ہو سکتی ہے تب ذمہ داری کون ہوگا ”اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اگر ایسا ہوتا ہے تو ملک کمزور ہو جائے گا۔

انکم ٹیکس وکیل کے گھر دن دہاڑے لوٹ

اناؤ: 10 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اناؤ کے شہر کوتوالی کے قلعہ چوکی علاقے میں انکم ٹیکس وکیل سید کمیل حسن زیدی کے گھر پر کنبے کو تین نامعلوم بدمعاش کلائنٹ بن کر آئے اور طمنچے کی نوک پر نقدی، زیور لوٹ کر فرار ہو گئے۔ ایس پی دیپک نے بتایا کہ کوتوالی علاقے کے محلہ زیر کھڑکی چھپیا نا باشندہ انکم ٹیکس کے وکیل سید کمیل حسن زیدی ولد غلام زیدی کے گھر پر اتوار کی صبح تقریباً 9 بجے کے نزدیک 3 نامعلوم بدمعاش کلائنٹ بن کر آئے تھے۔ تینوں وکیل کے ڈائیونگ روم میں کچھ دیر کسی مسئلے کے سلسلے میں بات کرتے تھے۔ اسی دوران ایک بدمعاش نے طمنچہ نکال کر ان کے سر پر سٹا دیا۔ اور گھر میں رکھے تقریباً ایک سے ڈیڑھ لاکھ کی نقدی، لاکھوں روپئے کے زیورات کی لوٹ کے بعد فرار ہو گئے۔ ایس پی نے بتایا کہ اس واقعہ کے انکشاف کے لئے 5 ٹیمیں بنائی گئی ہیں۔ جلد ہی واقعہ کا انکشاف کیا جائے گا اور مجرمین سلاخوں کے پیچھے ہونگے۔

علی گڑھ میں 42 کروڑ روپے سے بنیں گی 20 سڑکیں

علی گڑھ: 10 نومبر (پی این ایس) ضلع کے چھ اسمبلی حلقوں میں تقریباً 42 کروڑ روپے کی لاگت سے 20 نئی سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ محکمہ تعمیرات عامہ نے حکومت سے فنڈز کی منظوری کے بعد ٹینڈر کا عمل شروع کر دیا ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ اترولی، چھرا، اگلاس، کول، سٹی، برولی اور اتروالی اسمبلی حلقوں میں سڑک کی تعمیر کا عمل شروع کرنے جا رہا ہے۔ ہر اسمبلی میں 6 کروڑ کی لاگت سے سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔ ان تجاویز میں ترجیحی سڑکیں سب سے پہلے تعمیر کی جائیں گی۔ ان سڑکوں کی مرمت کے ساتھ ساتھ کچھ سڑکوں کو چوڑا بھی کیا جائے گا۔ اس کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ نے حکومت کو ایک تجویز بھیجی تھی جسے منظور کر لیا گیا ہے۔ ان میں کچھ سڑکیں ایسی ہیں جو مکمل طور پر خستہ حال ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ویمنس کالج میں یوم تاسیس کا انعقاد

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ویمنس کالج کی بنیاد 7/نومبر 1906 کو سرسید کے لائق ترین شاگرد شیخ عبداللہ نے محلہ بالائے قلعہ اپر کوٹ سٹی علی گڑھ میں ایک چھوٹے سے مدرسے کی شکل میں رکھی۔ جہاں تین طالبات کے ساتھ تعلیم کا آغاز ہوا اور طالبات میں ان کی بچیاں بھی شامل تھیں۔ اس مبارک دن کی یادگار کے طور پر ہر سال کی طرح اس سال بھی پچھلے پندرہ دنوں سے مختلف علمی اور ثقافتی مقابلے منعقد ہو رہے تھے۔ جس میں طالبات نے جوش و خروش سے حصہ لے رہی تھیں طالبات کے لیے 7/نومبر 1906 کو ایک اعلی درجے کا ثقافتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں موسیقی، رقص اور ڈراموں کو بہترین انداز میں پیش کیا گیا۔ گزشتہ روز کالج کے پرشکوہ آرڈیٹوریم میں تقریبات کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروگرام کی کنوینر ڈاکٹر حمیرہ آفریدی نے کالج کی مختصر تاریخ پیش کرتے ہوئے بانیان کالج کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس کالج کی طالبات نے ہمیشہ کامیابیوں کے نئے جہانوں کو مسخر کیا ہے۔ خواہ وہ عصمت چغتائی ہوں، ساجدہ زیدی ہوں یا انوراج سنگھ اور یہ سلسلہ موجودہ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ گلریز تک جاری و ساری ہے۔ اس بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آنچل سے پرچم بنانے کا ہنر اس کالج نے مسلم خواتین کو سکھایا۔ کالج کی میوزک کلب کی طالبات نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ کالج ترانہ پیش کیا۔ پھر نائلہ معین اور ان کی ساتھی طالبات نے ایک اسکٹ پیش کیا جس میں تعلیم نسواں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ طالبات نے بہت اعلی درجے کی اپنی اداکاری سے کرداروں میں جان ڈال دی کالج کی ہی شعبہ اردو کی استاد ڈاکٹر عمرانہ خاتون نے فیض کی نظم ”یہ ہاتھ سلامت ہیں جب تک“ اپنی دلآویز آواز میں پیش کی اور سامعین کا دل جیت لیا۔ کالج کی طالبہ مناشا شرما نے کلاسیکی رقص پر اپنی مہارت کا بہت خوبصورت مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد میوزک کلب کی ممبران نے ایک خوبصورت گروپ سانگ پیش کیا۔ طالبات کے ذریعہ پیش کردہ دوسرے اسکٹ کا نام ”ایک لاٹری“ تھا دانیہ حسن اور ان کے ساتھیوں کی پیش کش بڑی پرتاثیر تھی۔ طالبہ یاسمین فاطمہ نے صوفی شاعر سراج اورنگ آبادی کی معرکتہ الآرا غزل اپنی جادو بھری آواز میں سنا کر محفل میں چار چاند لگا دیے۔ غزل کا مصرعہ ”خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی“ مہک وارشنے اور ہیتمبھرا نے بے حد عمدہ سولو ڈانس پیش کیے اور کلاسیکل رقص پر ان کی مہارت نے ناظرین کو مبہوت کر دیا۔ پروفیسر نازیہ حسن اور ڈاکٹر حمیرہ آفریدی نے بہت منفرد اور دل خوش کن انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیے۔

شہر کے مختلف حلقوں میں ’تحفظ ختم نبوتؐ پندرہ روزہ‘ کا انعقاد کیس نومبر سے

کانپور: مجلس تحفظ ختم نبوتؐ شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام شہر کے مختلف حلقوں میں تحفظ ختم نبوتؐ و عظمت صحابہ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں آج جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں علماء و مفتیان کرام کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ اپنی آواز کو ہر ایمان والے تک پہنچانے کیلئے بہتر ہوگا کہ شہر کے مختلف حلقوں میں تحفظ ختم نبوتؐ کے نام سے ۱۵/ پروگرام رکھ لئے جائیں، چنانچہ ۲۱/ نومبر ۲۰۲۴ء بروز منگل تا ۲۶/ نومبر ۲۰۲۴ء بروز منگل تک شہر کے مختلف حلقوں میں ”تحفظ ختم نبوتؐ پندرہ روزہ“ کے نام سے زیر سرپرستی قاضئ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش و صدر جمعیۃ علماء کانپور منعقد ہوں گے۔ شہری جمعیۃ علماء کانپور یہ اعلان کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے احباب سے کہ ان تمام ہی پروگرام میں بطور خاص اپنے حلقے کے پروگرام میں مع احباب ضرور شرکت فرمائیں۔ ان پروگراموں کو منعقد کرنے کا مقصد فرقہ باطلہ (قادیانیت، شکیلیت، گوہر شاہی، پرویزیت، غامدیت) کی سازشوں کو ناکام کرنا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں آج ہمارے درمیان مذکورہ تمام ایسے فتنے ظاہر ہو چکے ہیں یہ ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والے فتنے ہیں، ان فتنوں کے بارے میں عوام الناس کو بتانے اور سمجھانے کا مقصد، ان فتنوں کو فروغ دینا نہیں ہے اور نہ ہی انہیں مشہور کرنا ہے بلکہ قبل از وقت خود ساختہ غیر اسلامی عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کر کے ان کا ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں صحیح عقیدے پر قائم رکھنا ہے۔ جیسے کورونا، ملیریا، ڈینگو، وغیرہ وبائی امراض کی علامت کے بارے میں پہلے سے بتا کر ہوشیار کیا جا سکتا ہے، تاکہ آدمی کی جان سلامت رہے، بالکل اسی طرح عام مسلمانوں کو مذکورہ فتنوں سے ہوشیار و چوکنا کیا جا سکتا ہے تاکہ ان کا ایمان محفوظ رہے، کیونکہ ایمان جان سے زیادہ قیمتی شے ہے، نجات کا مدار بھی ایمان کی سلامتی پر ہی ہے۔ مذکورہ تمام پروگرام مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور کی نگرانی میں منعقد ہوں گے۔ اس موقع پر میٹنگ میں مفتی محمد الیاس مظاہری، مولانا عبدالقادر قاسمی، مفتی مسیح الدین قاسمی، مفتی محمد سہیل قاسمی، مولانا محمد شاکر قاسمی، مفتی شہباز شرفی قاسمی، مفتی اسامہ رحمن، مولانا عرفان اللہ، قاری شمیم جامعی، قاری وثیق ثاقبی وغیرہ موجود تھے۔

ضمنی انتخابات سے قبل بی ایس پی میں بڑی کارروائی

تین عہدیداروں کو پارٹی سے نکالا، تین اور بڑے لیڈر بھی ریڈار پر

لکھنؤ: 10 نومبر (پی این ایس) اسمبلی ضمنی انتخاب کی مہم کے دوران بہوجن سماج پارٹی میں ہنگامہ شروع ہوگیا ہے۔ پارٹی ہائی کمان نے میرٹھ ڈویژن کے انچارج پرشانت گوتم، ضلع انچارج دنیش کازی پور اور مہاویر پردھان کو ڈسپلن اور پارٹی مخالف کام کرنے کے الزام میں پارٹی سے باہر کا راستہ دکھا دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی تینوں کے خلاف کارروائی ہوچکی ہے۔ ان کے علاوہ مغربی اتر پردیش کے تین بڑے لیڈر بھی پارٹی ہائی کمان کے ریڈار پر ہیں۔ ساتھ ہی پرشانت گوتم کا کہنا ہے کہ تینوں کو پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری منقاد علی کے بیٹے کی شادی میں شرکت کرنے پر پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ اتر پردیش کی نو اسمبلی سیٹوں پر 20 نومبر کو ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔ بی ایس پی نے ضمنی انتخابات میں ان تمام سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ آزاد سماج پارٹی کے چندر شیکھر نے بھی ضمنی انتخاب میں امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ اے اے پی نے دلت برادری میں بھی قدم جمانا شروع کر دیا ہے، جسے بی ایس پی کا بنیادی ووٹ بینک سمجھا جاتا ہے۔ نہ صرف بی جے پی، ایس پی بلکہ اے اے پی بھی بی ایس پی کے ووٹ بینک کو متاثر کر رہی ہے۔ بی ایس پی اپنے بنیادی ووٹ بینک کو بچانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ ایسے میں ہائی کمان نے میراپور، غازی آباد سمیت تمام اسمبلی سیٹوں پر انتخابی مہم کے لیے ڈویژنل کوآرڈینیٹر، ضلع انچارج اور پارٹی کے ضلع صدور کو تعینات کیا ہے۔ پارٹی صدر تمام امیدواروں اور عہدیداروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کے کام کاج کی رپورٹ روزانہ لی جا رہی ہے۔ اسمبلی ضمنی انتخابات میں کون سا افسر کتنا کام کر رہا ہے؟ کیا وہ انتخابی مہم کے بجائے پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے؟ اس بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ بی ایس پی کے ضلع صدر موہت جاٹاو کا کہنا ہے کہ ہائی کمان کی ہدایت پر پارٹی سے نکالے گئے تینوں عہدیداروں کو کئی بار وارننگ دی گئی تھی کہ اگر وہ ڈسپلن اور پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے۔ ان کے کام کرنے کے انداز میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ اس وجہ سے تینوں کو پارٹی کے مفاد میں نکالا گیا ہے۔ پرشانت گوتم کا کہنا ہے کہ بی ایس پی ہائی کمان کے پی اے میوالال گوتم نے فون کر کے ہمیں ہدایت کی تھی کہ قومی جنرل سکریٹری منقاد علی کے بیٹے کی شادی کی تقریب میں شرکت نہ کریں۔ جس کی آڈیو ہمارے پاس ہے۔ منقاد علی سے ہمارے تعلقات پارٹی نہیں خاندانی تعلقات ہیں۔ چنانچہ ہم نے جمعرات کو شادی کی تقریب میں شرکت کی۔ جبکہ مظفر نگر سے سماج وادی پارٹی کا کوئی کارکن، سابق ایم پی قادر رانا، ان کی بہو مورنا ایس پی امیدوار سنبل رانا (منقاد علی کی بیٹی) تقریب میں موجود نہیں تھے۔

'کسی بھی مقصد کے حصول کیلئے صاف نیت اور محنت ضرورت'

انٹیگرل یونیورسٹی کی 32ویں یوم تاسیس کی تقریب کا شاندار انعقاد

پروگرام میں فرقان قمر، لیفٹیننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ اور مولانا خالد رشید سمیت متعدد معزز شخصیات نے شرکت کی

لکھنؤ: 10 نومبر۔ انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ نے اپنا 32واں یوم تاسیس شاندار طریقے سے منایا، جس سے یونیورسٹی کی 32 سالہ جدوجہد، ترقی اور سماجی خدمات کو سراہنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے بانی وچانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے سب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے صاف نیت اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنے نقطہ نظر اور مشکلات کا بھی ذکر کیا جن کی وجہ سے آج یہ ادارہ اس بلندی پر پہنچا ہے۔ پروگرام کا آغاز طلباء کے استقبالیہ گیت سے ہوا، جس کے بعد میڈم چانسلر عذرا وسیم نے اپنے خطاب میں یونیورسٹی کے قیام سے لے کر اب تک کے سفر اور جدوجہد کا تفصیلی ذکر کیا۔ میڈم چانسلر نے کہا کہ انٹیگرل یونیورسٹی ایک باغ کی مانند ہے جس کی خوشبو نہ صرف ملک بلکہ دیگر کئی ممالک میں پھیل رہی ہے اس کی دلیل طلبہ کی عالمی برادری کی موجودگی ہے۔

پرو چانسلر ڈاکٹر سید ندیم اختر نے اپنے بیان میں کہا کہ زندگی میں کتنی ہی رکاوٹیں آئیں، اگر آپ اسے خواب سمجھ کر دیکھ لیں تو یہ ممکن ہے۔ اعزازی وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرت نے یونیورسٹی کے بانی وچانسلر پروفیسر سید وسیم اختر کی جدوجہد اور محنت کو سراہا جس کی وجہ سے یونیورسٹی اس مقام تک پہنچی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی فرقان قمر سابق سکریٹری جنرل ایسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز، مولانا خالد رشید فرنگی محلی، چیئرمین اسلامک سینٹر آف انڈیا، لیفٹیننٹ جنرل ضمیر الدین شاہ، سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، شری تنوج پونیا، ایم پی۔ بارہ بنکی لوک سبھا، مولانا محب اللہ ندوی، ایم پی، رام پور لوک سبھا، آر کے۔ چودھری، ایم پی، موہن لال گنج لوک سبھا وغیرہ شامل تھے۔ پروگرام کے دوران رجسٹرار پروفیسر محمد حارث صدیقی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کئے جس سے تقریب کی رونق میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ مباحثے کے مقابلے کے فاتحین کا بھی اعلان کیا گیا جن میں سہیلا، رخشان، بابر اور غنچہ شامل تھے۔ پروگرام کے آخر میں پروفیسر علوینا فاروقی نے شکریہ ادا کیا اس کے بعد ایک عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعراء نے اپنے عمدہ اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ یہ تقریب انٹیگرل یونیورسٹی کی مسلسل ترقی اور اس کی عالمی شراکت کی علامت تھی۔ اگر ہم دو سوا ایکڑ پر پھیلی انٹیگرل یونیورسٹی کی سنہری تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ انسٹی ٹیوٹ 1993 میں آئی آئی ٹی کی طرز پر ایک انجینئرنگ کالج کے طور پر قائم کیا گیا تھا، پھر 2004 میں یہ اتر پردیش حکومت کے ایکٹ کے ذریعے یونیورسٹی بن گیا۔ یہ یونیورسٹی طلباء کو اعلیٰ اور معیاری تعلیم فراہم کر رہا ہے تعلیمی میدان میں مسلسل نئی جہتوں کو چھو رہا ہے۔ یونیورسٹی نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر کئی اعزازات حاصل کیے ہیں، جن میں NAAC کی جانب سے 'A+' گریڈ بھی شامل ہے۔ یونیورسٹی اپنی تعلیمی فضیلت، تحقیق اور سماجی شراکت کے لیے مشہور ہے اور عالمی تناظر کے ساتھ طلباء کو جدید طرز اور بے مثال تعلیمی نصابات کے ذریعے تعلیم دینے کے لیے پرعزم ہے۔ آل انڈیا مشاعرے میں شریک قابل ذکر شعرائے کرام میں منظر بھوپالی، ادے پرتاپ سنگھ، اقبال اشہر، ڈاکٹر انجم بارہ بنکوی، ڈاکٹر ہری اوم (آئی اے ایس)، عقیل نعمانی، اظہر اقبال، اتل اجنبی، عزم شاکری، سلیم صدیقی، سکندر حیات گڑبڑ، عدیل رشید، شگفتہ یاسمین، یاسر امام، اشرف جہانگیر، رخسار بلرام پوری، امرتانشو شرما، ڈاکٹر مہتاب عالم، ہمانشی بابر، شال جھنجھنوں نے اپنے بہترین اشعار سے سامعین کو محظوظ فرمایا مشاعرے کی نظامت منصور عثمانی کی۔

وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ کی شخصیت اعلیٰ صفات کی حامل، مذہبی رہنما اور بہترین سیاست داں

سماجوادی پارٹی کے سربراہ کو ڈاکٹر راجیشور سنگھ کا جواب

لکھنؤ: 10 نومبر۔ بی جے پی کے رکن اسمبلی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی ریاست کے سب سے بہتر اور قابل وزیر اعلیٰ ہیں، گورکشپیٹھادھیشور، ستیہ سناتن کا ایک چمکتا ہوا عکس، شریف لوگوں کا احترام کرنے والے بہترین مذہبی رہنما ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے ریاست اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ کے تعلق سے ذاتی تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ، یہ آخر کیسے یوگی ہیں، جو خود سے بڑا کسی اور کو نہیں سمجھتے ہیں، وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ کی اہلیت اور صلاحیت کی جانچ ہونی چاہیے۔ اس ذاتی تبصرہ پر اتر پردیش کے سروجنی نگر کے ایم ایل اے ڈاکٹر راجیشور سنگھ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ٹوئٹ کے ذریعہ جواب دیا ہے۔ بی جے پی کے رکن اسمبلی نے کہا کہ 'سماجودی پارٹی کے سربراہ، آپ اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہو جائیں کہ سنت اور سنیاسی ہندو مذہب میں بہترین صفات کے حامل شخص ہوتے ہیں، آپ کو ان عقائد سے آگاہ ہونا چاہیے۔ بی جے پی کے رکن اسمبلی نے کہا کہ یوگی جی ریاست کے سب سے بہتر اور قابل وزیر اعلیٰ ہیں، گورکشپیٹھادھیشور، ستیہ سناتن کا ایک چمکتا ہوا عکس، شریف لوگوں کا احترام کرنے والے بہترین مذہبی رہنما ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاست میں ذاتی تبصرے کرنا درست نہیں، آپ نے اپنے بزرگوں کو جو احترام دیا اس کا تذکرہ کرنا درست نہیں، لیکن ایک مشہور سنت پر ذاتی حملے کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے کہا کہ یوگی آدتیہ ناتھ جی کی شخصیت عظیم ہے، ان کا کام عظیم ہے، مذہبی ذمہ داری عظیم ہے، وہ بہترین شخص ہیں۔

عقیدت مندوں کو نامعلوم گاڑی نے ماری ٹکر

اجودھیا: 10 نومبر (یواین آئی) اجودھیا کوتوالی علاقے کے تحت چودہ کوسی پریکرما کر کے جا رہے عقیدت مندوں کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی جس سے چار افراد زخمی ہو گئے جنہیں ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ اجودھیا کوتوالی علاقے کے تحت دو بائیک سوار عقیدت مند چودہ کوسی پریکار کرنے کے بعد موٹر سائیکل سے اپنے آبائی وطن بارہ بنکی، امیٹھی جا رہے تھے۔ اچانک اجودھیا کوتوالی کے تحت اجودھیا اور لکھنؤ ہائی وے پر نامعلوم گاڑی نے دونوں بائیک سواروں کو ٹکر ماردی جس سے یہ لوگ ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر بری طرح زخمی ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ان زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ جن کی حالت مستحکم ہے۔

'اسلام میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے'

حضرت امام حسینؑ نے کربلا کے میدان سے دنیا کو امن کا پیغام دیا، تنظیم حسینی فیڈریشن کے زیر اہتمام 50ویں یوم حسینی کی شاندار تقریب منعقد

لکھنؤ/کانپور: 10 نومبر (پی این ایس) تنظیم حسینی فیڈریشن کے زیر اہتمام 50ویں یوم حسینی کی شاندار تقریب رجبی گراؤنڈ پریڈ، کانپور میں منعقد ہوئی۔ جلوس شام 7 بجے شروع ہوا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل بیواؤں اور یتیم بچیوں کے لئے سلائی مشینوں کے ٹوکن اور بے سہارا لوگوں کے لئے کمبل مولانا اظہر عباس امام جمعہ کی ہاتھوں سے قرعہ اندازی کے ذریعہ نکالے گئے۔ جلسہ کا آغاز مولانا اظہر عباس امام جمعہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا ظہیر عباس (لکھنؤ) نے کہا کہ حسینی فیڈریشن کے ذمہ داران مبارکباد کے مستحق ہیں جو 50 سال سے ایک عظیم شاہراہ پر جشن حسینی کا انعقاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام کے نواسے حضرت امام حسین نے اپنے 72 ساتھیوں سمیت انسانیت کو بچانے اور لاکھوں انسانیت کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عظیم قربانی دی۔ میں اپنی طرف سے اور انسانیت سے محبت کرنے والوں کی طرف سے بارگاہ حسینی میں اپنا خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور حسینی فیڈریشن کی پوری تنظیم کو ہر سال یوم حسین کو عظیم پیمانے پر منانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 50ویں یوم حسین کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے دہلی سے تشریف لائے ہوئے مولانا کلب رشید نے کہا کہ نور مجسم سردار انبیاء حضرت محمد ﷺ کے نواسے حضرت امام حسین شہید اعظم نے میدان کربلا سے پوری دنیا کو امن کا پیغام دیا۔ مولانا نے مزید کہا کہ اسلام ہمیشہ دہشت گردی کے خلاف رہا ہے اور اسلام میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضرت مولانا علمدار حسین نے اپنے نورانی وعرفانی بیان میں کہا کہ حضرت امام حسین نے اپنے 71 ساتھیوں کے ہمراہ کربلا کے میدان میں دم توڑتی انسانیت اور اسلام کو بچانے کے لئے جو عظیم قربانی دی وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔

لکھنؤ سے آئے ہوئے شیعہ مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان مولانا یعسوب عباس نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اہل ایمان باطل قوتوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہوں گے۔ مولانا نے مزید کہا کہ یہ اشارہ کربلا کی طرف ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کے نقش قدم پر چل کر دنیا میں اٹوٹ اتحاد قائم کیا جا سکتا ہے۔ جلوس میں حسینی ڈاکٹر پنڈت امرناتھ مشرا (صدر ایودھیا) اور پادری ڈائمنڈ یوسف چیرمین اقلیتی کمیٹی کانپور نے بھی بارگاہ حسینی میں خراج عقیدت پیش کیا، اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کربلا کی عظیم قربانی کی یاد میں ہمیں عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر طرح سے قربانیاں دیں گے۔ مہمان خصوصی مولانا کلب جواد (لکھنؤ) نے یوم حسین کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد صاحب کے نواسے حضرت امام حسین نے کربلا کے میدان سے دنیا کو یہ امن کا پیغام دیا کہ صرف یوم حسین منانا کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم امام حسین کی عظیم قربانی سے سبق حاصل کریں۔ باہر سے تشریف لائے عالی نایاب بلیاوی اور تنویر جونپوری نے بارگاہ حسینی میں پیش کئے اپنے کلام سے سامعین کے دل جیت لئے اور جلسہ کی نظامت قرطاس کربلائی نے کی مہمان خصوصی عالی جناب کاظم رضا زیدی نے پیش کیا۔ اس موقع پر جناب طاہر رضا زیدی ایشیا نے بھی شرکت کی، حسینی فیڈریشن کے چیئرمین حاجی سید کبیر زیدی، علی اختر رضوی صدر، حاجی قمر عباس عابدی جنرل سکریٹری، رئیس الحسن رضوی سکریٹری مالیات، ڈاکٹر ذوالفقار علی رضوی میڈیا انچارج، نائب صدر مشیر عابدی، ماسٹر اصغر، اسرار حسین، افسر حسین، ابن حسن (ببلو) مشرف حسین رضوی، رفاقت حسین، یوسف جعفری، رضوان مشتاق، احسان حسین، آصف عباس، قمر عباس رضوی، شمیم پنجتن، منظر حسین، ناصر رضوی، تاجدار زیدی، سعادت حسین، رضی عباس، افتخار حسین۔ ضامن رضوی، وقار حسن، مجیب الحسن، علی رضوی، ذیشان حیدر، علی اعلیٰ، فرحت حسین، ذکی حسین، ناز عالم، وقار حسین زیدی، کلب عباس، حسن رضا رضوی، صغیر انجم، شعیب حسن، حیدر عباس، سید ایاز حیدر، میثم زیدی، محمد عباس نے "حسین ڈے" کے شاندار انعقاد میں خصوصی تعاون پیش کیا۔

اونچاہار ایکسپریس کے مسافر ڈبے سے دھواں نکلنے سے ہلچل

اٹاوہ: 10 نومبر (یواین آئی) دہلی۔ہاوڑا ریلوے روٹ پر اتر پردیش کے کافی اہم ریلوے اسٹیشن اٹاوہ کے نزدیک اونچاہار ایکسپریس کے ایک ڈبے میں آج علی الصبح دھواں اٹھنے لگا جس سے مسافروں میں ہلچل مچ گئی۔ ریلوے کنٹرول روم کی اطلاع کے بعد گورنمنٹ ریلوے پولیس اور ریلوے سیکورٹی فورس کے جوان موقع پر پہنچے جنہوں نے حالات کو کنٹرول کیا۔ اٹاوہ گورنمنٹ ریلوے پولیس کے انچارج انسپکٹر شیلیش نگم نے اتوار کو بتایا کہ اٹاوہ میں دہلی سے پریاگ راج جانے والی اونچاہار ایکسپریس (14218) ٹرین کے مسافر ڈبے میں اچانک دھواں اٹھنے لگا۔ ٹرین کے اندر دھواں اٹھتا دیکھ ڈبے میں ہلچل مچ گئی۔ ایک مسافر نے اس کی جانکاری جی آر پی کنٹرول روم کو دی۔ اطلاع پر جی آر پی پولیس نے ٹرین کو فرخ آباد ریلوے کراسنگ کے نزدیک رکوا تب تک ڈبے سے نکل رہا دھواں رک چکا تھا۔ ٹرین کے اندر لگے فائر ایکسٹینگوشر سے بیگ سے نکلے رہے دھوائیں پر قابو کر لیا گیا تھا۔ ٹرین کے ڈبے میں جانچ پڑتال کرنے کے بعد ٹرین کو منزل کی جانب روانہ کر دیا گیا۔

افسروں نے پی ایف گریچوٹی کے 80 لاکھ دبائے، بیمار ریٹائرڈ اسٹینو نے ٹرین سے کٹ کر دے دی جان

لکھنؤ: 10 نومبر (پی این ایس) سپسا میں تعینات 57 سالہ اسٹینو راجندر کمار جوشی نے دوپہر ٹرین کے سامنے کود کر خودکشی کر لی۔ بتایا جا رہا ہے کہ سپسا حکام نے جوشی کا پی ایف اور تقریباً 80 لاکھ روپے کی گریجویٹی ادا نہیں کی۔ اس کے علاوہ 30 فائلوں کے غائب ہونے کا الزام لگاتے ہوئے نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ اس معاملے کو لے کر جوشی کئی دنوں سے ڈپریشن میں تھے۔ ان کی بیوی نکیتا نے سپسا کے فائنانس کنٹرولر برج بہاری کشواہا سمیت کئی افسران پر ہراسانی کا الزام لگایا ہے۔ نکیتا کا الزام ہے کہ افسران نے ان کے شوہر کے پی ایف اور گریجویٹی کی رقم دبا دی تھی۔ شوہر نے بیماری کی وجہ سے 11 مئی 2024 کو وی آر ایس لیا تھا۔ مالی تنگدستی کی وجہ سے وہ اپنا علاج نہیں کروا سکے۔ خاندان فاقہ کشی کے دہانے پر ہے۔ اس سے پریشان ہو کر شوہر نے سکستھ میل علاقے میں ٹرین سے آ کر خودکشی کر لی۔ نکیتا نے بتایا کہ ان کے شوہر ایک ماہ سے کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ وہ ہر وقت یہی کہتے تھے کہ اسے لگتا ہے کہ پی ایف کے پیسے مل جائیں تو بڑھاپا آسانی سے گزر جائے گا۔ ان افسران نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اہلیہ نے اعلیٰ حکام سے معاملے کی تحقیقات کر کے ملزمان کو سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہمانشی قتل معاملہ: پولیس نے ملزمان کو کیا گرفتار

لکھنؤ/مظفر نگر: 10 نومبر (پی این ایس) پولیس نے یوپی کے مظفر نگر میں واقع گاؤں رسول پور کیلورہ میں ہمانشی کے قتل کے ملزم ماموں بھرت ویر اور کزن مکل کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ ماموں کے گھر والے شادی کے خلاف تھے۔ یہ ونیت کی دوسری شادی تھی، اس کی پہلی بیوی سے طلاق ہو چکی تھی۔ وسندھرا جانے سے پہلے ہمانشی زیورات اور پیسے مانگتی ہیں۔ لڑائی بڑھی تو ملزمان نے اسے گولی مار کر قتل کر دیا۔

پولیس نے قتل کیس میں ملزم باپ بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ ایس پی سٹی ستیہ نارائن پرجاپتی نے بتایا کہ ماموں کا خاندان ہمانشی کی طلاق شدہ ونیت کے ساتھ شادی کے خلاف تھا۔ کورٹ میرج کے بعد ارینج میرج پر راضی ہو گیا لیکن جھگڑا جاری رہا۔ چچا اور کزن بھائی روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جمعرات کی رات مکل نے سب سے پہلے ہمانشی کو کمرے میں بند کر کے سمجھایا اور ڈرایا۔ جمعہ کو جب ہمانشی وسندھرا کے لیے گھر سے نکلنے لگی تو انہیں دوبارہ روکا گیا۔ جاتے وقت اس نے اپنے زیورات اور رقم مانگی جس پر جھگڑا مزید بڑھ گیا۔ پولیس کی تفتیش سے پتہ چلا ہے کہ مکل نے اسے گولی ماری تھی۔ پہلی گولی اس کی کمر میں اور دوسری پیٹ میں لگی۔ ایس پی سٹی نے بتایا کہ گرفتار ملزمان سے دیگر مقامات پر بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ تیسرے ملزم کی تلاش میں چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ایس پی سٹی ستیہ نارائن پرجاپتی نے بتایا کہ میرٹھ کے ونیت نے مقدمہ درج کرایا تھا کہ بھرت ویر اور اس کے بیٹوں انکش اور مکل نے رقم ادا نہ کرنے پر ہمانشی کا قتل کیا تھا۔ ہمانشی اپنے پیسے اور زیورات واپس مانگ رہی تھی۔

پانچ دوست شادی کے کپڑے خریدنے لکھنؤ آ رہے تھے، سڑک حادثہ میں تین دوست کی موت

لکھنو: 10 نومبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں ایک حادثے میں تین دوست اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس میں پانچ دوست ششانک کی شادی کے کپڑے خریدنے لکھنؤ آ رہے تھے۔ منصوبہ یہ تھا کہ رات ایک اور دوست کے کمرے میں ٹھہرے اور ہفتہ کو شاپنگ کے لیے جائیں۔ ڈولی کی جگہ ارتھی اٹھائی گئی تو گھر والے رو رو کر برا حال ہو گیا۔ وہاں موجود لوگ اور رشتہ دار اسے تسلی دیتے رہے۔ ای رکشا ایجنسی چلانے والے ششانک راٹھور کی شادی طے ہو چکی تھی۔ تلک 28 نومبر کو تھا اور شادی 2 دسمبر کو تھی۔ گھر والوں نے بتایا کہ ششانک کی منگنی صرف دو ماہ قبل ہوئی تھی۔ وہ اپنے کالج کے دوستوں کے ساتھ خریداری کے لیے لکھنؤ آ رہا تھا۔ حادثے کی خبر سن کر اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ باپ ادے بہادر اپنے اکلوتے بیٹے کی موت کی وجہ سے بے سدھ ہیں۔ ششانک کی ایک بہن ریتی ہے۔ ششانک کا دوست شیوم بدھیشور میں کرائے کے مکان میں رہ کر مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرتا تھا۔ شیوم کے والد بدن سنگھ نے بتایا کہ تمام دوستوں نے منصوبہ بنایا تھا کہ وہ رات کو ان کے بیٹے کے کمرے میں رہیں گے۔ اس کے بعد ہم ہفتہ کو دن کے وقت خریداری کے بعد واپس آئیں گے۔ تاہم قسمت میں کچھ اور ہی تھا۔ جبکہ انوج راٹھور بی ایس سی ایگریکلچر کا طالب علم تھا۔ انوج کے والد دھیبندر ایک ٹھیکیدار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ خاندان بھائی ابھے اور ماں ریکھا پر مشتمل ہے۔ آگرہ ایکسپریس وے پر حادثے میں تین دوستوں کی موت کی وجہ تیز رفتاری بتائی جا رہی ہے۔ گاڑی کی رفتار اتنی تیز تھی کہ سامنے سے جانے والی ٹرالی نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ششانک کار کو روک پاتا، کار ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ تصادم کے بعد کار کے ائیر بیگز کو بھی لگا دیا گیا تھا لیکن رفتار اتنی زیادہ تھی کہ وہ کارآمد ثابت نہیں ہوئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گاڑی کی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ اس کی رفتار 100 کلو میٹر فی گھنٹہ سے زیادہ ہوگی۔ حادثے میں کار کے پرخچے اڑ گئے۔

سڑک حادثہ میں زخمی آدتیہ راجپوت (22) اور شانتنو سنگھ (24) کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ دونوں کو پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دونوں کے اہل خانہ لکھنؤ پہنچ چکے ہیں۔ گھر والوں نے بتایا کہ کئی دنوں سے ہر کوئی ششانک کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ کالج کے زمانے سے سب اکٹھے اکثر باہر جاتے تھے۔ آگرہ ایکسپریس وے پر جمعہ کی رات دیر گئے کاکوری علاقے میں، ایک تیز رفتار کار پیچھے سے آگے بڑھتے ہوئے سریا سے لدی ٹرک۔ٹرالی سے ٹکرا گئی۔ کار ٹرالی میں پھنس گئی اور تقریباً 100 میٹر تک گھسیٹی گئی۔ کار میں پانچ دوست سفر کر رہے تھے۔ حادثے میں تین کی موت ہو گئی۔ جبکہ دو کو تشویشناک حالت میں ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔ یوپیڈا کی ٹیم نے رات تقریباً 12:45 بجے پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ دو گھنٹے کی محنت کے بعد کار کو کرین کی مدد سے ٹرالی سے باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد پانچوں نوجوانوں کو دروازہ کاٹ کر باہر نکالا گیا۔ یہ پانچوں نوجوان فرخ آباد سے ایک دوست کی شادی کی خریداری کے لیے لکھنؤ آ رہے تھے۔

طالبہ کو بلیک میل کرکے دہلی بلایا، اجتماعی عصمت دری کی، دو بھائیوں سمیت تین گرفتار

لکھنو: 10 نومبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کی ایک طالبہ کو بلیک میل کر کے دہلی بلا کر اجتماعی زیادتی کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ نے چاٹ فروش، اس کے بھائی اور دوست پر الزام لگایا ہے۔ مال پولیس نے مقدمہ درج کر کے تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ مال کے علاقے میں رہنے والی 15 سالہ لڑکی ہائی اسکول کی طالبہ ہے۔ اس کے والد کے مطابق بیٹی 6 نومبر کی صبح سکول کے لیے نکلی لیکن شام تک گھر واپس نہیں آئی۔ پتہ چلا کہ وہ اسکول نہیں گئی تھی۔ گھر والوں نے لڑکی کو ادھر ادھر تلاش کیا لیکن کچھ پتہ نہیں چلا۔ اسی دوران مڑیاوں کے رہنے والے منوج نے لڑکی کے بھائی کو فون کیا۔ بتایا کہ اس کی بہن دہلی میں اس کے ساتھ ہے۔ منوج نے آنند وہار سے لڑکی کے بھائی کو اپنے کمرے میں بلایا۔ اسے لے جانے کو کہا۔ جب لڑکی کا بھائی منوج کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچا تو اس نے اپنی بہن کو کمرے میں قابل اعتراض حالت میں پایا۔ جب اس نے احتجاج کیا تو ملزمان نے اسے مارا پیٹا۔ اس کے بعد وہ اپنی بہن کے ساتھ گھر آ گیا۔ گھر پہنچنے کے بعد لڑکی نے بتایا کہ دو ماہ قبل اسکول آتے ہوئے اس کی ملاقات پردیپ نامی چاٹ فروش اور مڑیاوں کے رہنے والے سے ہوئی تھی۔ پھر وہ اکثر اس سے باتیں کرنے لگی۔ اسی دوران پردیپ دہلی چلا گیا۔ 6 نومبر کو اس نے فون کیا اور دھمکی دی کہ اس کے پاس اس کی فحش تصاویر ہیں۔ اگر وہ دہلی نہیں آئیں گی تو تصویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو جائے گی۔ خوف کی وجہ سے لڑکی اسکول چھوڑ کر دہلی پہنچ گئی۔ وہاں پردیپ، اس کے بھائی دلیپ اور دوست منوج نے اس کی عصمت دری کی۔ انسپکٹر مال ونے کمار نے بتایا کہ لڑکی کے والد کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔